بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ب"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ملا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الباءِ الموحدۃ

ب :- حروف تہجی کا دوسرا حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دو ہے۔ یہ حرف جر ہے اور چودہ معانی میں مستعمل ہے الصاق حقیقی و مجازی جیسے اَمْسَکْتُ بِزَیْدٍ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ تعدیہ جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ سببیۃ جیسے ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ مصاحبت جیسے اِذْهَبْ بِسَلَامٍ اَیْ مَعَ سَلَامٍ ظرفیۃ جیسے نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ بدلیۃ مقابلہ مجاوزہ استعلاء تبعیض قسم غایۃ توکید اور تفصیل کتب نحو میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَائِنَةٌ :- زیتون کی عید

بِئْرٌ بَائِنَةٌ (بہ یائے خفیفہ) فراخ منہ والا کنواں

بَابَا : بچوں کی زبان میں باپ کو کہتے ہیں۔ کسی کو بابی اَنْتَ وَاُمِّیْ کہنا (یعنی تجھ پر میرے ماں باپ صدقے ہوجائیں) اس کی جمع ہے بَابَاوَاتٌ

بَأْبَأَ الْوَلَدُ :- بچے نے بابا کہا

بَأْبَأَ بِهٖ :- اس سے یوں کہا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے

بُؤْبُؤٌ :- اصل۔ سردار ظریف۔ زیرک۔ عقلمند۔ سرمہ دانی کا سر۔ ٹڈی کا بدن۔ آنکھ کی پتلی۔ ہر چیز کا درمیانی حصہ۔ وسط۔

هُوَ ابْنُ بَجْدَتِهَا وَبُؤْبُؤُهَا :- وہ اس کا خوب جاننے والا اور پہچاننے والا ہے (یہ ایک محاورہ ہے)

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَأْبَأَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ۔ آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے فرمایا۔ تم پر میرے ماں باپ صدقے جائیں

بَأْبَأَ الرَّجُلُ :- آدمی دوڑا۔

بَأْبُوْسٌ :- اونٹنی کا بچہ شیر خوار بچہ یا ہر بچہ، دودھ پیتا بچہ

اِنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِیِّ وَقَالَ یَا بَأْبُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ :- جریج عابد نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے دودھ پیتے بچے! "تیرا باپ کون ہے"؟ (اللہ تعالٰی نے اس بچے کو گویا کر دیا اور اس طرح جریج عابد پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ دور ہوگئی)

بَابُوْنَجُ :- یہ فارسی سے گل بابونہ کا معرب ہے جو ایک خوشبودار مشہور زرد پھولوں والی بوٹی ہے۔ اسکی چاروں طرف کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے اسے اُقْحُوَانٌ یا قُحْوَانٌ بھی کہتے ہیں۔

بَأَجَ :- چیخنا چلانا۔ بدل دینا۔ پھیر دینا۔

بَأْجَةٌ :- طرح طرح کے کھانے۔

بَأْجٌ - برابر طریقہ قسم

لَاَجْعَلَنَّ النَّاسَ بَأْجًا وَّاحِدًا۔ حضرت عمر نے کہا میں لوگوں کو ایک ہی روش طریق پر کر دوں گا (تنخواہ وغیرہ

میں برابر)

بَادَرُوْج :۔ مشہور بوٹی ہے اس کو حوک اور ریحان رُوحانی بھی کہتے ہیں اور عام لوگ حبق کہتے ہیں۔ (یعنی جنگلی تلسی یا بابونہ)

بَادِزَهْر (معرب ہے فادزہر کا) زہر مہرہ۔ زہر کا اثر دور کرنے والا۔

بَاذَنْجَان بیگن (مشہور ترکاری ہے)

اَلْبَاذَنْجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهٗ بیگن جس مطلب کے لئے کھایا جائے وہ مطلب پورا ہوگا (یہ حدیث موضوع ہے) (بَاذِنْجَان یا بَادِنْجَان بھی پڑھا جاتا ہے)

بَأْرٌ (کنواں) کھودنا جمع کرنا۔ چھپا کر نیکی کرنا، آگے بھیجنا چھپانا۔ جمع رکھنا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

اِنَّ رَجُلًا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يَبْتَئِرْ خَيْرًا ایک شخص کو اللہ نے دولت دی لیکن اس نے کوئی نیکی کا کام آگے نہیں بھیجا (بعضوں نے لَمْ يَبْتَئِزْ زائے معجمہ سے بعضوں نے لَمْ يَبْتَهِرْ پڑھا ہے)

فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا :۔ وہاں کے کنوؤں سے پانی پلایا (آبَارٌ بِئْرٌ کی جمع ہے)

اِغْتَسِلِيْ مِنْ ثَلٰثَةِ اٰبَارٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا تین کنوؤں کے پانی سے جن کا پانی ایک دوسرے میں آتا ہو غسل کر

اَلْبِئْرُ جُبَارٌ کنویں سے جو نقصان پہنچے اس کا تاوان نہیں (مثلاً ایک پرانا لاوارث کنواں ہو اس میں کوئی گر کر مرجائے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کنوئیں میں مزدوری ٹھہرا کر اترے پھر اس کو صاف کرنے یا کوئی چیز نکالنے میں وہ ہلاک ہوجائے تو کنوئیں کے مالک پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)

يُجْعَلُ قَبْرُهَا فِيْ بِئْرٍ کنوئیں میں اسکی قبر ہوگی۔

بِئْرُحَاءَ :۔ ابوطلحہ کا ایک باغ تھا یا کنواں بیرحاء نامی

(اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں آئے گا مادہ بَرَحَ ہے)

بَأْسٌ :۔ ڈر، عذاب، قوت، سختی، بہادری، لڑنا۔

بُؤْسٌ :۔ سختی، مصیبت، بلا، حرج، مضائقہ، بدقسمتی، نقصان، افسوس، محتاجی، عاجزی۔

تُقْنِعُ يَدَيْكَ وَتَبَأَّسُ :۔ تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عاجزی دکھلائے۔

بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ ہائے عمار کی مصیبت (کیسی رحم کے قابل ہے سمیہ ان کی والدہ کا نام تھا بڑے جلیل القدر محب اہل بیت صحابی تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوئے آنحضرتؐ نے یہی پیشینگوئی فرمائی تھی کہ تجھکو باغی گروہ قتل کرے گا)

اَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْكَنَ :۔ اپنی عاجزی اور محتاجی دکھلائے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَيُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ - اللہ تعالیٰ خوبروئی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکلیف اور رنج ظاہر کرنے کو برا جانتا ہے۔

كَانَ يَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ یا وَالتَّبَؤُّسَ آنحضرتؐ (لوگوں کے سامنے) اپنی مصیبت اور محتاجی ظاہر کرنے کو برا جانتے تھے (کیونکہ یہ بے صبری ہے البتہ پروردگار کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں جیسے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ[1]) اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْؤُسُوْا (بہشت والو) اب تم کو یہ ملا کہ مزے سے چین و آرام کرتے رہو کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ ہوگی۔

اِذَا اشْتَدَّ الْبَأْسُ اِتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

[1] میں اپنی مصیبت اور حال زار خدا سے بیان کر رہا ہوں ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب جنگ سخت ہو جاتی اور ڈر ہوتا تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ کا آسرا لیتے سُبحان اللہ آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا)۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ اذان اور جنگ کے وقت جو دُعا کی جائے۔

نَھٰی عَنْ کَسْرِ السِّکَّۃِ الْجَائِزَۃِ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ جو سکّہ چلتا ہوا ہو اسکے توڑنے سے آپ نے منع فرمایا (اس لئے کہ اس پر اللہ کا نام ہوتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا تلف کرنا ہے بعضوں نے کہا توڑنے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو کتر کر یا تیزاب میں ڈال کر اس کا وزن کم کر ڈالے) مگر ضرورت کے وقت توڑ سکتا ہے (جیسے وہ کھوٹا ہو یا اور کوئی خرابی ہو)

بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ - یہ اپنے قبیلے (خاندان) کا بُرا آدمی ہے۔

عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا - عجب نہیں کہ غویر آفتیں ہو جائے۔ (غویر ایک پانی کا نام ہے یا چھوٹا غار وہاں کچھ لوگ اُترے تھے دشمن نے یکایک آن کر ان کو مار ڈالا اُس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی)

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ مسلمان کی یہ خوابگاہ یعنی قبر بُری ہے۔ (یہ ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا آنحضرتؐ نے فرمایا بِئْسَ مَا قُلْتَ تُو نے بری بات کہی تب وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس طرح مرنے سے بہتر ہے)

لٰکِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ البتہ مصیبت کا مارا سعد بن خولہ ہے (جو مکہ سے ہجرت کر چکا تھا لیکن پھر وہیں جا کر مرا)

اَلْبَائِسُ ھُوَ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّخْرُجَ لِزَمَانَتِہٖ - بائس وہ ہے جو لُنجے ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے (کہیں نہ جا سکے)۔ (مُغرب میں ہے۔ بائس وہ محتاج ہے جو معذور ہو اور فقیر وہ محتاج ہے جو دروازوں پر نہ پھرے اور مسکین وہ محتاج جو دروازوں پر پھرے)

مَا اَقْرَبَ الْبُؤْسَ مِنَ النَّعِیْمِ (دنیا کی تکلیف (آخرت کی) راحت سے کیسی نزدیک ہے۔

وَمِنَ الْمَکَارِمِ صِدْقُ الْبَأْسِ: سچا خشوع و خضوع اور خوفِ الٰہی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔

اَیُرٰی بِیْ بَأْسٌ - کیا مجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا میں دیوانہ ہوں)

اَلْبَأْسَاءُ محتاجی

اَلضَّرَّاءُ جان کا نقصان

بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ آدمی کا یہ کہنا بُرا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بُھلانے والا اور یاد دلانے والا بھی وہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی بُرا ہے جو اچھا کلام یاد کر کے پھر اس کو بھول جائے)

بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ تو بُرا واعظ ہے (کیونکہ اس نے اختصار کے لئے اللہ اور رسول کو ایک ہی ضمیر میں شریک کر دیا کہنے لگا وَمَنْ یَّعْصِھِمَا[1] بہتر یہ تھا کہنا تھا وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ[2])

بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا - آدمی کا یہ تکیہ کلام بھی کیا بُرا ہے کہ "لوگ کہتے ہیں" (اکثر یہ کلمہ اُن باتوں کی نسبت کہا جاتا ہے جن کی سچائی کا یقین نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے ایسی باتوں کے بیان کرنے ہی سے روک دیا)

---

[1] ترجمہ:۔ اور جس کسی نے ان دونوں کی نافرمانی کی ۱۲ مصر

[2] جس کسی نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ۱۲ مصر

سَأَلَتْ طَلَاقًا مِّنْ غَیْرِ مَا بَأْسٍ ۔ جو عورت (ناحق) بلاکسی تکلیف کے طلاق چاہے (تو مَا کا لفظ زائد ہے)

عِنْدَ الْبَأْسِ ۔ لڑائی کے وقت

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ لَا نَبْؤُسُ ۔ ہم چین وعیش اُٹھانے والیاں ہیں کبھی رنجیدہ نہیں ہوتیں

وَحِیْنَ الْبَأْسِ ۔ لڑائی کے وقت

بَابِلُ ۔ عراق کی سرزمین (جس میں کوفہ، بصرہ، کربلا، کاظمین، نجف، موصل، بغداد، کوت العمارہ واقع ہیں) فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دارالسلطنت تھا جس کو نمرود نے بسایا تھا شنعار کی سرزمین میں بنی نوح کا شہر جس میں انہوں نے ایک بلند بُرج بنایا تو اللہ نے ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیا۔

اِنَّ حِبِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّھَا مَلْعُوْنَۃٌ

میرے حبیب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (خطابی نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور کسی بھی عالم نے بابل کے ملک میں نماز پڑھنا حرام نہیں رکھا اور شاید آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ بابل کی سرزمین میں اپنا وطن نہ بنائے نہ وہاں اقامت کرے اور احتمال ہے کہ یہ ممانعت خاص حضرت علیؓ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ حضرت علی اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا

مترجم کہتا ہے جب یہ سرزمین بموجب نص حدیث ملعون ہوئی تو وہاں اقامت کرنا بہتر نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر ٹکڑا ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اسکے متبرک اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بَابِلِیٌّ اور بَابِلِیَّۃٌ ۔ جادو، شراب، جادوگر، زہر (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)

عُیُوْنٌ بَابِلِیَّۃٌ ۔ جادو کی آنکھیں۔

بَابُوْسٌ ۔ شیرخوار بچہ (جیسے ابھی گذرا بعضوں نے کہا یہ لفظ عربی نہیں ہے)

یَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْکَ ۔ ارے بچے تیرا باپ کون ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو گویا کردیا یعنی جریج عابد پر جو تہمت لگائی تھی اس کو صاف کردیا)

بَاءَۃٌ ۔ (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب الباء مع الواو میں ذکر کرنا تھا) عورت کا خرچہ۔ جماع۔ نکاح۔ رہنے کی جگہ

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ ۔ جس کو عورت کا خرچہ اٹھانے کا مقدور ہو یا جو عورت سے صحبت کرنے پر قادر ہو۔

(بَاھَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں)

فَوَجَدْتُہٗ قَدْ بَاھَی ۔ میں نے انکو اس حال میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے۔

بَالَامُ (عبرانی لفظ ہے) یعنے بیل

اِدَامُھُمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا مَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ ۔ بہشتیوں[1] کا سالن بیل

---

[1] حدیث کا لفظی ترجمہ:۔ (حضورؐ نے فرمایا ان (جنتیوں) کا سالن بالام اور مچھلی ہوگی۔ لوگوں نے کہا (حضورؐ) بالام کیا ہوتا ہے فرمایا (ان کا) سالن بیل اور مچھلی ہوگی ۱۲ مص

اور مچھلی کا ہوگا (بعضوں نے کہا اصل میں یہ لَآئِ
تھا یعنی جنگلی بیل (جس کو ہندی میں نیل گائے
کہتے ہیں) (یہودی نے چھپانے کے لئے یالام
کہا بہ حروف تہجی اور مقدم مؤخر کر دیا پھر راوی
نے یا کو غلطی سے بائے موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بَلَمٌ:۔ سمندری چھوٹی مچھلیاں

بَأْوٌ:۔ غرور تکبر

لَوْلَا بَأْوٌ فِيْهِ۔ اگر طلحہ میں (بس) ذرا غرور
نہ ہوتا (تو وہ خلافت کے لائق تھے۔ یہ حضرت
عمرؓ کا قول ہے)

فَبَأَوْتُ بِنَفْسِيْ وَلَمْ اَرْضَ بِالْهَوَانِ
میں نے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اور ذلت پر راضی
نہیں ہوا۔

اِمْرَأَةٌ سُوْءٌ اِنْ اَعْطَيْتَهَا بَأَتْ۔ بری
عورت کہ اگر تو اس کو کچھ دے گا تو ضرور شیخی کرنے
لگے گی (کہنے لگے گی توبہ بھلا یہ میرے لائق ہے جاؤ کسی
فقیرنی کو دو)

بَأْهٌ:۔ سمجھ جانا۔

مَا بَأَهْتُ۔ میں نہیں سمجھا۔

باب الباء مع الباء

بَبٌّ:۔ موٹا لڑکا۔

بَبَّةٌ۔ جوان، موٹا ہٹا کٹا اور بچہ کا پہلا
بول نادان بھاری بھرکم۔

اَلَسْتَ بَبَّه۔ کیا تو ببہ نہیں ہے (یہ عبداللہ
بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا
لقب ہے جو بصرے کے والی تھے ان کی ماں[1] بچپنے
میں ان کو نچاتی تھیں اور کہتی تھیں لَاُنْكِحَنَّ بَبَّه
جَارِيَةً خِدَبَّه میں ببہ کی شادی ایک
موٹی ہٹی کٹی چھوکری سے کروں گی)

كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَقْبَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الْحَارِثِ: جَاءَ بَبَّةُ: جب عبداللہ بن حارث
سامنے آتے تو ابن عمر فرماتے ببہ آگیا (بطور لقب)

بَبَّانٌ:۔ طریقہ، روش، قسم۔

• بَبَانٌ (بہ تخفیف کے بھی یہی معنی ہیں)

اِنْ عِشْتُ فَسَاَجْعَلُ النَّاسَ بَبَّانًا وَّاحِدًا
(حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں جیا تو عنقریب لوگوں
کو ایک طریق روش پر کر دوں گا (یعنی سب کا
معاش اور ماہوار تنخواہ برابر کر دوں گا پہلے
وہ مہاجرین اور اہل بدر کو زیادہ معاش دیا
کرتے تھے)

لَوْلَا اَنْ اَتْرُكَ اٰخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا وَّاحِدًا
مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا
اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ پچھلے لوگ (جو آئندہ مسلمان
ہوں گے) یک لخت مفلس اور محتاج رہیں گے
تو جو ملک فتح ہوتا میں اس کو (جاگیر کے طور پر) فتح
کرنے والوں کو بانٹ دیتا (بعضوں نے اس کو
بَيَانٌ یائے تحتانیہ سے پڑھا ہے)

لَئِنْ عِشْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاُلْحِقَنَّ اٰخِرَ النَّاسِ
بِاَوَّلِهِمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا بَبَّانًا۔ اگر میں آئندہ
اور زندہ رہا تو پچھلے لوگوں کو ان کے اگلوں سے
ملا دوں گا یہاں تک کہ وہ بالکل ایک قسم کے
ہو جائیں گے (یعنی سب کو برابر وظیفہ وغیرہ
دینا شروع کر دوں گا)

بِبَاجٌ یا **بِيَاجٌ**۔ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔

بَبْرٌ یا **بَبَرٌ** شیر ببر (اس کی جمع بُبُوْرٌ ہے

[1] ہند بنت ابی سفیان ۱۲ الفائق مص

یہ معرب ہے)

بَبْغَاءٌ یا بَبَغَاءٌ یا بَبَّغَاءٌ یا بَبَغَاۃٌ :۔ طوطا (عام لوگ اس کو دُرَّۃٌ اور بَبْغَال کہتے ہیں) یہ جانور انسان سے کلام سُنکر اس کو سیکھ لیتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتا اور جو شخص الفاظ یاد کرلے اور اس کے معنی نہ سمجھے اس کو جانور سے تشبیہ دیتے ہیں کہتے ہیں طوطے کی طرح اس کو قرآن یاد ہے۔

باب الباء مع التاء

بَتَاءٌ یا بَتَاءٌ (رباعی مثلثہ سے) اقامت کرنا، ٹھیرنا رہنا مقیم ہونا۔

بَتٌّ :۔ پورا کرنا، فیصلہ کرنا، چھوڑ دینا، حاصل کرنا، انکار کردینا۔ کسی کو قافلہ میں پہنچنے سے عاجز کردینا، عاجز رہ جانا، کاٹنا، اعضا کرنا، تھکا دینا۔

اَلْبَتَّۃُ : تین طلاق جو قطعی جدا کردے۔ یقینی۔

بُتُوْتٌ : دُبلا ہوجانا۔

تَبْتِیْتٌ : کاٹنا، توشہ دینا، قطعی وعدہ کرنا۔

اِبْتَاتٌ : کاٹنا

تَبَتُّتٌ : کٹ جانا، زادسفر لینا

اِنْبِتَاتٌ : منی موقوف ہوجانا۔

بَاتٌّ : منقطع، کاٹنے والا، دُبلا، کمزور، احمق، مست

بَتَاتٌ : توشہ، زادسفر، سامان، گھر کا مال ومتاع جہیز، اسباب۔

بَتٌّ : موٹی کملی بالوں کی یا اُون کی (بعضوں نے کہا چوکور کملی)

فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْهِ بَتٌّ (کافر لوگ دارالندوۃ میں آنحضرتؐ کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے) اتنے میں ابلیس ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں آن پہنچا ایک چوکور کملی اوڑھے ہوئے۔

كَاَنَّهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَیْهِمُ الْبُتُوْتُ : گویا وہ (یعنے جن) زرد ٹڈیاں تھے جو کملیاں یا کپنی چادریں پہنے تھے

اَیْنَ الَّذِیْنَ طَرَحُوا الْخُزُوْزَ وَالْحِبَرَاتِ وَلَبِسُوا الْبُتُوْتَ وَالنَّمِرَاتِ : وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے ریشمی کپڑوں اور یمنی چادروں کو پھینک دیا اور کملیوں اور ریشمی چادروں کو پہن لیا

اِنَّ طَائِفَۃً جَاءَتْ اِلَیْهِ فَقَالَ لِقُنْبَرَ بَتِّتْهُمْ کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے قنبر (اپنے غلام) سے فرمایا ان کو کملیاں اُوڑھادے یا ان کو توشہ اور خرچ دیدے

اَجِدُ قَلْبِیْ بَیْنَ بُتُوْتٍ وَّ عَبَاءٍ میں اپنے دل کو کملیوں اور چادر میں مشغول پاتا ہوں۔

وَلَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ عُشْرُ الْبَتَاتِ : جس مال میں زکوٰۃ نہیں (یعنے سوداگری کا مال نہیں ہے) اس میں سے دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا (یعنے گھر کے سامان اور استعمال کی اشیاء میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی)

فَاِنَّ الْمُنْبَتَّ یا اَلْمُبَتَّتَ لَا اَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا اَبْقٰی (عبادت میں طاقت سے زیادہ محنت مت اٹھاؤ) کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر میں چلے گا نہ تو وہ منزل مقصود کو پہنچے گا اور نہ سواری ہی اسکے پاس رہے گی (سواری کا جانور گر کر ناکارہ ہوجائے گا)

اَلْمُبَتِّتُ الْمُفْرِطُ : سفر میں تھک جانیوالا (بہت تیز چلنے والا) افراط کرنے والا۔

لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یَبُتَّ الصِّیَامَ (بَتَّ یَبِتُّ اور یَبُتُّ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں سے مستعمل ہے) یعنے جو شخص روزے کی نیت کرنے

(یوں ہی فاقہ سے رہے) اس کا روزہ نہ ہوگا (کہ دن بھر کچھ نہ کھائے نہ پیئے) (یہ بَتٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی کاٹنا قطعی فیصلہ کرنا اسی سے ہے اَلْبَتَّةَ جو مشہور ہے)

اَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاۤءِ: ان عورتوں سے نکاح قطعی طور سے کیا کرو (بعضوں نے کہا اس میں اشارہ ہے متعہ کی ممانعت کی طرف کیونکہ وہ قطعی نکاح نہیں ہے بلکہ ایک مدت کے لئے محدود ہے)

طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بَتَّةً اس کو تین طلاق دیں جو قطعی جدا کرنے والی ہیں۔ (پھر رجعت کی گنجائش نہیں)

صَدَقَةٌ بَتَّةٌ: قطعی صدقہ جس سے ملک بالکل زائل ہو جائے۔

يَمِيْنٌ بَاتٌّ: سچی قسم پوری ہونے والی

بَتَّ شَهَادَتَهٗ وَ اَبَتَّهَا: قطعی اور یقینی طور سے اس نے گواہی دی

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ: اللہ اس کو یقیناً بہشت میں لے جائے گا

اَحْسِبُهٗ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوِ الْبَتَّةَ: میں گمان کرتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔ نہیں نہیں بلکہ میں قطعاً کہتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔

اَظُنُّهٗ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ اَوِ الْبَتَّةَ. میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث امام مالک کو پڑھ کر سنائی۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً کہتا ہوں کہ پڑھ کر سنائی

طَلَّقَ الْبَتَّةَ: طلاق بائن یا تین طلاق اس نے دے دیں۔

فَاَبَتَّ طَلَاقَهَا: اس نے تین طلاقیں دے دیں۔

لَا تَبِيْتُ الْمَبْتُوْتَةُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا: جس عورت کو طلاق بائن دی جائے (جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے) وہ اپنے گھر میں عدت کرے (خاوند کے گھر میں نہ رہے)

مَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ: جو شخص ناطہ کاٹے گا میں اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا۔

كَانَ يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْاِبَاقِ الْبَاتِّ: (شریح قاضی یہ کیا کرتے تھے) کہ اگر غلام میں بھاگ جانے کا قطعی طور سے عیب ہوتا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار دے دیتے (مشتری یعنی خریدار)

اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ مُتْعَةً اَيَحِلُّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِبْنَتَهَا بَتَاتًا: ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اب اس کی بیٹی سے دائمی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

بَتَرٌ، کاٹنا

بَتَرٌ: کٹ جانا۔

اِبْتَارٌ: دینا اور نہ دینا۔ نسل کاٹ دینا دم کٹا کر دینا۔

بَاتِرٌ اور بُتَّار اور بَتَّار کاٹنے والی تلوار

اَبْتَرُ: دم کٹا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کی یادگار قائم رکھنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ نامراد، بے برکت و بے خیر کام اور ایک قسم کا زہریلا سانپ

بُتَيْرَاءُ: آفتاب۔ ناتمام۔ ناقص۔ نامکمل دم کٹی۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ: ہر ایک شان والا (بڑا) کام جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہ کی جائے وہ ناقص اور ناتمام رہے گا

اَلَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَيْهِ هٰذَا الصُّنْبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ (قریش کے کافروں نے کہا) جس دین پر ہم ہیں وہ اس دین سے زیادہ سچا ہے جس پر یہ لنگوڑا ناطا ہے یعنی لاولد ہے (کمبختوں نے لنگوڑے ناطے سے آنحضرتؐ کو مراد لیا)

کیونکہ آپ کی اولاد نرینہ کوئی زندہ نہیں رہی تھی
اِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ هٰذَا الْاَبْتَرُ عاص بن وائل آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہی ابتر ہے دُم کٹا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ[1])

نَهٰى عَنِ الْمَبْتُوْرَةِ : آپ نے قربانی میں دُم کٹی بکری (ذبح کرنے) سے منع فرمایا ہے

قَالَ زِيَادٌ فِي خُطْبَتِهِ الْبَتْرَاءِ : زیاد نے اپنے دُم بریدہ (ناقص) خطبہ میں کہا (یعنے جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہیں کی نہ آنحضرتؐ پر درود بھیجا)

مَنْ سَدَّ طَرِيْقًا بَتَرَ اللّٰهُ عُمْرَهُ : جو شخص رستہ بند کرے گا (لوگوں کو تکلیف دے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عمر کاٹ دے گا (کم کر دے گا)

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ يُقَالُ لَهَا الْبَتْرَاءُ : آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی جس کو بتراء کہا کرتے تھے (یعنی چھوٹی اور تنگ ہونے کی وجہ سے)

نَهٰى عَنِ الْبُتَيْرَاءِ : آپ نے دُم بریدہ نماز سے منع کیا (یعنی دوگانہ شروع کر کے ایک ہی رکعت پڑھ کر چھوڑ دینے سے اور جن لوگوں نے کہا کہ مراد وتر کی ایک رکعت ہے انہوں نے غلطی کی وتر کی ایک رکعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اُن کے معارضہ کے لائق نہیں ہے)

اِنَّ سَعْدًا اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ مَا هٰذِهِ الْبُتَيْرَاءُ : سعد نے وتر کی ایک رکعت پڑھی تو ابن مسعود نے اُن پر انکار کیا کہنے لگے یہ دُم کٹی نماز کیسی (شاید ابن مسعود کو وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں گی جن سے آنحضرتؐ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے)

حِيْنَ تَبْهَرُ الْبُتَيْرَاءُ الْاَرْضَ : جب سورج کی روشنی زمین پر پھیل جائے (چاشت کی نماز کا وقت یہ حضرت علیؓ نے بیان کیا)

اَبْتَرَ الرَّجُلُ : آدمی نے چاشت کی نماز پڑھی

اُقْتُلُوا الْاَبْتَرَ : ابتر سانپ کو مار ڈالو (جس کی دُم چھوٹی ہوتی ہے)

بُتْرِيَّةٌ : زیدیہ کا ایک فرقہ ہے۔

بَتْكٌ : کاٹنا، چیر ڈالنا، اکھیڑ ڈالنا۔

سَيْفٌ بَاتِكٌ : کاٹنے والی تلوار۔ براں

بِتْعٌ : شہد کی شراب جو یمن میں بہت رائج ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بتع کا پینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جَو کی ہو یا جوار کی، کھجور کی ہو یا انگور کی، قلیل ہو یا کثیر)

بَتْلٌ : کاٹنا، جدا کرنا، ممتاز کرنا، الگ کرنا۔

تَبَتُّلٌ : اللہ کی طرف مائل ہونا، دنیا سے جدا ہونا تجرد اختیار کرنا۔

بَتْلَةٌ : تاکیدی، قطعی نہ ٹلنے والی۔

بَتُوْلٌ : مجرد عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اسی حالت میں خدا کی عبادت کرنے والی راہبہ۔ لقب سیدہ فاطمہ اور مریم علیہا السلام۔

بَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى : جب کوئی کسی کو عمر بھر رہنے کے لئے مکان دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ قطعی اسی کی ملک ہو جاتا ہے (یعنے جس کو دیا اس کی ملک)

فَهِيَ لَهُ بَتْلَةٌ : عمریٰ[2] قطعی اس کا ہے جس کو

[1] ترجمہ: بیشک تیرا دشمن ہی دُم کٹا ابتر ہے ۱۲ منہ [2] عمریٰ اس مکان یا زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ کیلئے کسی کو دیدیا جائے ۱۲ منہ

عمریٰ دیا جائے۔
اَلْعُمْرَةُ الْمَبْتُوْلَةُ عَلٰی صَاحِبِهَا طَوَافُ النِّسَاءِ، جو عمرہ الگ کیا جائے (یعنی بغیر حج کے)، اس میں عورتوں کی طرح طواف کرے (رمل ضروری نہیں)
لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام میں ترکِ دُنیا اور عورتوں سے الگ رہنا نہیں ہے (بلکہ اس قسم کی درویشی حضرت عیسیٰ کے تابعداروں نے نکالی تھی)
بَتُوْلٌ: وہ عورت جس کو مرد کی خواہش نہ ہو جو سب عورتوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہو (اسی لئے حضرت مریم اور حضرت فاطمہ کو بتول کہتے ہیں بعضوں نے کہا بتول وہ عورت ہے جو دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے)
اِنَّا سَمِعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقُوْلُ اِنَّ مَرْيَمَ بَتُوْلٌ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَتُوْلٌ مَا الْبَتُوْلُ فَقَالَ الْبَتُوْلُ الَّتِيْ لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ: حضور ہم نے آپ سے سُنا کہ آپ فرماتے ہیں مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے بتول کے کیا معنی فرمایا وہ عورت جس نے حیض کی سُرخی کبھی نہیں دیکھی۔
فَاَتَتْنِيْ عَزِيْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ بَتْلَةٌ اَوْعَدَنِيْ اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ اَنْ يُّعَذِّبَنِيْ: اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک تاکیدی قطعی حکم آیا ہے اللہ نے مجھ کو ڈرایا ہے کہ اگر میں اس کا پیغام نہ پہنچاؤں گا تو وہ مجھ کو عذاب دے گا۔
رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبَتُّلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ: آنحضرتؐ نے عثمان بن مظعون کے اس ارادے کو کہ وہ عورتوں سے نکاح نہ کریں گے رد کر دیا (پلٹوا دیا)۔

لَقَدْ نَزَلَ بِكُمْ اَمْرٌ مَا اَبْتَلْتُمْ بَتْلَةً: تم پر ایسی آفت آئی جس کے لئے تم نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی (خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے مَا انْتَبَلْتُمْ نَبْلَهٗ یعنے جس کا حال تم کو معلوم نہ تھا یا جس کے لئے تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا)
لَتُبَتِّلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا یا تو تم نماز کے لئے قطعی طور سے کوئی امام مقرر کر لو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی ہوگی (یہ حذیفہ صحابی کا قول ہے جب کہ لوگوں نے ان کو امامت کے لئے مجبور کیا)
تَبَتُّلٌ دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے یا ایک بار انگلیوں کو اُٹھائے پھر رکھ دے پھر اٹھائے یا بائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی ہلائے

باب الباء مع الثاء

بَثٌّ: پھیلانا، جُدا کرنا، اڑانا، کھول دینا، ظاہر کرنا بیان کرنا، پراگندہ کرنا، پیدا کرنا، خبر پھیلانا بکھیرنا۔
اِبْثَاثٌ اور تَبْثِيْثٌ: کھولنا، ظاہر کرنا،
تَبَاثٌّ: رنجیدہ ہونا، غم کرنا، پریشان ہونا۔
اِنْبِثَاثٌ: پھیلنا، متفرق ہونا، پراگندہ ہونا منتشر ہونا، جُدا ہونا
اِسْتِبْثَاثٌ: ظاہر کرنے کی درخواست کرنا خبر پوچھنا۔
بَثٌّ، حال، شدید غم و رنج، پراگندگی، پریشانی، انتشار۔
زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ: میں اپنے خاوند کا حال فاش نہیں کرتی (کیونکہ اسکے حالات بہت بُرے ہیں) اور پھر کہا اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهٗ (مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کے حالات

چھوڑ نہ دوں (یعنی اس قدر طویل حالات ہیں کہ ان کا پورا بیان کرنا مشکل ہے بیان کروں تو بہت سے چھٹ نہ جائیں۔ یہ ڈرتی ہوں یا مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں اس کو یعنے خاوند کو چھوڑ نہ بیٹھوں (خاوند کو خبر پہنچ جائے کہ میں نے اس کی بدگوئی کی تو وہ مجھ کو طلاق دے دیگا (اس صورت میں لا زائد ہوگا)

لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا : وہ ہماری باتیں فاش نہیں کرتی (بڑی محرم راز ہے) (ایک روایت میں وَلَا تَنُثُّ حَدِیْثَنَا تَنْثِیْثًا ہے معنی وہی ہیں)

اِنَّ اِبْلِیْسَ یَبُثُّ جُنُوْدَہٗ : ابلیس اپنے لشکر والوں کو پھیلاتا ہے۔

بَثَّ اللّٰہُ الْخَلْقَ بَثًّا : اللہ نے خلقت کو پیدا کیا (پھیلا دیا)

وَلَمْ یَبُثَّ شَکْوٰی : اس نے شکایت نہیں پھیلائی (بیان نہیں کی ظاہر نہیں کی)

لَا یُوْلِجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ : اور بیماری دیکھنے کے لئے ہاتھ اندر نہیں ڈالتا (ایسا نہ ہو کہیں ہاتھ لگنے سے مجھ کو تکلیف ہو۔ بعضوں نے کہا یہ خاوند کی برائی ہے یعنے میرا حال نہیں پوچھتا ہاتھ تک نہیں لگاتا)

حَضَرَ نِیْ بَثِّیْ : میرا رنج پھر آن موجود ہوا۔

لَمَّا حَضَرَ الْیَهُوْدِیَّ الْمَوْتُ قَالَ بَثْبِثُوْہُ : جب یہودی کی موت آن پہنچی تو کہنے لگا اب اس کو کھول دو (بیان کر دو)

بَثْبِثُوْہُ، اصل میں بَثِّثُوْہُ تھا۔ دوسری ثا کو تخفیف کے لئے با سے بدل دیا جیسے حَثَّثَ میں حَثْحَثَ کہتے ہیں)

اَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُہٗ : ایک علم کو تو میں نے پھیلا دیا (لوگوں کو سکھلا دیا) اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں گا تو نرخرہ (گلا) کاٹ ڈالا جائے گا۔ (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)

بَثْءٌ : اقامت کرنا، ٹھہرنا رہنا، مقیم ہونا۔

بَثْرٌ یا بَثَرٌ یا بُثُوْرٌ : پھنسی (آبلہ پھوڑا نکلنا)

تَبَثُّرٌ : پھول جانا۔

اِنْبِرَاءٌ : دوڑنا۔

بَاثِرٌ : حاسد، رسنے والا پانی

بَثِیْرٌ : بہت کثیر و قلیل

مَبْثُوْرٌ : محسود بہت مالدار

بَثْرَۃٌ : چھوٹی پھنسی۔ چھالہ، آبلہ (اس کی جمع بُثُوْرٌ ہے)

وَعَصَرَ بَثْرَۃً : انہوں نے ایک پھنسی کو دبایا یا چہرے پر ایک زخم کو)

اَلْمُحْرِمُ یَکُوْنُ بِهِ الْبَثْرَۃُ وَالدَّمَامِیْلُ اگر احرام والے شخص کے پھنسی نکل آئے یا دُمّل (پھوڑے)

بَثَطٌ : سوج جانا، ورم کرنا، پھول جانا (لب کا)

بَثْعٌ : ہونٹوں پر خون نمودار ہونا، ہنسی کے وقت ہونٹ اُلٹ جانا۔ خون کی سرخی سے ہونٹ سرخ ہو جانا اور پھول جانا اور معلوم ہو کہ وہ ابھی پھٹ پڑیں گے۔

رَبَثَغٌ : غین کے ساتھ جسم کے اور حصّوں کی سرخی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے)

تَبَثُّعٌ : دانتوں کی طرح گوشت کے ٹکڑے نکل آنا۔

بَثَغٌ : ہونٹوں پر یا جسم کی کسی اور جگہ خون نمودار ہونا۔ (اور بَثْعٌ ہونٹوں کے لئے خاص ہے)

بَثْقٌ یا بِثْقٌ : پانی بہہ جانے کے لئے نہر کی منڈیر توڑ دینا، سوراخ کرنا، آنکھوں سے جلد آنسو نکل آنا

بھرجانا، اُبلنا، سیلاب کا جگہ کو پھاڑنا، رواں ہونا۔
اِنْبِثَاقٌ، بہنا، نکلنا، نہر کے کنارے سے پانی جاری ہونا، پھوٹ پڑنا۔
فَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ: حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی پھوٹ کر نکلا۔ وَبَثَقَا عَلَيْنَا بَثْقًا فِي الْاِسْلَامِ لَا يُسْكَرُ: اُن دونوں نے اسلام میں ایسا رخنہ ڈالا جو کبھی بند نہ ہوگا۔

بُثْنٌ: کیاریاں، چمن، مرغزار، باغات
بَثْنَةٌ: مسکہ (مکھن) موٹی نرم، خوبصورت عورت (پتلے پوست اور بھرے گوشت کی)، نرم زمین، ریتلی زمین
بَثْنَةٌ: ایک مقام جو دمشق (شام) کے اطراف میں ہے وہاں کے گیہوں بہت نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔
فَلَمَّا اَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهٗ وَصَارَ بَثْنِيَّةً وَعَسَلًا عَزَلَنِيْ وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِيْ: جب شام کے ملک نے اپنی پسلیاں ڈال دیں (مطیع و منقاد ہوگیا) اور مسکہ (مکھن) اور شہد بن گیا یا بثنہ کے گیہوں اور شہد کی طرح ہوگیا یا نرم ریتی اور شہد کی طرح بن گیا (حلوائے بے دود) تو اس وقت حضرت عمرؓ نے مجھکو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا (یہ خالد بن ولید نے اس وقت کہا جب حضرت عمر نے ان کو شام کی گورنری سے معزول کیا)

بَثْوٌ: پسینہ آنا۔
بَثَاءٌ: نرم ہموار زمین
بِثَةٌ: راکھ

باب الباء مع الجیم

بَجْبَجَةٌ: کھلانا (کھیل کرنا)، گاکر ناک سے گن گن کرکے بچہ کو سلانا بچے کو بہلانا، لوری دے کر سلانا اُچھالنا، خاموش کرنا۔

تَبَجْبُجٌ: گوشت بہت ہونا، گوشت لٹک آنا، ڈھیلا ہونا، ڈھلک آنا۔
بَجْبَاجٌ اور بَجْبَاجَةٌ: مضطرب اللحم (ہلتے ہوئے گوشت کا)
رَمْلٌ بَجْبَاجٌ: ریتی بہت ضخیم، موٹا تودہ
اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَاجَ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: یہ بکّی موٹا یا احمق مغرور کیا جانے کہ اللہ کہاں ہے۔

بَجٌّ: چیرنا، پھاڑنا، فصد کھولنا، غالب ہونا، کونچا مارنا، نیزہ مارنا، موٹا کرنا۔
مُبَاجَّةٌ، مبارزہ، مقابلہ
بُجٌّ: پرندے کا چوزہ
بَجَّةٌ: ہلکا زخم لگا کر خون نکالنا (عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں جب قحط ہوتا تو اونٹ کو زخم مار کر اس کا خون پی جاتے م بعضوں نے کہا بجہ ایک بت کا نام تھا) ایک پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے، گو آنگنی وغیرہ۔
قَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْبَجَّةِ وَالسَّجَّةِ: اللہ تعالے نے تم کو کونچا مارنے اور پانی ملے ہوئے دودھ سے نجات بخشی (یعنے قحط اور تنگی کو رفع کیا اسلام کی بدولت دولت اور حکومت عنایت کی بعضوں نے کہا سجہ بھی ایک بت کا نام تھا یعنی بجہ اور سجہ کی پرستش سے نجات دلوائی)

بَجَجٌ، خوشی اور شادمانی
تَبَجُّجٌ: فخر کرنا، تکبر کرنا۔ بزرگی کرنا، بڑا بننا شادماں ہونا
وَبَجَّجَنِيْ فَبَجَجْتُ: اس نے مجھ کو خوش کیا تو میں خوش ہوگئی یا اس نے میری بڑائی بیان کی تو میں بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھی (فخر کیا)

بَجَّجْتُهٗ تَبْجِيْجًا : میں نے اس کی تعظیم اور تکریم کی (جیسے عَظَّمْتُهٗ تَعْظِيْمًا) یا میں نے اس کو خوش کیا۔ فَتَبَجَّجَ - تو وہ خوش ہو گیا

فِیْ خَيْرٍ اِنَّمَا يَتَبَجَّجُوْنَ : وہ بہشت کی نعمتوں میں خوش رہیں گے (ایک روایت میں يَتَبَحْبَحُوْنَ ہے دو حائے حطی سے یعنی بہشت میں جگہ پکڑیں گے اچھی طرح ٹھہرینگے)

بِجَادٌ : دھاری دار کمبل

بَجَدَ : اقامت کی ٹھیرا۔

بَجْدٌ: ایک جماعت آدمیوں کی یا سو اور سو سے زائد گھوڑوں کی)

بُجْدَةُ الْاَمْرِ: اندر کا حال، اصلیت وحقیقت حال

بُجْدَةٌ : علم

نَظَرْتُ وَالنَّاسُ يَقْتَتِلُوْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِلٰى مِثْلِ الْبِجَادِ الْاَسْوَدِ يَهْوِیْ مِنَ السَّمَآءِ لوگ جنگ حنین میں لڑ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک چیز دھاری دار کمبل کی طرح اتر رہی ہے (یہ فرشتے تھے)

ذَا الْبِجَادَيْنِ: دو کمبل والے (یہ آپ نے عبداللہ بن عبدنہم کا لقب رکھا تھا کیونکہ وہ جب اپنے ملک سے آنحضرتؐ کے پاس آنے لگے تو ان کی ماں نے ایک کمبل پھاڑ کر اسکے دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر بنائی اور دوسرے کی ازار)

مَا الشَّیْءُ الْمُلَفَّفُ فِی الْبِجَادِ : کمبل میں لپٹی ہوئی کیا چیز ہے (یہ معاویہ نے احنف بن قیس سے دل لگی کی ان کی قوم والے بنی تمیم دودھ کو مشک میں بھر کر اور مشک کو ایک کمبل میں لپیٹ کر لے جایا کرتے تھے۔ احنف نے بھی اس کے جواب میں معاویہ سے دل لگی کی کہنے لگے هُوَ السَّخِيْنَةُ یا امیرالمومنین

حریرہ ہے یہ حریرہ قریش کے لوگ قحط کے دنوں میں کھایا کرتے)

تَعَلَّمُوْا تَفْسِيْرَ اَبْجَدْ : ابجد کے حروف کی تفسیر سیکھو (اُن کی خاصیات اور آثار معلوم کرو جیسے علم التکسیر میں بیان ہوتے ہیں)

بُجْدَةُ الْاَمْرِ: کسی کی اندرونی حقیقت واصلیت اس کا راز

اِبْنُ بُجْدَتِهَا : اس کا واقف حال ماہر، معاملے کی حقیقت جاننے والا۔

كَبِيْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُزَمَّلٌ: سب آدمیوں میں بزرگ اور عالیشان ایک کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

بُجْرٌ : حال زار، سانحہ، بلا، مصیبت، بدی۔ برائی بڑا کام۔

بَجَرٌ : ناف نکل آنا، پیٹ بڑا ہو جانا، دودھ پانی سے پیٹ بھر جانا اور سیراب نہ ہونا، لٹک جانا، بھاری ہونا تسلی نہ پانا، سست ہو جانا۔

تَبَجُّرٌ : الحاح کرنا، گڑگڑانا، منت کر کے مانگنا، کسی عمل میں بہتات کرنا

اِبْجِيْرَارٌ بمعنی بَجَرٌ ہے

بَجْرَآءُ : بنجر یا اونچی سخت زمین

فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ بَجْرَآءَ : صبح کو ایک اونچی سخت زمین پر پہنچے

اَبْجَرُ اور بَاجِرٌ : اونچی ناف والا، بڑے پیٹ والا ابھرا ہوا، توندل

اَصْبَحْنَا فِیْ اَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَآءَ : ہم صبح کو ایک دور دراز سخت بنجر زمین پر پہنچے۔

اَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ عُجَرِیْ وَبُجَرِیْ : میں اپنی مصیبتوں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں

اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ

---

[۱] سخینہ اس حریرہ کو کہتے ہیں جو گھی اور موٹے آٹے سے بنایا جاتا ہے اسے قحط کے ایام میں استعمال کرتے ہیں ۱۲ منہ [۲] عجر بطن میں رگوں کے ایک گچھے کو کہتے ہیں پھر اس کو مصیبت اور غم ورنج سے تشبیہ دی مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سے اپنی پوشیدہ اور عیاں تمام باتوں کا شکوہ کرتا ہے ۱۲ منہ

اگر میں اس کا ذکر کروں تو اسکے سب عیب یا بھید کھُلے
اور چھپے بیان کر دوں گی۔

اَشِحَّۃٌ بُجَرَۃٌ : قریش کے لوگ بڑے بخیل اور بڑے
پیٹ والے ہیں (یا بہت روپیہ جمع کرنے والے ہیں)

اِنَّمَا ھُوَ الْفَجْرُ اَوِ الْبَجْرُ : یا تو فجر کی روشنی ہے
(اگر ٹھہرا رہے گا اور انتظار کرے گا) یا مصیبت کا
سامنا ہے (اگر اندھیرے میں چل پڑے گا)
(اَوِ الْبَحْرُ[1] کے معنی یہ ہیں کہ یا دریا ہے یعنے دنیا کی
مکروہات میں گرفتار ہوگا)

لَمْ اٰتِ لَا اَبَالَکُمْ بُجْرًا : بن باپ والو (یا تمہارا
باپ مرے) میں تمہارے پاس کوئی بری بات نہیں لایا
(یا میں تمہارے پاس روپیہ جوڑنے کو نہیں آیا دیا
پیٹ بڑھانے کو) (یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)

کَانَ لَھُمْ صَنَمٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ یُقَالُ لَہٗ بَاجِرٌ
یا بَاجَرٌ جاہلیت کے زمانہ میں ان کا ایک بت تھا
جس کو باجر یا باجَر کہتے تھے۔

دِیَۃُ الْبُجْرَۃِ اِذَا کَانَ فَوْقَ الْعَانَۃِ عُشْرُ
دِیَۃِ النَّفْسِ مِائَۃُ دِیْنَارٍ، ناف کی دیت
جب پیڑو کے اوپر آجائے جان کی دیت کا دسواں
حصہ ہے (یعنے سو دینار)

اَفْضَیْتُ اِلَیْکَ بِعُجَرِیْ وَ بُجَرِیْ : میں نے
تجھ سے اپنا حال کہہ دیا اچھی بری باتیں سب
کھول دیں۔

خَضَعَتْ لَہٗ بُجْرَۃُ التَّکَبُّرِ : تکبر کی گردن
اسکے سامنے جھک گئی۔

بَجْسٌ : بہنا یا بہانا، جاری کرنا (پانی) بہہ نکلنا چیرنا
(زخم کو)

بُجُوْسٌ : گالی دینا۔

تَبْجِیْسٌ : بہانا۔

تَبَجُّسٌ اور اِنْبِجَاسٌ : جاری ہونا، پھوٹ نکلنا

مَا مِنَّا رَجُلٌ بِہٖ اٰمَّۃٌ یَبْجُسُھَا الظُّفْرُ
غَیْرُ الرَّجُلَیْنِ : ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے
جس میں ایک ایسا زخم نہ ہو جو ناخن لگانے سے
بہہ نکلتا ہے (اتنی ساری پیپ اس میں بھری
ہے کہ نشتر کی ضرورت نہیں) دو شخصوں کے
سوا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کہ ان کا کوئی عیب
نظر نہیں آتا (یہ حذیفہؓ کا کلام ہے یعنی ہر ایک
میں کچھ نہ کچھ عیب نمایاں ہے سوائے ان دونوں
صاحبوں کے)

کَاَنَّہٗ قَزَعَۃٌ تَنْبَجِسُ : گویا وہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے
جو برس رہا ہے

فَانْبَجَسَتْ، تو وہ بہہ نکلا، پھوٹ نکلا، جاری ہوگیا

بَجَلٌ : بہتان، تعجب، کم ہمتی

بَجَلٌ یا بُجُوْلٌ اور بَجَالَۃٌ اور بَجْلَۃٌ :
خوشحال ہونا، معزز ہونا، عزت دار ہونا۔

تَبْجِیْلٌ : تعظیم کرنا، عزت کرنا

بَجَلْ : کافی، خاطر خواہ، ہاں، ضرور

اِبْجَالٌ : کافی ہونا۔

بَاجِلٌ : خوشحال

بَجَالٌ : موٹا بوڑھا بڑا سردار

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْبَجَلِ (لقمان بن عاد
نے کہا) تو مجھ سے میرے کم ہمت بھائی کو لے لے
(یہ اس بھائی کی مذمت ہے یعنے وہ خسیس کاموں
سے راضی ہوتا ہے اور اعلیٰ کاموں میں رغبت
نہیں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ جس حال میں ہوں
وہ مجھ کو کافی ہے)

بَجْلَۃٌ : چھوٹا درخت

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْبَجَلَۃِ : تو مجھ سے

[1] بعض لوگوں نے اس طرح پڑھا ہے ۱۲ منہ

میرے خوبی والے بھائی کو لے (یہ اس بھائی کی تعریف ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَصَبْتُمْ خَیْرًا بَجِیْلًا: قبر والو تم پر سلام تم نے بڑی خوبی کمائی۔

فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ وَقَالَ بَجَلِیْ مِنَ الدُّنْیَا: اس نے کچھ کھجوریں جو ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور کہنے لگا بس دنیا میں سے مجھے یہی کافی ہیں۔

فَقَطَعُوْا اَبْجَلَہٗ: سعد بن معاذ کے ہاتھ کی رگ انھوں نے کاٹ ڈالی

اَمَّا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ فَاَوْمٰی جِبْرَئِیْلُ اِلٰی اَبْجَلِہٖ: ولید بن مغیرہ کی تو رگ کی طرف جبریل نے اشارہ کیا (اس کی رگ کٹ گئی اور واصلِ جہنم ہوا)

بَجِیْلَۃُ خَیْرٌ مِّنْ رِعْلٍ وَذَکْوَانَ: بجیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان۔ قبیلوں سے بہتر ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَبْجَلُ وَلَا یَبْجِلُ: مسلمان نہ تو بہتان لگاتا ہے اور نہ جلدی کرتا ہے۔

نَحْنُ بَنِیْ ضَبَّۃِ اَصْحَابَ الْجَمَلِ رُدُّوْا عَلَیْنَا شَیْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ: (شاعر کہتا ہے) ہم بنی ضبہ والے اصحابِ جمل ہیں ہمیں ہمارے بڑے کو واپس دے دو پھر ہم بس کرتے ہیں۔

بَجْمٌ یا **بُجُوْمٌ**: خاموش ہو جانا (زبان کی رکاوٹ سے یا گھبراہٹ سے یا عاجزی سے یا ڈر سے یا ہیبت سے)، دیر کرنا، منقبض ہونا،

تَبْجِیْمٌ: دیر کرنا، منقبض ہونا، تیز نظر کرنا۔

اَلْبَجْمُ: بڑی جماعت، جھاؤ کا پھل

بَجْنٌ: ایک قسم کی چھوٹی سفید مچھلی

بُجَاوَۃٌ: حبشیوں کی ایک قسم ہے یا ایک ملک ہے جہاں کے لوگ کالے ہوتے ہیں۔

کَانَ اَسْلَمُ مَوْلٰی عُمَرَ بُجَاوِیًّا: اسلم حضرت عمر کا غلام بجاوہ والا تھا (بجاوی تھا)

باب الباء مع الحاء

بَحْبَحَۃٌ: اُترنا، قرار لینا، آرام سے ٹھیرنا۔

تَبَحْبُحٌ: بیچ میں ہو جانا

بَحْبَاحٌ: جس کا طول و عرض برابر ہو۔

بُحْبُوْحٌ: بیچوں بیچ، درمیان میں

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْکُنَ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ: جس کو یہ اچھا لگے کہ بہشت کے بیچوں بیچ وہ رہے تو جماعت کے ساتھ رہے (جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہ بھی ایک جماعت ہے)

غَزَاھُمْ فِیْ بُحْبُوْحَتِہٖ: ان کے بیچ مقام میں جا کر جہاد کیا۔

اَھْدٰی لَھَا اَکْبُشًا تَبَحْبَحُ فِی الْمِرْبَدِ: اس نے اس کو مینڈھے تحفہ میں بھیجے جو باڑے میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔

تَقَطَّرَ اللِّحَاءُ تَبَحْبَحَ الْحَیَاءُ: درخت کی چھال سے پانی ٹپکا اور پانی زمین میں پھیل گیا۔

بَحْتٌ: سادہ خالص (اس کا مؤنث بَحْتَۃٌ ہے)

خُبْزٌ بَحْتٌ: سادی، روکھی روٹی

عَرَبِیٌّ بَحْتٌ: خالص عرب کا (یعنے ماں باپ دونوں عرب جیسے قُحٌّ ہے)

اِخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا: حضرت عمرؓ نے نری مہندی کا خضاب لگایا (یعنی وسمہ وغیرہ اور کوئی چیز اس میں نہیں ملائی اس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں) -اس روایت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جنہوں نے مرد کے لئے مہندی لگانا منع رکھا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ جہاں کوئی درد پھوڑا وغیرہ ہوتا تو اس پر مہندی

لگاتے اور شادی کے دنوں میں زردی کا استعمال قدیم زمانے سے رائج ہے۔ عبد الرحمٰن بن عوف آئے تو آپ نے زردی کا نشان اُن پر دیکھ کر فرمایا کہ عبد الرحمٰن یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے شادی کی ہے اِلی آخرہٖ بعضوں نے کہا یہ زردی عبد الرحمٰن نے قصدًا نہیں لگائی تھی بلکہ عورت نے جو زردی لگائی تھی وہ اختلاط کی وجہ سے ان کے بدن یا کپڑے پر لگ گئی تھی اور دوسری حدیث میں مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت وارد ہے لیکن حافظ[1] صاحب نے کہا کہ اس ممانعت میں سے دولھا دلہن کی تخصیص کرلی گئی ہے۔ ان کو زعفران وغیرہ لگانا درست ہے)

وَكَرِهَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُبَاحَتَةَ الْمَاءِ: نرا پانی (جس میں شہد دودھ وغیرہ کچھ نہ ہو) پینا مسلمانوں کے لئے بُرا سمجھا (تاکہ ان کی قوت قائم رہے)

ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ بَحْتٍ: پھر اس کو خالص پانی سے (جس میں بیری کافور وغیرہ نہ ہو) نہلا.....
(اَلْمَاءُ الْقَرَاحُ بھی خالص پانی کو کہتے ہیں)

بُحْتُرٌ: ایک قبیلہ ہے۔

بُحْتُرَةٌ: ایک کھانا جو بیگن اور انڈے سے بنایا جاتا ہے

بُحْتُرٌ اور بُحْتُرِيٌّ: پست قد ٹھوس اعضا والا، گٹھے ہوئے بدن والا۔

بَحْثٌ: کھودنا، تفتیش کرنا، ایک بات کے پیچھے لگنا ڈھونڈھنا۔

مُبَاحَثَةٌ: جھگڑنا، لڑنا، اپنے مطلوب پر دلیل لانا، دوسرے کی دلیل کو توڑنا (جیسے تَبَاحُثٌ ہے)

[1] یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی صاحب فتح الباری شرح بخاری ۱۲ منہ

مَبْحَثَةٌ: بحث اور تحقیق۔

مَبَاحِثُ الْبَقَرِ: خالی اُجاڑ مکان یا نامعلوم مکان

تَرَكْتُهُ مَبَاحِثَ الْبَقَرِ (ایک مثل ہے یعنے ایک نامعلوم جگہ میں میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

بَحَّاثٌ اور بَحُوْثٌ: بہت بحث کرنے والا

سُوْرَةُ الْبَحُوْثِ: سورۃ براۃ کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں منافقوں کے حالات سے بہت بحث کی گئی ہے (بعضوں نے سُوْرَةُ الْبُحُوْثِ بہ ضمہ با نقل کیا ہے جب بحوث بہ فتحہ با ہوگا تو یہ موصوف کی اضافت ہے۔ صفت کی طرف جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ)

اِنَّ غُلَامَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ الْبَحْثَةَ: دو لڑکے مٹی کے کھلونے سے کھیل رہے تھے۔

فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ: حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی سے زمین کھودی

لَيْسَ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّبْحَثُوْا: لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ وہ کھوج لگائیں (جو پانی دیکھیں اس سے وضو کرلیں، جو بچھونا پائیں اس پر نماز پڑھیں)

بَحْثَرَةٌ: کھوج لگانا، جدا جدا کرنا، اُلٹ پلٹ کرنا، نکالنا، کھولنا، بکھیرنا۔

بَحٌّ: یا بَحَحٌ یا بُحُوْحٌ یا بَحَاحٌ یا بَحَاحَةٌ آواز بھاری ہونا، گلا بیٹھ جانا۔

اِبْحَاحٌ: گلا بٹھا دینا، آواز بھاری کر دینا۔

اِبْتِحَاحٌ: ارزانی اور کشادگی میں ہونا۔

بُحَّةٌ: ٹھسکا، خشونت، آواز میں بھاری پن

رَجُلٌ شَحِيْحٌ بَحِيْحٌ: بخیل آدمی

اَبَحُّ: دینار، موٹا، موٹی لکڑی، بھاری آواز والا فال کھولنے کا پانسہ

فَاَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بُجْنَۃٌ: آنحضرت کو ٹھسکا لگا (گلا بند ہوگیا)

مَا بَلَغْنَا الرَّوْحَاءَ حَتّٰی بُجَّتْ اَصْوَاتُنَا: ہم روحا تک نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آوازیں بھاری ہوگئیں (لبیک پکارتے پکارتے گلے بیٹھ گئے)

بَجْدَلَۃٌ: مونڈھا جھک جانا، جلد چلنا، ہلکی دوڑ

بَجْرٌ: چیرنا، کان چیرنا، پھاڑنا، سمندر، دریا، بڑا عالم، بڑا سخی، وہ گھوڑا جو بے لگام خوب دوڑتا ہو

بَجَرٌ: ڈر کر حیران ہونا، بہت پیاسا ہونا، گوشت جاتے رہنا، اونٹ کا دوڑتے دوڑتے ناتواں ہو کر منہ کالا ہو جانا۔

اِبْحَارٌ: سمندر میں سوار ہونا، سل کی بیماری میں مبتلا ہونا، ناک سرخ ہو جانا، پانی نمکین ہونا، زمین کے منافع بہت ہونا۔

تَبَحُّرٌ: علم یا مال میں وسعت اور کثرت

بَاحِرٌ: احمق، مبہوت، خالص سرخ خون، جھوٹا، فضولی، رحم کا خون

بَاحَرٌ: (بفتحہ حاء) ایک بت کا نام

بَاحُوْرٌ: چاند، سخت گرمی۔ ماہ تموز (جولائی کی

بَحَّارٌ: ملاح

بَحِرٌ: جس کو سل کی بیماری ہو۔

بُحْرَانٌ: بیماری میں تغیر کی حالت

بَحْرَيْنِ: بصرے اور عمان کے درمیان ایک مقام ہے۔

اَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ: کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔

فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ: سمندروں کے اس پار ہی نیک اعمال کرتا رہ[1] (یعنی اللہ کے فرض کہیں بھی رہ کر ادا کرے تو کافی ہے)

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ: جہاں دو سمندر ملے ہیں یعنی بحر فارس اور بحر روم اور ایک مشہور لغت کی کتاب کا نام ہے۔ جیسے مجمع البحار از شیخ محمد طاہر

بَحْرَانِ اور بَحْرَيْنِ: ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان (جیسے ابھی بیان ہوا، بعضوں نے بضمہ پڑھا ہے ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ ملک حجاز میں ایک موضع ہے اس کا ذکر عبداللہ بن جحش کے لشکر کے بیان میں ہے)

وَكَتَبَ لَهُمْ بِبَحْرِهِمْ: ان کا ملک انہی کو لکھ دیا (یعنی ان کی حکومت قائم رکھی)

اِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا: یہ اِنْ مخففہ ہے اِنَّ کا) یعنی ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (جیسے دریا کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گھوڑے کی دوڑ ختم نہیں ہوتی یا بے تکان چلتا ہے جیسے دریا بہتا ہے)

لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا: سمندر کا سفر نہ کر مگر حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے۔[1] (یہ نہی تنزیہی ہے اور سب علماء نے بنص قرآنی تجارت اور سیاحت اور تحصیل علوم کے لئے سمندر کا سفر جائز رکھا ہے)

اَبِيْ ذٰلِكَ الْبَحْرُ: اس دریائے علم (یعنی ابن عباس) نے اس کا انکار کیا۔

حَتّٰى تَرَى الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ: جب تک خوب سرخ غلیظ خون نہ دیکھے یعنی رحم کا خون (بحر رحم کے قعر گڑھے) کو بھی کہتے ہیں) (بعضوں نے کہا دریا کی طرح بہتا ہوا خون)

۱؎ یعنی خدا کی بندگی کسی خالی جگہ ہونے یا نہ ہونے سے تعلق نہیں رکھتی جہاں ہو وہیں عبادت کر، چاہے گھر پہ ہو یا باہر خدا تیرے اعمال کم نہ کرے گا ۱۲ مص

۱؎ سمندر کے سفر سے جہاں تک ہو سکے، اجتناب کرنے کو اسلئے منع کیا ہے کہ وہ خطرات سے پر ہوتا ہے ۱۲ مص

ثُمَّ بَحَرَهَا: پھر اس کو یعنے زمزم کے کنوئیں کو چیر دیا اور کشادہ کر دیا (اس لئے کہ وہ خشک نہ ہو)

قَتَلَ رَجُلًا بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ: ایک شخص کو بحرۃ رغا میں مار ڈالا (بحرۃ رغا ایک بستی کا نام ہے)۔

وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ: اس شہر (یعنی مدینہ طیبہ) کے لوگوں نے یہ ٹھہرالیا تھا کہ عبداللہ بن اُبَیّ (منافق) پر سرداری کا پگڑ (عمامہ) باندھیں (ایک روایت میں اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر سر پر بادشاہت کا تاج رکھیں)

بَحِيْرَةٌ: وہ اونٹنی جو دس مادہ بچے جنتی تو اسے بتوں کے نام پر یونہی چھوڑ دیتے نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ مہمان کے سوا کوئی اور اس کا دودھ پیتا اور اس کا نام سائبہ رکھتے اور اسکے بعد اگر وہ کوئی اور مادہ بچہ جنتی تو اسکے کان چیر دیتے اور جو جانور اس کی ماں کے ساتھ حرام ہوتیں وہی اسی کے ساتھ حرام ہوتیں اور اس کو بحیرۃ کہتے ہیں۔ (اس کی جمع بُحُرٌ اور بَحَائِرُ ہے)

بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ: ایک دریا جو شام میں ہے اس کو نہر اردن بھی کہتے ہیں اس کا پانی شیریں ہے۔

بَاحَرُ: ایک بُت کا نام ہے (جیسے اوپر گذر چکا)[1]

هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً اٰذَانُهَا فَتَشُقُّ فِيْهَا وَتَقُوْلُ بُحُرٌ: تیرے اونٹ پورے کان والے پیدا ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان چیرتا ہے اور کہتا ہے وہ بحیرہ ہیں (یہ حضور نے ابی الاحوص کے والد سے فرمایا)

بَحْشٌ: جمع ہونا یا کھودنا (جیسے تَحَبُّشٌ ہے)

بَحْظَلَةٌ: کودنا (چوہے کی طرح) اُچھلنا

بَحْنَانَةٌ: آگ کا شعلہ

بَحْوَنَةٌ: ٹھگنی عورت، بڑے پیٹ کی مشک

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَخْرُجُ بَحْنَانَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَتَلْتَقِطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ: قیامت کے دن دوزخ سے ایک شعلہ نکلے گا او رمنافقوں کو اس طرح چن لے گا جیسے کبوتر کڑکسم (کے بیج) چن لیتا ہے۔

باب الباء مع الخاء

بَخْ: (اسم فعل ہے یعنے) یہ کام بڑا ہوا (یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب تعریف اور تحسین اور تعجب کرنا مقصود ہوتا ہے یا فخر اور مدح کے لئے جیسے واہ واہ اُردو زبان میں اور جب مبالغہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو دو بار کہتے ہیں بَخْ بَخْ یا بَخٍ بَخٍ یا بَخٍّ بَخٍّ)

بَخْبَخْتُ الرَّجُلَ: یعنے میں نے فلاں شخص کے لئے بخ بخ کہا (آفرین شاباش یا واہ واہ کہا) (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قَالَ رَجُلٌ بَخٍ بَخٍ: آپ نے یہ آیت پڑھی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ[2] ایک شخص بولا بخ بخ (یعنی واہ واہ کیا عمدہ نعمت ہے)

بَخْبَخَةٌ: اونٹ کا آواز کرنا، بلبلانا، بڑبڑانا۔ گرمی کی تیزی کم ہوجانا۔

بَخْبِخُوْا: یعنی ٹھنڈا کرو۔

بَخْتٌ: مارنا۔

بُخِتَ: نامرد یا بزدل ہوا۔

---

[1] بَاحَرُ کے بجائے بَاجَرُ بھی مروی ہے ملاحظہ ہو مادہ بجر ۱۲ منہ [2] ترجمہ: (اے لوگو!) اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان (کا پھیلاؤ) (بنی سجائی) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو..... (آل عمران: ۱۳۳) ۱۲ منہ

تَبْغِیْتٌ ، لاجواب کر دینا خاموش کر دینا (جیسے تَبْلِیْتٌ ہے)

بَخْتٌ : خط، نصیبہ، قسمت، تقدیر

بُخْتِیَّۃٌ : لمبی گردن والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو

بُخْتِی۔ ایسا نر اونٹ جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو (یہ بخت نصر کی طرف منسوب ہے)

بُخْتٌ اور بَخَاتِیُّ جمع ہے)

بَخِیْتٌ : محظوظ مقدر والا، بانصیب خوش قسمت (جیسے مَبْخُوْتٌ ہے)

فَاُوْتِیَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ بُخْتِیَّۃً ۔ ایک چور آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا جس نے "بختی" اونٹنی چرائی تھی

رُءُوْسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ : ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے (بڑے بڑے جوڑے (دوپٹے اوڑھنیاں) اور موباف سر پر لگائیں گی)

فِی الْاِبِلِ الْبُخْتِ السَّآئِمَۃِ مِثْلُ مَا فِی الْاِبِلِ الْعَرَبِیَّۃِ : بختی چرنے والے اونٹوں میں ویسی ہی زکوٰۃ ہے جیسے عربی اونٹوں میں ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ وَادِیًا مِّنْ ذَھَبٍ حَمَاہُ بِاَضْعَفِ خَلْقِہِ النَّمْلِ فَلَوْرَامَہُ الْبَخَاتِیُّ لَمْ تَصِلْ اِلَیْہِ ، اللہ کا ایک سونے کا میدان ہے اور اُس پر اس نے اپنی ایک ناتوان مخلوق چیونٹیوں کا پہرہ رکھا ہے اگر بختی اُونٹ وہاں تک پہنچنا چاہیں تو (وہ بھی وہاں) پہنچ نہ سکیں گے (یعنی اتنی بھاری بھرکم مخلوق ہوتے ہوئے خدا کی مقرر کردہ پہرہ دار چیونٹیوں سے بچکر نہیں نکل سکتے وہ انہیں روک لینگی)

بُخْتُجٌ یا مُخْتُجٌ : پکایا ہوا شیرہ (کھجور یا انگور کا) یا وہ شیرہ جس کا تہائی حصہ جل گیا ہو (یہ پختہ کلمہ فارسی کا معرب ہے)

اَھْدٰی اِلَیْہِ بُخْتُجٌ فَکَانَ یَشْرَبُہٗ مَعَ الْعَکَرِ : آپ کے پاس شیرہ تحفہ بھیجا گیا آپ تلچھٹ سمیت اس کو پیتے (ایسا نہ ہو کہ صاف کرنے سے اس میں تیزی یا نشہ آجائے)

سَأَلْتُہٗ عَنِ الْبُخْتُجِ فَقَالَ اِذَا کَانَ حُلْوًا یَّخْضِبُ الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُہٗ میں نے آپ سے پوچھا بختج پینا کیسا ہے فرمایا اگر شیرین ہو برتن کو رنگین کر دے تو اس کو پی سکتے ہو۔

بَخْتَرَۃٌ یا تَبَخْتُرٌ : اکڑ کر ناز و انداز سے چلنا تکبر اور غرور کے ساتھ چلنا

بِخْتِیْرٌ : اکڑ کر غرور کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والا یا جس کا جسم خوبصورت ہو

جَمِیْلُ الْمُحَیَّا بَخْتَرِیٌّ اِذَا مَشٰی : خوب رو اور حسین جب چلے تو اکڑ کر چلے۔ (بَخْتَرِی بمعنی بِخْتِیْرٌ ہے) (جب یزید بن مہلب قید ہوکر حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے یہ کہا یزید نے جواب دیا) وَفِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْکِبَیْنِ شِنَاقٌ یعنے جب زرہ پہنے تو اسکے مونڈھے بھاری بھرکم اور قد لمبا)

بَخْتَرَۃٌ : جُدا جُدا کر دینا۔

تَبَخْتُرٌ : جدا جدا ہو جانا۔

بَخْثَنَۃٌ ، دیر کرنا۔

بَخٌّ ، تعجب اور غرور کرنا، غصہ تھم جانا، خراٹے لینا۔ غصہ ٹھنڈا کرنا۔

بَخَنْدَاۃٌ : وہ عورت جس کی پنڈلی پُرگوشت اور اُبھری ہوئی ہو۔

قَامَتْ تُرِیْکَ خَشْیَۃَ اَنْ تَصْرِمَا سَاقًا بَخَنْدَاۃً وَّ کَعْبًا اَدْرَمَا : وہ عورت کھڑی ہو اس ڈر سے کہ کہیں تو اس کو چھوڑ نہ دے اپنی اُبھری

ہوئی پُرگوشت پنڈلی اور برابر اور ہموار ٹخنہ تجھ کو
دکھانے لگی (یہ شعر ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے
اور یہ عجاج نے گایا ہے۔ عرب لوگ موٹی اور
پُرگوشت عورتوں کو پسند کرتے ہیں)

اِبْخَنْدَی الْبَعِیْرُ: اُونٹ بڑا اور پُرگوشت ہوا

بَخْرٌ: بھاپ نکلنا دُھواں بلند ہونا

بَخَرٌ: گندہ دہن ہونا، مُنہ میں بدبو ہونا

تَبْخِیْرٌ: بھاپ نکلنا دھواں دینا

اِبْخَارٌ: گندہ دہن کرنا

بُخَارٌ: بھاپ جو گرم چیز سے نکلے.

بَخُوْرٌ: جس کا دھواں (دھونی) لیا جائے
جیسے عود عنبر، لوبان وغیرہ

بَخُوْرُ مَرْیَمَ: ایک بُوٹی ہے اس کا پھول
سرخ گلاب کی طرح ہوتا ہے اور کبھی سفید
بھی ہوتا ہے۔ (CYCLAMEN)

مِبْخَرَةٌ: انگیٹھی، عود دان، عود سوز

اِیَّاکُمْ وَنَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَبْخَرَةٌ
مَجْفَرَةٌ مَجْعَرَةٌ، صبح کے وقت سونے سے
بچے رہو اس سے گندہ دہنی (مُنہ کی بدبو) اور بے شہوتی
اور خشکی پیدا ہوتی ہے.

اِیَّاكَ وَكُلَّ مَجْفَرَةٍ مَبْخَرَةٍ: ایسی ہر
عورت سے بچا رہ جس کے جسم سے اور مُنہ سے بدبو
آتی ہو۔ (بعضوں نے مَجْفَرَة یا مُجْفِرَة سے موٹی عورت
مُراد لی ہے)

لَاَجْعَلَنَّ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةَ الْبَخْرَآءَ حُمَمَةً
سَوْدَآءَ (یہ معاویہ کا قول ہے) یعنی میں بھاپ
والے قسطنطنیہ کو جلا کر کالا کوئلہ کردوں گا (بھاپ
والے سے یہ غرض ہے کہ سمندر کی بھاپ وہاں
نکلتی ہے)

تَبَخُّرٌ: وہ چیز جس کو جلا کر اس کا دھواں لیں
(بعضوں نے کہا خوشبو کو جلا کر اس کا دُھواں
لینا)

اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ: (کوئی اس زمانے میں
سود نہ کھائے گا) تو سُود کی بھاپ ہی اس کو لگ
جائے گی (مثلاً دوسرے کو سُود کھلائے یا سود کا
فیصلہ کرے گا یا سود کا وکیل یا گواہ بنے گا وغیرہ وغیرہ)
مترجم کہتا ہے یہ ہمارا زمانہ ہے جس میں سود
سے بچنا ایسا دشوار ہوگیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں
آدمیوں میں شاید ہی کوئی خدا کا بندہ سود سے
بچا ہو. اگر خود سُود نہیں کھاتا تو دوسرے کو سود
کھلاتا ہے یا سُود کے مقدموں میں حاکم، شاہد
یا وکیل ہوتا ہے اور ہمارے زمانہ میں بعضے
مولویوں نے غضب کیا ہے انہوں نے یہ لکھ
مارا ہے کہ حرام سود وہ ہے جو اصل سے زیادہ لیا
جائے دوگنا تگنا (یعنی سود در سود) اور ہلکا سود
حرام نہیں ہے مثلاً آٹھ آنے سینکڑا یا روپیہ
سینکڑا جس کا مجموعی حصہ اصل رقم سے نہ بڑھے
حالانکہ یہ صراحتًا باطل ہے سود مطلقًا حرام
ہے ہلکا ہو یا بھاری اور بعضے بے دین مولوی
جو نیچریت پر دلدادہ ہیں یوں لکھتے ہیں کہ اسلام
کو تباہ کرنے والا اور بدنام کرنے والا سود کا مسئلہ
ہے یعنے سود کی حرمت کی وجہ سے مسلمان نہ تجارت
میں ترقی کرسکتے ہیں نہ مال و دولت میں لیکن
وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ جو مسلمان سود نہیں
کھاتے تھے مثلاً صحابہ تابعین سلف صالحین
وغیرہ انہوں نے مال دولت حکومت عزت
وشوکت وغیرہ میں سود خوار مسلمانوں سے
کہیں زیادہ ترقی کی تھی جب سے سود کھانے لگے تو

بنیے بن گئے اور ساری عزت اور حکومت خاک میں مل گئی۔[۱]

بَخْرٌ : چھوڑ دینا۔

اَبْخَارٌ : ایک گروہ کا نام ہے۔

بَخْسٌ : کم کرنا، ظلم کرنا، چھوڑ دینا، زکوٰۃ کے سوا ظلم سے کوئی محصول لینا، ماپ تول میں کمی کرنا۔

تَبْخِیْسٌ اور تَبَخُّسٌ : کم ہونا۔

تَبَاخُسٌ : ایک دوسرے کو نقصان دینا۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْہِ الرِّبٰوا بِالْبَیْعِ وَالْخَمْرُ بِالنَّبِیْذِ وَالْبَخْسُ بِالزَّکٰوۃِ : ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ سود کو بیع[۲] اور شراب کو نبیذ اور بخس کو زکوٰۃ کہکر حلال کریں گے (ناجائز محصولات رعایا سے لیکر اس کو زکوٰۃ کہیں گے)

بَخَسَتْ صَلٰوتُہٗ : اس کی نماز ناقص ہو گئی

بَخْشٌ : سوراخ کرنا۔

بُخْشٌ : سوراخ

بَخْشِیْش : عطیہ انعام

بَخْصٌ : اُکھیڑ لینا، نکال لینا۔

بَخَصٌ : تلوے اور ایڑی کا کم گوشت ہونا۔

تَبَخُّصٌ : تیز نظر کرنا، آنکھ لگانا، پلک اُلٹ جانا

کَانَ مَبْخُوْصَ الْقَدَمَیْنِ : آنحضرتؐ کے پاؤں کم گوشت تھے۔

کَانَ مَبْخُوْصَ الْعَقِبَیْنِ : آپ کی ایڑیاں کم گوشت تھیں (بعضوں نے مَنْهُوْصَ نون اور حائے حطی اور ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے یہ نحض سے نکلا ہے. نَحْضٌ کہتے ہیں ہڈی پر سے گوشت اتار لینے کو)

لَوْ سَکَتَ عَنْهَا لَتَبَخَّصَ لَهَا رِجَالٌ فَقَالُوْا مَا صَمَدٌ : اگر اللہ تعالیٰ (سورۃ اخلاص میں) صَمَد کے معنی خود بیان نہ کر دیتا (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ) تو لوگوں کی آنکھیں (حیرت سے) اُدھر لگ جاتیں اور کہتے صَمَد کے کیا معنی (یہ تَبَخُّص سے نکلا ہے بَخَصْ اُس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو نیچے والی پلک کے تلے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آدمی تعجب یا انکار سے تیز نگاہ کرے ٹکٹکی باندھے اور پاؤں کے گوشت کو بھی اور اونٹ کے کھر کو اور انگلیوں کی جڑوں کے اس گوشت کو جو ہتھیلی سے متصل ہوں اور اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو بگڑ کر اس میں سفیدی آگئی ہو)

بَخْعٌ : غم یا غصہ سے مار ڈالنا، ہلکان میں ڈالنا۔ کنواں اتنا کھودنا کہ پانی نکل آئے، نصیحت خلاص اور مبالغہ سے کرنا، خالص خیرخواہی کرنا، ہر سال برابر زمین میں کھیتی کرنا، اس کو خالی نہ چھوڑنا تصدیق کرنا، ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا۔ یعنی گردن کی نس کاٹ ڈالنا

بَخَاعَۃٌ اور بُخُوْعٌ : اقرار کرنا، حق کے سامنے جھک جانا، عاجزی کرنا، نامراد پھیر دینا

بِخَاع : ایک رگ جو پشت میں ہے اور جو گردن میں بھی آتی ہے۔

اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَّاَبْخَعُ طَاعَۃً : یمن والے تمہارے پاس آئیں گے ان کے دل نرم ہیں اور بڑے اطاعت گزار لوگ ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ یَبْخَعُ لَنَا بِطَاعَۃٍ : وہ بھی

---

[۱] اور بعضے بے دین مولوی دار الحرب میں سود کھانے اور کھلانے کو حلال کہتے ہیں حالانکہ صریح حرام ہے۔ اس مسئلہ (سود) پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس سلسلہ میں ان کا مطالعہ مفید ہوگا ۱۲ مص

[۲] بیع یعنی خرید و فروخت تجارت اور نبیذ یعنی شیرہ کھجور یا انگور کا پکا ہوا، اور بخس یعنی ناجائز ٹیکس ۱۲ مص

جو پہلے اچھی طرح ہمارا مطیع نہ تھا۔

بَخَعَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُكُلَهَا: حضرت عمرؓ نے رُوئے زمین کے رہنے والوں کو مغلوب کیا تو اس نے اپنے سب میوے اُگل دیئے۔ (یعنے خزانے اور ملک سب حوالے کر دیئے)

بَخَعْتُ الْاَرْضَ بِالزِّرَاعَةِ: میں نے زمین میں پے در پے کھیتی کی (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)

بَخَعَ الذَّبِيْحَةَ: جانور کا گلا اتنا کاٹا کہ بخاع تک پہنچ گیا (بخاع کے معنی ابھی بیان ہوئے) (ایک دوسرا لفظ ہے نَخَعَ الذَّبِيْحَةَ جانور کو اتنا کاٹا کہ حرام مغز تک پہنچ گیا یعنی پہلے سے کم)

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ: تو غم سے اپنی جان کو ہلکان میں ڈالنے والا ہے۔

بَخْقٌ: کانا کرنا۔

بَخَقٌ: بینائی جاتی رہنا اور آنکھ قائم رہنا، کانا ہونا، آنکھ پھوٹنا۔

اِبْخَاقٌ: آنکھ پھوڑنا۔

اِنْبِخَاقٌ: باہر نکل آنا۔

بُخَاقٌ: نر بھیڑیا (لانڈ کا)

فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَا بُخِقَتْ مِائَةُ دِيْنَارٍ: اگر آنکھ قائم رہے اور اس کی بینائی کھو دی جائے (کانا کر دیا جائے) تو سو دینار (دیت کے) دینے ہوں گے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کسی کی آنکھ ظاہر میں صحیح و سالم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو ایسی آنکھ کو اگر کوئی نکال لے تو دیت کے سو دینار دینے ہوں گے)

نَهٰى عَنِ الْبَخْقَاءِ فِي الْاَضَاحِيْ: قربانی میں کانی بکری دینے سے آپ نے منع فرمایا۔

كَانَ نَاتِئَ الْوَجْنَةِ بَاخِقَ الْعَيْنِ: احنف کے کلے پھولے ہوئے تھے آنکھ کانی تھی

بُخْنُقٌ: کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لئے عورتیں سر پر ڈالتی ہیں۔ زنانہ سربند (بعضوں نے کہا چھوٹی ٹوپی کنٹوپ)

بُخْلٌ یا بَخَلٌ: امساک کرنا روکنا، کنجوسی و بخیلی کرنا (اس کی ضد کرم (سخاوت) ہے)۔

تَبْخِيْلٌ: بخیل کہنا بخل کی نسبت کرنا۔

اِبْخَالٌ: کسی کو بخیل پانا۔

بَاخِلٌ: بخیل، کنجوس (اس کی جمع بُخَّلٌ ہے)

بُخْلٌ اور بُخُلٌ اور بَخْلٌ اور بَخَلٌ اور بُخُوْلٌ: (سب کے ایک معنی ہیں یعنی بخیلی * امساک اور کنجوسی (اس کی ضد جُود اور کرم اور سخاوت ہے)

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ: اولاد آدمی کو بخیل کر دیتی ہے نامرد کر دیتی ہے (اولاد کی محبت سے مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے، جنگ میں مارے جانے سے ڈرتا ہے)

اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ: تم بخیلی اور نامردی کرتے ہو۔

فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ اَوْ تَبْخَلَ عَنِّيْ: یا تو تم مجھ کو دو یا مجھ کو نہ دینے کی وجہ سے بخیل بنو۔

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ اِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ: بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے (میرا نام اسکے سامنے لیا جائے) اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ایسا شخص بڑا بخیل ہے کیونکہ درود بھیجنے میں گرہ سے کچھ خرچ نہیں ہوتا صرف زبان کو ہلانا پڑتا ہے اس میں بھی

وہ بخل کرتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ ہے جو اس سے بھی خوش نہ ہو کہ کوئی اس پر سخاوت کرے اور دوسرے پر سخاوت کرنے سے جو خوش نہ ہو وہ چھوٹا بخیل ہے
اَوَ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ: تجھ کو کیا معلوم شاید اس نے اس بات میں بخیلی کی ہو جس میں اس کی گرہ سے کچھ نہیں جاتا تھا (یعنے کسی کے لئے کلمۃ الخیر کہنے میں یا دین کی بات بتلانے میں یا دین کا علم سکھانے میں یا حدیث یا تفسیر کی کتاب بکوا دینے میں اس کو شائع کرا دینے میں)

باب الباء مع الدال

بَدْءٌ: شروع کرنا، پیدا کرنا، ایجاد کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا۔
تَبْدِیْءٌ: شروع کرانا، مقدم کرنا، فضیلت دینا
اِبْدَاءٌ: نادر بات لانا ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا، پیدا کرنا ابتداءً
اِبْتِدَاءٌ: شروع کرنا۔
اَلْمُبْدِیُٔ: اللہ کا ایک نام ہے یعنی خلقت کا شروع کرنے والا جس کا نمونہ پہلے سے کچھ نہ تھا۔
اَلْمُعِیْدُ: پھر لوٹانے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا
اِنَّہٗ نَفَّلَ فِی الْبَدْأَۃِ الرُّبُعَ وَفِی الرَّجْعَۃِ الثُّلُثَ: آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لشکر کی ٹکڑی دشمن پر شروع میں حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو چوتھائی مال (علاوہ تقسیم کے) بطور انعام کے ملے گا اور جو ٹکڑی لوٹتے وقت (گھر کو آتے وقت) دشمن پر حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو تہائی مال بطور انعام کے ملے گا (کیونکہ لوٹتے وقت آدمی کو گھر بار میں آنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہمت اور قوت میں فتور آجاتا ہے ایسے وقت میں دشمن پر حملہ کرنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس کا صلہ زیادہ مقرر کیا)،
لَیَضْرِبُنَّکُمْ عَلَی الدِّیْنِ عَوْدًا کَمَا ضَرَبْتُمُوْھُمْ عَلَیْہِ بَدْءًا: عرب لوگو! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عجم کے لوگ تم کو مار کر دوبارہ اسلام کی طرف پھیریں گے جیسے شروع اسلام میں تم نے ان کو مار کر مسلمان بنایا۔
یَکُوْنُ لَھُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثُنْیَاہُ یا ثَنَاہُ: گناہ کا شروع اور آخر وہی کریں یعنی ماہ حرام میں وہ بھی کعبہ کے پاس لڑنے کا جو گناہ ہے ابتدا سے آخر تک انہی پر پڑے۔
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْھَمَھَا وَقَفِیْزَھَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَھَا وَدِیْنَارَھَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّھَا وَعُدْتُمْ مِّنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ: عراق والوں نے اپنا روپیہ اور قفیز (قفیز اور مدیہ اور اردب یہ سب ماپ ہیں) روک دیا اور شام نے اپنا مدیہ اور دینار روک دیا اور مصر نے اپنا اردب روک دیا (یعنے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عراق اور شام اور مصر سب اسلامی حکومت کے قبضہ سے نکل جائیں گے اور یہ سب ملک اپنا مال اور غلہ حجاز میں لے جانا بند کر دیں گے (یا تو مسلمان ہونے کی وجہ سے جو جزیہ ان پر مقرر ہوگا وہ موقوف ہو جائے گا یا حاکم اسلام سے باغی ہو جائیں گے) اور جہاں سے تم نے ابتدا کی تھی وہیں پھر لوٹ کر جا رہو گے (مکہ اور مدینہ میں اسلام رہ جائے گا

یہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی)

اَلْخَیْلُ مُبْدَاَۃٌ یَا مَبْدَاۃٌ یَوْمَ الْوِرْدِ: جس دن جانوروں کو پانی پلایا جائے پہلے گھوڑوں کو پانی پلایا جائے۔

فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ بُدِئَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جس دن آنحضرتؐ کی بیماری شروع ہوئی۔

فَانْطَلَقَ اِلٰی اَحَدِھِمْ بَادِیَ الرَّأْیِ فَقَتَلَہٗ، حضرت خضر بن سوچے سمجھے ایک بچے کی طرف گئے اس کو مار ڈالا۔

حَرِیْمُ الْبِئْرِ الْبَدِیْءِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ: جو کنواں تازہ اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا ہو اس کا احاطہ پچیس ۲۵ ہاتھ ہوگا۔

بَدَأَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کے آزمانے کا ارادہ فرمایا (بعضوں نے بَدَا بغیر الف سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ بدا کے معنی ایک چیز کا حال ٹھیک اب معلوم ہونا پہلے معلوم نہ ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور گمراہ فرقوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھا ہے)

کَیْفَ کَانَ بَدْأُ الْوَحْیِ: آنحضرتؐ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا۔

بَدْأُ الْاَذَانِ: اذان شروع ہونے کا بیان (بعضوں نے بُدُوُّ الْاَذَانِ روایت کیا ہے یعنے اذان معلوم ہونے کا بیان)

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِھَا: میوے کو اس کی پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

اَوَّلُ مَا بُدِئَ، پہلے جو شروع ہوا۔

اِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَہٗ شَرْطُہٗ: اگر کوئی پہلے "انت طالق" کہے پھر "ان دخلت الدار" تب بھی طلاق مشروط ہوگی جیسے یوں کہے "ان دخلت الدار فانت طالق"۔

بَدَأَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اَخَّرَ: طلاق کو مقدم کرے اور شرط کو بعد (یا طلاق کو بعد بیان کرے اور شرط کو پہلے دونوں صورتیں برابر ہیں)

مترجم یعنی طلاق شرط پر معلق رہے گی یہ فقہا کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ طلاق اسی صورت میں پڑتی ہے جب سنت کے موافق ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وطی نہ کی ہو اور جو شخص خلافِ سنت طلاق دے یا تینوں طلاق ایک ہی بار دے دے یا سخت غصہ کی حالت میں جس میں ہوش و حواس نہ رہے ہوں یا مشروطی طلاق دے مثلاً یوں کہے اگر تو ایسا کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت وہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر نشہ کی حالت میں یا زبردستی سے مجبور ہو کر طلاق دے یا سوتے میں تو بھی طلاق نہ پڑے گی بعضے اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر تینوں طلاق ایک ہی بار یا ایک ہی طہر میں دیدے تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور یہی قول مرجح ہے اور اسی کو محققین اہل حدیث نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہؒ نے کہا اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو مناسبت ہو مثلاً اگر فلاں شخص سے بات کرے گی یا اس کو گھر میں آنے دیگی یا اسکے گھر میں جاتے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں جب شرط پائی جائے تو طلاق پڑ جائیگی اور اگر ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق

کو کچھ مناسبت نہ ہو مثلاً کہے اگر تو انار کھائے گی
تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ تعلیق باطل ہوگی اور طلاق
نہ پڑے گی۔

بَدَأَ الْخَلْقَ : خلقت کیونکر شروع ہوئی۔

يَبْدَأُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ : غسل میں پہلے
سر اور منہ سے شروع کرتے یہاں اتنی عبارت
محذوف ہے اور بدن کے نیچے کے حصے کو اخیر
میں دھوتے)

فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهٗ : میں نے قصد کیا کہ
گفتگو شروع کروں (ایک روایت میں فَأُنَادِيَهٗ
ہے یعنے اس کو پکاروں)

أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ : پہلے جس نے شروع کیا

بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا ، شروع میں اسلام
کمزور تھا (اس میں غریب لوگ شریک ہوتے تھے)

بَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
مَبْدَأَهٗ یا مُبْدَأَهٗ : آنحضرتؐ حج شروع
کرتے وقت رات کو مدینہ سے نکلکر ذوالحلیفہ میں رہے

أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ : پہلے نماز شروع
کرنا (جو آنحضرتؐ اور خلفاء کا طریق تھا) کہاں گیا

بَدْءٌ اور بَدْأَةٌ اونٹ کے ایک حصے کو
بھی کہتے ہیں جس کو کاٹیں (بارہ حصے ہیں مشرکین قمار بازی
کیا کرتے ہیں)

إِفْعَلْ بَادِيَ بَدْءٍ یا بَادِيَ بَدِيْءٍ : تو ہی اس کام کی ابتدا کر

نَسِيَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَهٰى ، شروع اور اخیر
دونوں کو بھول گیا

وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ : اور جیسے
تم شروع (یعنے علم الٰہی) میں تھے ویسے ہی ہوگئے
(اسلام لائے) یا کچھ عرصہ بعد کفر میں لوٹ جاؤ گے۔

رَجَعَ عَوْدُهٗ عَلٰى بَدْئِهٖ : جدھر سے آیا اُدھر
ہی گیا۔

فُلَانٌ مَا يُبْدِئُ وَمَا يُعِيْدُ : فلاں شخص
نہ شروع میں کوئی بات کرتا ہے نہ بات کا جواب
دیتا ہے۔

بَدْءٌ : پہلے سردار کو اور ثُنْيَانٌ : دوسرے
سردار کو (جس کا رتبہ اس کے بعد ہو سیکنڈ ان کمانڈ کو کہتے ہیں)

بَادِيَة : جنگل

بَدَوِيٌّ : جنگل کا رہنے والا گنوار

أُبْدُوْج : نمدہ جو زین کے تلے رکھتے ہیں تاکہ گھوڑے
کی پیٹھ زخمی نہ ہو۔

وَقَطَعَ أُبْدُوْجَ سَرْجِهٖ : زبیر نے دن خندق
کے نوفل بن عبداللہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کے
دو ٹکڑے کر دیئے، اس کی زین کا نمدہ بھی کاٹ ڈالا

بَدْحٌ : کھول دینا، کشادہ کرنا۔

بُدُوْحٌ : کاٹنا پھاڑنا، پیش آنا، فاش کرنا، کشادہ
کرنا، تھک جانا، اچھی چال سے چلنا۔

بَدَاحٌ : کشادہ اور نرم زمین

قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَيْلَكِ فَلَا تَبْدَحِيْهِ :
بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا قرآن نے
تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (وقرن فی بیوتکن) تو
اس کو مت پھیلاؤ (لڑائی جھگڑے کے لئے باہر نہ
نکلو ایک روایت میں فَلَا تَبْدَحِيْهِ ہے معنی
وہی ہیں۔ مجمع البحرین میں فَلَا تَبْدَحِيْهِ ہے۔

بَدْجٌ ، بجیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں۔

بَدَحَ بِهٖ ، جب کوئی شخص کسی بات کو کھول دے

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَمَازَحُوْنَ وَيَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّيْخِ
آنحضرتؐ کے اصحاب آپس میں دل لگی کرتے تھے ایک
دوسرے کو خربوزہ سے مارتے تھے۔

بَدٌّ: پریشان کرنا، دُور رکھنا، جُدا کرنا۔
اِبْدَادٌ: لمبا کرنا، پھیلانا، دینا، بانٹنا۔
بِدٌّ: برابر والا جیسے نِدٌّ ہے۔
بِدَّةٌ: قوت اور طاقت
بُدَّةٌ: حصہ۔
بُدٌّ: چارہ اور علاج
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَدَّ یَدَہٗ اِلَی الْاَرْضِ فَاَخَذَ قَبْضَۃً: آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف لمبا کیا اور ایک مٹی خاک اُٹھائی (یعنی حنین کے دن)
کَانَ یُبِدُّ ضَبْعَیْہِ فِی السُّجُوْدِ: آپ اپنے دونوں بازوؤں کو سجدے میں (پیٹ سے) دور رکھتے تھے۔
فَاَبَدَّ بَصَرَہٗ اِلَی السِّوَاکِ: آپ نے اپنی نگاہ مسواک کی طرف لگائی۔
دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ وَھُوَ یُبِدُّنِیَ النَّظَرَ ابن عباس نے کہا میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا وہ میری طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے (جس کام کو انہوں نے مجھکو بھیجا تھا اس کا حال دریافت کرنے کے لئے ہوئے)
اَللّٰھُمَّ اَحْصِہِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بِدَدًا اللہ ان کا شمار پورا کرلے اور ان کو حصے حصے کرکے یا ایک ایک کرکے مارڈال۔
فَتَبَدَّدُوْہُ بَیْنَھُمْ: انہوں نے اس کو برابر بانٹ لیا۔
بَدًّا بَدًّا: الگ ہو الگ ہو (یہ خالد بن سنان کا قول ہے جب انہوں نے دوزخ کو دیکھا)
بَدَّدَ اللّٰہُ عِظَامَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: اللہ اس کی ہڈیاں قیامت کے دن جدا جدا کردے
وَاقْتُلْ اَعْدَائَھُمْ بِدَدًا: ان کے دشمنوں کو حصے حصے کرکے مارڈال (ایک روایت بَدَدًا بہ فتحہ باء ہے یعنی ایک ایک کرکے ایک کے بعد دوسرے کو)
یَا جَارِیَۃُ اَبِدِّیْھِمْ تَمْرَۃً تَمْرَۃً چھوکری ان کو ایک ایک کھجور بانٹ دے۔
اُبِدُّ: دیتا ہوں۔
فَاسْتَبْدَدْتُمْ عَلَیْنَا: تم نے اکیلے اکیلے الگ ہی خلافت کا انتظام کرلیا (ہم کو صلاح ومشورے میں بھی شریک نہیں کیا)۔ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)
فَلَا تَبُدُّ عِیَالَہٗ عَظْمًا: اس کے بال بچوں کو ایک ہڈی بھی نہیں ملتی (گو ساری بکری اُن میں بانٹ دی جائے)
فَبَدَّ دَلِیْ عَطَاءً: انہوں نے کچھ عطیہ میرے لئے جُدا کیا۔
فَبَدَّدَھُمْ: ان کو تتر بتر کرڈالا۔
بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ: بھلا تقدیر سے بھی کوئی چارہ ہے۔
لَا بُدَّ مِنْ کَذَا: اس کے سوا کیا چارہ ہے
لَمْ نَجِدْ لَکَ بُدًّا مِّنْ کَذَا: ہم نے تیرے لئے اس امر کا کوئی علاج نہیں پایا)
کَانَ حَسَنَ الْبَادِّ اِذَا رَکِبَ: عبداللہ بن زبیر کی ران سواری میں خوب جمتی تھی۔
بَدْرٌ: پورا چاند، پورا جوان، طباق، ایک مقام یا کنواں جہاں پر کافروں سے پہلی جنگ ہوئی تھی
فَرَجَعَ بِھَا تَرْجُفُ بَوَادِرُہٗ: آنحضرتؐ یہ آیتیں سیکھ کر لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے بیچ میں جو گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ پھڑک رہے تھے یعنے ڈر اور رعب کی وجہ
بَوَادِرُ جمع ہے بَادِرَہ کی بَادِرَہ اس کلام کو

بھی کہتے ہیں جو غصہ میں بے اختیار مُنہ سے نکل جائے اور وہ گوشت جو مونڈھے اور گردن کے درمیان ہو

فَابْتَدَرَتْ عَیْنَایَ : میری آنکھیں بہ نکلیں یعنے آنسو رواں ہو گئے۔

کُنَّا لَا نَبِیْعُ التَّمْرَ حَتّٰی یَبْدُرَ : ہم کھجور کو اُس وقت تک نہ بیچتے جب تک وہ پک نہ جاتی

بَیْدَرٌ : کھلیان جہاں پر کھجور توڑ کر اکٹھا کی جاتی ہے۔

فَبَیِّدِرْ کُلَّ تَمْرٍ : ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ کھنہ لگا۔

فَسَلَّمَ اللّٰہُ الْبَیَادِرَ کُلَّھَا : اللہ تعالیٰ نے سب کھیتوں کو سلامت رکھا (بچا دیا اور قرضہ ادا کرا دیا)

اِلٰی کَمْ تَدُوْسُوْنَ ھٰذَا الْبَیْدَرَ : یہ ابن ابی العوجا مردود نے کہا، تم اس کھلیان کو (کھلے کو) کہاں تک روندو گے۔ (یعنی کعبہ کا طواف کب تک کرتے رہو گے)

فَاُتِیَ بِبَدْرٍ فِیْہِ بُقُوْلٌ : آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔

یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ : ستونوں کی طرف لپکتے تھے۔

یَبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُ اَوَّلَ : اسکے لکھنے پر لپکتے ہیں کون پہلے لکھتا ہے۔

بَدَرَہُ الْبُزَاقُ : تھوک نے غلبہ کیا۔

تُبَادِرُ اِبْنًا لَھَا : اپنے ایک بیٹے کے لئے لپکی آ رہی تھی۔

فَاِنْ عَجِلَتْ بِہٖ بَادِرَۃٌ : اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے (مثلاً تھوکنے یا سنکنے کی حاجت پڑ جائے)

غَزْوَۃُ بَدْرٍ : بدر کی لڑائی (بدر ایک آباد موضع ہے مدینے سے چار منزل پر)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا : نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو فتنے ظاہر ہونے سے پہلے (کیونکہ جب فتنے اور فساد پیدا ہو جائیں گے اس وقت شاید نیک اعمال نہ کر سکو)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا : قیامت کی چھ نشانیاں نمود ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو کیونکہ اس وقت نہ توبہ قبول ہو گی نہ نیک اعمال کچھ فائدہ دیں گے۔

لَیْلَۃُ الْبَدْرِ : چودھویں رات چاند کی

وَلَا یَبْدُرُ لَھُمْ اِمَامٌ : اور ان کے لئے کوئی امام ظاہر نہ ہو گا۔

اَلْمُبَادَرَۃُ الْیَمِیْنُ عِنْدَ الْغَضَبِ : غصہ کے وقت قسم کھانا مبادرہ ہے۔

بَدَرَتْ مِنْہُ بَوَادِرُ غَضَبٍ : اس سے غصے کی کئی خطائیں ظاہر ہوئیں

تَبْتَدِرُہٗ خَزَنَۃُ الْجَنَّۃِ : جنت کے داروغہ اس کی طرف لپکیں گے۔

بَدْرَۃٌ : دس ہزار درم

کُلْ مِنْ مَالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُبَادِرٍ : یتیم کے مال میں سے (بقدر ضرورت کے) کھا اسراف نہ کر (اڑا نہ ڈال)

بَدَرَ الْعَاطِسَ یا بَادَرَ الْعَاطِسَ اِلَی الْحَمْدِ : الحمد للہ کہنے میں چھینکنے والے پر بھی سبقت کی

بَدْرِیٌّ : وہ صحابی جو جنگ بدر میں شریک تھا اور وہ مینہ جو جاڑے سے پہلے برسے۔

بَدْعٌ : شروع کرنا، ایک نئی چیز نکالنا یا پیدا کرنا جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو۔ کنواں کھودنا۔

بَدُعَ : موٹا ہونا۔

تَبْدِیْعٌ: کسی کو بدعتی کہنا۔
اِبْدَاعٌ: شروع کرنا، نئی چیز نکالنا، پیدا کرنا، نادر بات یا نادر شعر لانا، اونٹنی کا تھک جانا سقط ہونا یا لنگڑی ہو جانا۔
اُبْدِعَ دَلِیْلُہٗ: اس کی حجت باطل ہو گئی۔
اُبْدِعَ بِیْ: میری سواری ہلاک ہو گئی
تَبَدُّعٌ: بدعتی ہو جانا
اِبْتِدَاعٌ: بدعت نکالنا۔
اِسْتِبْدَاعٌ: نادر یا نئی سمجھنا
بِدْعٌ: نئی چیز جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو
بِدْعَۃٌ اس کا مؤنث اور بِدَعٌ جمع ہے۔
لَا یُبْدِعُ مَنْ وَّلَا یَتِكَ: تیری مدد اور اعانت سے کوئی چیز عجیب نہیں (تو سب کچھ دے سکتا ہے)
بَدِیْعٌ: اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ اس نے عالم کو نئے طور سے پیدا کیا پہلے اس کا کوئی نمونہ نہ تھا یا وہ خود ایسا ہے جس کا جوڑ کوئی دوسرا نہیں۔
رَوِّحُوْا اَنْفُسَكُمْ بِبَدِیْعِ الْحِكْمَۃِ فَاِنَّهَا تَكِلُّ كَمَا تَكِلُّ الْاَبْدَانُ: حکمت کی عجیب اور غریب باتوں سے اپنی جانوں کو راحت دو جان اس طرح سے پوری ہوتی ہے جیسے بدن پورا ہوتا ہے۔
اِنَّ تِهَامَةَ كَبَدِیْعِ الْعَسَلِ حُلْوٌ اَوَّلُهٗ حُلْوٌ اٰخِرُهٗ: تہامہ کا ملک (جس میں مکہ طائف وغیرہ واقع ہیں) شہد کی نئی مشک کی طرح ہے اس کا اول اور آخر سب میٹھا ہی میٹھا ہے۔
نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ، (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی ایک جماعت کر دینے کی نسبت کہا) یعنی یہ بدعت اچھی ہے ـــ بدعت دو قسم کی ہے ایک بدعتِ ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعتِ حسنہ بھی کہتے ہیں ـ جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف ہو وہی بدعت ضلالت اور سیئہ ہے اور جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں (جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت و حرفت و تجارت و زراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب و علاج ادویہ قائم کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اور حضرت علیؓ نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرتؐ نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمرؓ نے کیا تھا بلکہ کتنی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اسی لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی اور فرمایا: اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَكُلُّ بِدْعَةٍ

ضَلَالَۃٌ، اس سے یہی مُراد ہے کہ جو بدعت سیئہ
ہو اور مخالفِ اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے
تمام ہوا کلام ابن اثیرؒ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ بدعت کی تحقیق اور تنقیح میں علماء
نے بہت گفتگو کی ہے اور اس باب میں جداگانہ
مستقل رسالے تالیف ہوئے ہیں اور قولِ محقق
یہ ہے کہ بدعتِ لغوی کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور
سیئہ لیکن بدعتِ شرعی ہمیشہ سیئہ ہوتی ہے
جیسے حدیث میں ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
اب بدعتِ شرعی کی تعریف علما نے یہ کی ہے کہ
دین میں جو کوئی نئی بات بغرض ثواب اور اجر
نکالی جائے جس کی دلیل کتاب وسنت سے نہ ہو
اور قرون ثلثہ میں اس کی نظیر نہ ملے جیسے کوئی
شخص ایک نئی طرح کی نماز یا اذان یا اور
کوئی عبادت نکالے مثلاً صلوٰۃ معکوس،
صلوٰۃ الرغائب، صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ وغیرہ
طرح طرح کے چلّے اور عملیات تسخیرات جو
آنحضرتؐ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
سے ماثور نہیں ہیں یا جو عبادت کا طرز اور
محل اور موقع آنحضرتؐ سے ثابت ہے اس کو
بدل کر نئی شکل کر دے مثلاً نماز پڑھ کر اذان
دیا کرے یا عید کی نماز سے پہلے خطبہ سنائے یا
ایک رکوع کے بدلے ہر رکعت میں دو رکوع کرے
یا ایک ہی سجدے پر اکتفا کرے فجر کی چار رکعتیں
پڑھے، مغرب کی دو رکعتیں، اذان کے بعد پھر
تثویب یا ترحیم کرے۔ لوگوں کو پکارے الصلوٰۃ
ایہا المومنون کہکر یا نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ
شروع کرے (حالانکہ مصافحہ ایک ہاتھ سے صرف
ملاقات کے وقت مسنون ہے) یا مجلسِ میلاد
یا سماع یا عُرس یا چراغاں یا صندل یا گیارھویں
یا سوم دہم چہلم، مجلس مرثیہ خوانی اور ماتم
قائم کرے اور ان کاموں کو بغرض ثواب اور
اجر بجالائے تو یہ سب گمراہی ہوں گے اور ان
کا کرنے والا بدعتی گمراہ گنا جائے گا۔ اب رہیں
رسوم شادی کی (مثلاً شادی میں ہلدی یا
مہندی یا زعفران لگانا، زرد کپڑے پہننا پھولوں
کے ہار پہنانا یا گلے میں ڈالنا) اور غمی کے اور
کھانے پینے پہننے کے اوضاع اور اشکال جب
نیت تشبہ بالکفار کی نہ ہو بدعت شرعی نہیں
ہو سکتے اس لئے کہ یہ رسوم اور اوضاع بغرضِ
ثواب اور اجر نہیں کی جاتیں نہ ان کا کرنیوالا
ان کو عبادت سمجھتا ہے اور مدارس اور رباطات
اور سرائیں اور پُل وغیرہ یہ بھی بدعت شرعیہ نہ
ہوں گے کیوں کہ اس کی دلیل کتاب وسنت
سے موجود ہے۔ بعضوں نے مجلس میلاد کو بھی
بدعت شرعیہ سے خارج کیا ہے اور اس کو
بدعت حسنہ قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعیہ سے خالی ہو

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
ہر بدعت گمراہی ہے۔ نووی نے کہا اس میں سے
وہ بدعت خاص کر لی گئی ہے جو واجب ہو جیسے
علم کلام کے دلائل کو مضبوط کرنا اور مخالفین
اسلام کے اعتراضات کا جواب دینا یا مستحب ہو
جیسے علم کی کتابیں تصنیف اور تالیف کرنا مدرسوں
اور تعلیم گاہوں کا بنانا، تراویح جماعت سے روزانہ
ادا کرنا یا مباح ہے جیسے طرح طرح کے کھانے
تیار کرنا انتہی

اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ یا مُبْدَعٌ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ
میرا سفر رک گیا (سواری کا اونٹ مر گیا یا

لنگڑا ہو گیا) تو مجھ کو سواری دیجئے۔

فَعَیِیْتُ بِشَانِہَا اِنْ ھِیَ اَبْدَعَتْ : اس جانور کے بارے میں حیران ہوا اگر وہ گر جائے یعنی ہدی کا جانور اگر رستے میں سقط ہو جائے تو کیا کرے بعضوں نے اُبْدِعَتْ پڑھا ہے۔

کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْھَا : ان جانوروں میں سے جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اگر کوئی سقط ہو جائے تو اس کو کیا کروں

مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃَ ضَلَالٍ : جو شخص گمراہی کی نئی بات نکالے

مَنْ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَقَدْ اَبْدَعَ : جس نے تین تین بار وضو کیا اس نے سنت کے خلاف کیا (بدعت نکالی) یہ امامیہ کی روایت ہے جن کے نزدیک دو بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے لیکن اہل سنت وجماعت نے آنحضرتؐ سے ایک ایک بار دو دو بار تین تین بار اعضاء کا دھونا نقل کیا ہے البتہ تین بار سے زیادہ دھونا ان کے نزدیک بھی بدعت اور مکروہ ہے۔

بَدَلٌ یا بَدِیْلٌ : بدل دینا، عوض لینا کپڑے کا نصرانی جوڑا پہننا۔

بَدَلٌ : جوڑوں کا بیمار ہونا۔

مُبَادَلَۃٌ : بدل کرنا۔

تَبْدِیْلٌ : عوض لینا، کسی چیز میں تغیر اور تحریف کر دینا۔ جیسے اِبْدَالٌ ہے

تَبَدُّلٌ : بدل جانا، تغیر، جوڑا پہننا

اِسْتِبْدَالٌ : بدل لینا۔

بِدْلَۃٌ : جوڑا کپڑوں کا۔

اَبْدَالٌ : اولیاء اللہ کا ایک گروہ۔

بَدِیْلَۃٌ : جورو۔ بیوی

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ : ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں (کہتے ہیں کہ کل ابدال دنیا میں ستر ہوتے ہیں ان میں سے چالیس شام میں رہتے ہیں اور تیس باقی ملکوں میں) اور عصائب عراق میں اور نجبا مصر میں (یہ سب اولیاء اللہ کی قسمیں ہیں اور اوتاد اور اقطاب اور غوث بھی غوث تمام اولیاء اللہ کا سردار اور مرجع ہوتا ہے جیسے شیخ عبد القادر جیلانی اپنے عہد کے غوث تھے) ابدال سے وہ اولیاء اللہ مراد ہیں جن کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنے جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسکے بدلے دوسرا مقرر کیا جاتا ہے

اِنْ جَامَعْتَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاِنَّہٗ یُرْجٰی اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَدُ مِنَ الْاَبْدَالِ : اگر تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد جماع کرے تو امید ہے کہ لڑکا ابدال میں سے ہوگا۔

اَمَرَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّبْدِلُوا الْھَدْیَ : آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ سال آئندہ اس قربانی کا بدلہ دیں (یعنی دوسری قربانی حرم میں پہنچا کر کیونکہ یہ قربانی مشرکوں کی مزاحمت کی وجہ سے اپنے مقام یعنی حرم تک نہ پہنچ سکی)

لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللہُ : جو کوئی مدینے سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیگا تو اللہ اس کے بدلے الخ (اکثر علماء نے یوں کہا ہے کہ یہ حکم آنحضرتؐ کی حیات تک تھا۔ بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لئے ہے)

بَدُنَ یا بُدْنٌ یا بَدَانٌ یا بَدَانَۃٌ : بڑا بھاری بھرکم ہونا۔

بَادِنٌ اور بَیدِیْنٌ : موٹا

تَبْدِیْنٌ ، عمر زیادہ اور ضعیف ہو جانا ، بھاری ہو جانا ، ڈھیلا ہو جانا۔

بَدَنٌ : سر کے سوا باقی تمام جسم اور بوڑھا آدمی اور چھوٹی تنگ زرہ اور بے آستین کا چھوٹا جُبّہ اور پہاڑی بکرا۔

لَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ : رکوع اور سجدے میں جلدی مجھ سے پہلے مت جایا کرو کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں (جسم بھاری ہونے کی وجہ سے تمہاری طرح جلدی جلدی ارکان ادا نہیں کر سکتا بعضوں نے بَدَّنْتُ روایت کیا ہے یعنے میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔

بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ ، آنحضرتؐ پُر گوشت گٹھے ہوئے جسم کے تھے (یعنے معتدل نہ بہت موٹے تھل تھل نہ بالکل دُبلے سوکھی ہڈیاں)

اِنَّهٗ کَانَ بَادِنًا ، حضرت علی موٹے آدمی تھے

اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ ثُمَّ اَعْطَاكَهٗ فَشَرِبْتَهٗ : کیا تجھکو اچھا لگتا ہے کہ ایک موٹا آدمی جس کو پسینہ بہت آتا ہے اور میل کچیل نکلتا رہتا ہے ، گرمی کے دن اپنے آزار کے تلے کا بدن دھوئے پھر وہ پانی جس سے بدن دھویا تجھکو دیدے (معاذ اللہ غلیظ کمبخت بدبو دار) تو اس کو پی جائے استغفر اللہ کس سے پیا جائے گا ذکر کرنے سے قے آتی ہے)

اِنَّمَا کُنْتُ جَارًا لَّکُمْ جَاوَرَکُمْ بَدَنِیْ اَیَّامًا : (یہ حضرت علی کا قول ہے) میں تمہارا پڑوسی تھا میرا جسم کئی دنوں تک تمہارے ساتھ رہا)

مَا عِنْدَكَ قَالَ فَرَسِیْ وَ بَدَنِیْ : حضرت علی سے (جب انہوں نے حضرت فاطمہ کا پیغام دیا) پوچھا تمہارے پلّے کیا ہے انہوں نے کہا ایک میرا گھوڑا ہے ایک زِرہ اور کچھ نہیں۔

اَبْیَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبَدَنِ : سفید رنگ کشادہ چادر اور کشادہ زرہ والے (یعنی سخی حاتم تن)

فَاَخْرَجَ یَدَهٗ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهٖ : اپنا ہاتھ آپ نے جُبّے کے تلے سے نکال لیا (کیونکہ آستین تنگ تھی وہ چڑھ نہ سکی

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ بَدَنَاتٍ : آنحضرتؐ پاس پانچ بدنے لائے گئے۔ بَدَنَہ اُونٹ اونٹنی گائے بیل سب کو کہتے ہیں اکثر اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجا جاتا ہے اس کی جمع بُدْنٌ اور بُدُنٌ ہے۔

تُجْزِیْ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ : اُونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف قربانی ہیں کافی ہے۔ مجمع البحرین میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے : تُجْزِیْ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعِیْنَ شاید یہ سہو کاتب ہے مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا کَانَ کَمَنْ یَّرْکَبُ بَدَنَتَهٗ : شعبی سے کسی نے کہا عراق کے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سوار ہوا (جس پر بغیر ضرورت کے سواری کرنا مکروہ ہے

حالانکہ عراق والوں کا یہ قول غلط ہے اور لونڈی کو آزاد کرکے اس سے نکاح کر لینے میں بے حد ثواب اور اجر ہے)

بَدْءٌ: ناگاہ آنا استقبال کرنا، شروع کرنا۔

مُبَادَهَۃٌ اور بِدَاهٌ: ناگاہ آنا

تَبَادُهٌ: بن سوچے فی البدیہ کہنا جس کو اِرْتِجَالٌ بھی کہتے ہیں

بُدَاهَۃٌ: ہر چیز کا شروع اور جو ناگاہ آئے

بَدَاهَۃٌ: وہ معرفت جس میں نظر اور فکر کی حاجت نہ پڑے۔

اَجَابَ بَدِیْهًا یا عَلَی الْبَدِیْهِ یا عَلَی الْبَدِیْهَۃِ فوراً بن سوچے اور غور کئے جواب دیا۔

بَدِیْهِیٌّ: وہ امر جس میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو جیسے (دو چار کا نصف ہے یا آگ گرم ہے)

بَدَاهَۃٌ اور بُدَاهَۃٌ اور بَدِیْهَۃٌ بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا۔

مَنْ رَاٰهُ بَدِیْهَۃً یا بَدِیْهًا هَابَهٗ جو شخص یکایک آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا (آپ کا چہرہ بہت باہیبت اور پُرجلال تھا

بَدْوٌ: اور بُدُوٌّ اور بَدَاءٌ اور بَدَاءَۃٌ ظاہر ہونا ایک نیا خیال پیدا ہونا، نئی رائے قائم ہونا، جنگل میں جاکر رہنا

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا: میوے کی بیع سے اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع فرمایا

بَدَاوَۃٌ: جنگل اور گاؤں کھیڑے میں رہنا

اِبْدَاءٌ: ظاہر کرنا

مُبَادَاۃٌ: ظاہر کرنا، کھولنا۔

کَانَ اِذَا اهْتَمَّ لِشَیْءٍ بَدَا، آنحضرتؐ کو جب کسی مقدمہ میں بہت فکر ہوتی تو آپ جنگل کو تشریف لے جاتے (یہ عین حکمت ہے جنگل میں ہوا پاکیزہ اور تنہائی ہوتی ہے اس میں سوچ بچار اچھی طرح ہوتی ہے)

کَانَ یَبْدُوْ اِلٰی هٰذِهِ التِّلَاعِ۔ آپ ان ٹیلوں کی طرف جنگل میں جاتے۔

مَنْ بَدَا جَفَا۔ جو شخص جنگل میں جاکر رہے وہ اکھڑ ہو جائے گا (گنواروں کی طرح سخت دل بے مروت)

فَبَدَوْتُ۔ میں جنگل کو نکلا (ایک روایت میں فَبَدَّیْتُ ہے یہ غلط ہے)

اَرَادَ الْبَدَاوَۃَ مَرَّۃً۔ ایک بار جنگل میں جانے کا قصد کیا۔

سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنِ الْبَدَاوَۃِ۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جنگل میں جاکر رہنا کیسا ہے۔

تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ۔ تو بکریوں اور جنگل کو پسند کرتا ہے۔

فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ یَتَحَوَّلُ۔ جنگل کا ہمسایہ تو سرک جاتا ہے (ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں رہتا ایک روایت میں جَارَ النَّادِیْ ہے یعنی کسی مجلس یا صحبت کا ہمسایہ)

لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے (اس کو خود بیچنے دے، اس کی شرح کتاب الحار میں انشاء اللہ آئے گی)

ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ لَا اَفْعَلَہٗ۔ پھر مجھ کو خیال آیا یہ کام نہ کروں (بہشت کے میوے کا ایک گچھا توڑ لینا)

بَدَا لِلّٰهِ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ۔ اللہ کو یہی منظور ہوا کہ ان کی آزمائش کرے (یعنی اس کی تقدیر و مشیت یوں ہی واقع ہوئی یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کو ایسا مناسب معلوم ہوا یا اللہ کو ایسا خیال آیا کیونکہ اس پاک پروردگار کو ازل سے ابد تک جو ہونا ہے وہ سب ہمیشہ سے معلوم ہے اس کے علم میں تجدد نہیں ہو سکتا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بات پیشتر سے معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی

اور مخالف فرقوں جیسے بعض شیعہ وغیرہ نے اس پاک پروردگار کی نسبت یہ امر جائز رکھا ہے یعنے بدا حالانکہ یہ ایک بڑا نقص ہے جو اس ذات پاک کے شایان نہیں ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ بَدَا لَهٗ فِی الْاَمْرِ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کو ایک امر کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو پھر علم ہو جائے اور اس معنی میں بدا اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْدُ لَهٗ مِنْ جَهْلٍ۔ اللہ کو کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوئی جو پہلے سے معلوم نہ تھی۔

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا کَانَ فِیْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یَبْدُوَ لَهٗ اللہ تعالیٰ کو جو بات کرنی منظور ہوئی وہ اسکے علم میں پہلے ہی سے تھی۔

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا حَتّٰی یُقِرَّ لَهٗ بِالْبَدَاءِ اللہ نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے لئے نئے نئے احکام آتا رے (زمانہ کی مصلحت کے موافق)

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ کَمَا بَدَا لَهٗ فِیْ اِسْمَاعِیْلَ اِبْنِیْ (یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کسی امر میں ایسی نہیں چلی جیسے اسماعیل میرے بیٹے کے باب میں چلی (باوجودیکہ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے بعد امام ہو مگر حق تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی وہ میرے سامنے ہی گذر گیا)

اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عُدْوَانٍ وَّذُوْ بُدْوَانٍ (دنیا کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں ہر گھڑی ان کو نئی نئی بات سوجھتی ہے (ایک حال پر قیام نہیں)

ذُوْ بَدَوَاتٍ مختلف رائے رکھنے والا (یعنی جس میں قوت فیصلہ نہ ہو)

وَمَعِیَ فَرَسُ اَبِیْ طَلْحَةَ اُبَدِّیْهٖ مَعَ الْاِبِلِ میرے ساتھ ابو طلحہ کا گھوڑا تھا میں اس کو اونٹوں کے ساتھ چرانے کے لئے باہر نکالتا۔

اُمِرَ اَنْ یُّبَادِیَ النَّاسَ بِاَمْرِهٖ۔ آپ کو حکم ہوا کہ لوگوں کو اللہ کا حکم کھول کر سنا دیں (علانیہ کوئی بات نہ چھپائیں)

مَنْ یُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَیْهِ کِتَابَ اللّٰهِ جو شخص اپنا جرم ہم پر کھول دے گا ہم اللہ کی کتاب اس پر جاری کریں گے۔ (یعنی اللہ کی کتاب کے موافق اس کو سزا دیں گے)

بِسْمِ الْاِلٰهِ وَبِهٖ بَدِیْنَا لَوْ عَبَدْنَا غَیْرَهٗ شَقِیْنَا۔ اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں، اگر ہم اللہ کے سوا اور کسی کو پوجیں تو بدبخت ہو چکے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَدِیًّا پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں

بَادِیَ بَدِیٍّ۔ سب سے پہلے سب سے اول۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَةٍ جنگل والے کی گواہی بستی والے کے خلاف قبول نہ ہوگی (امام مالک کا یہی قول ہے)

بَدَا ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وادی القریٰ کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں مقیم تھی۔

یُبْدِیْ ضَبْعَیْهِ آنحضرتؐ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو (پیٹ سے) جدا رکھتے

بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذَا الْعَشْرَ مجھکو یہ مناسب معلوم ہوا (رائے سے یا وحی سے) کہ میں ان دس دنوں میں اعتکاف کر لوں۔

اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ آنحضرتؐ نے مجھکو جنگل میں رہنے کی اجازت دی۔

مَا اَبْدَوْا بِضَاحِکَةٍ انہوں نے تبسم تک نہیں دیکھا۔ (ہنسی کا دانت تک نہیں کھولا)

وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُّشْتَبِکَةٌ۔ اور ستارے نمایاں اور گھنے ہوں (اس وقت صبح کی نماز پڑھتے تھے)

قَرْیَةٌ وَّ کَلَا بَدْوٌ بستی ہے جنگل نہیں ہے۔

اِنَّ ذَاهِرًا بَادِيَتُنَا۔ زاہر ہمارا جنگل ہے (یعنی جنگل سے جو چیزیں آتی ہیں وہ زاہر ہمارے لئے لے کر آتا ہے)

يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ اپنا عرش ان پر ظاہر کر دے گا اور ان کو اپنا جمال مبارک دکھلائے گا۔

اَفْعَلُ ذٰلِكَ بَدِيًّا۔ پہلے میں یہ کام کرتا ہوں یا کروں گا۔

بُدِيٌّ وہ کنواں جو اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا

باب الباء مع الذال

بَذْءٌ: کسی کا حال ناپسند کرنا حقیر جاننا برائی کرنا۔

بَذَاءٌ یا بَذَاءَةٌ۔ گالی دینا، فحش بکنا۔

اَرْضٌ بَذِيَّةٌ۔ جہاں گھاس چارہ نہ ہو۔

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَاِنَّمَا هِيَ بِذَاءٌ وَنِجَاءٌ۔ جب حلقہ بڑا ہو جائے (بہت لوگ جمع ہوں) تو وہاں گالی گلوچ فحش گوئی سرگوشی ہوگی (یعنی جہاں لوگوں کا جماؤ زیادہ ہوا وہاں گالی گلوچ اور واہی باتیں بک بک سرگوشیاں ضرور شروع ہوں گی)

بَذَاءَةٌ۔ اس کو برا سمجھا حقیر جانا

بَذَأَتْهُ عَيْنِيْ۔ میری آنکھ نے اس کو ناپسند کیا

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ اللہ تعالیٰ نے بہشت ہر گالی باز بکی پر حرام کر دی ہے۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ فحش بکنا گنوار پنا اور جفا ہے

بَذَا يَبْذُو وَاَبْذٰى يُبْذِيْ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔

بَذَجٌ، بکری کا ایک سال کا بچہ

يُؤْتٰى بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ مِّنَ الذُّلِّ۔ قیامت کے دن آدمی بکری کے بچہ کی طرح ذلت کے ساتھ حاضر کیا جائے گا۔

بَاذَرُوْجٌ: بَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَاذَرُوْجُ حضرت علی کی ترکاری باذروج تھی (مجمع البحرین میں ہے کہ باذروج ایک بھاجی ہے جو کھائی جاتی ہے بعضوں نے کہا وہ ایک پہاڑی ریحان کی قسم ہے)

بَذْحٌ، چیرنا پوست اتارنا

تَبَذُّحٌ برسنا۔

لَوْ سَاَلْتَهُمْ مَا بَذَحُوْا لِشَيْءٍ۔ اگر تو ان سے مانگے تو وہ کچھ نہ دیں۔

بَذَخٌ: گردن کشی، بلندی، غرور فخر

وَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَّبَطَرًا وَّبَذَخًا۔ جو شخص گھوڑے شرارت اور غرور اور فخر کی راہ سے باندھے۔

تَبَذُّخٌ۔ تعظم، تکبر، اترانا

بَاذِخٌ۔ عالی بلند

بُذَّاخِيٌّ۔ بڑا۔

بُذَّخٌ اور بَوَاذِخُ جمع ہے بَاذِخٌ کی۔

جِبَالٌ بَوَاذِخُ۔ بلند پہاڑ

وَحَمَلَ الْجِبَالَ الْبُذَّخَ عَلٰى اَكْتَافِهَا اس نے اونچے پہاڑوں کو اپنے مونڈھوں پر اٹھا لیا۔

اَلْبَذَخُ لَهُنَّ لَازِمٌ وَّاِنْ كَبُرْنَ عورتوں میں خود پسندی اور اپنی بڑائی ضرور ہوگی، گو بوڑھی ہو جائیں (ایک روایت میں اَلْبَرَجُ ہے یعنی سختی ایک ہیں۔ اَلْبَرْجُ یعنی اپنی آراستگی

دکھلانا)

سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ۔ پاک ہے وہ خداوند بڑا بزرگی والا۔

ذُوالشَّرَفِ الشَّامِخِ وَالْفَضْلِ الْبَاذِخِ۔ بڑے بلند شرف والا اور بلند فضیلت والا۔

بذ یا بَذَیْذَۃٌ۔ غالب ہونا۔

بَذَاذٌ یا بَذَاذَۃٌ یا بُذُوْذَۃٌ موٹا جھوٹا پھٹا پرانا پہننا۔ بُرے حال میں رہنا

اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ لباس کی سادگی ایمان میں داخل ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو لباس میں زیادہ تکلف کرنا عورتوں کی طرح اپنے تئیں سنوارنا ہر وقت زیب و زینت کا خیال رکھنا شایان شان نہیں ہے کبھی پرانا کپڑا بھی پیوند لگا کر پہن لینا بہتر ہے)

بِھَیْأَۃٍ بَذَّۃٍ۔ پھٹے پرانے حال میں جیسے مفلس غریب لوگ ہوتے ہیں۔

اِذَا قَالَ بَذَّ الْقَائِلِیْنَ۔ جب بات کرے تو بات کرنے والوں سے سبقت لے جائے۔

اِذَا قَالَ بَذَّ۔ جب گفتگو کرے تو سب پر غالب آجائے۔ (یہ مومن کی صفت ہے)

یَمْشِی الْھُوَیْنَا یَبُذُّ الْقَوْمَ۔ آپؐ بہت سہولت اور آسانی کے ساتھ چلتے جب بھی لوگوں سے آگے بڑھ جاتے (یعنی نیک کام کی طرف)

بذر: مول کا نکلنا، کھیتی کرنا، جدا جدا کردینا، پھیلانا

تَبْذِیْرٌ بمعنی بَذْرٌ ہے۔ خراب کردینا، خرچ کر ڈالنا اسراف کے ساتھ۔

تَبَذُّرٌ۔ متغیر ہوجانا، زرد ہوجانا۔

اِنْبِذَارٌ۔ متفرق ہوجانا۔

مَبْذَارَۃٌ۔ برکت

بَذْرٌ۔ تخم۔

بَذِرٌ۔ بکی، بہت باتیں کرنے والا۔

شَذَرَ بَذَرَ۔ اِدھر اُدھر

بَذَرٌ۔ پریشان اور پراگندہ ہونا (راز فاش کرنا)

بَذَارَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

بَذِرٌ اور بَذُوْرٌ۔ وہ مرد جو راز فاش کردے۔ بکی مؤنث بَذِرَۃٌ ہے۔

اِنِّیْ اِذًا لَبَذِرَۃٌ۔ تب تو میں پیٹ کی ہلکی (راز فاش کرنے والی) ٹھہری (یہ حضرت فاطمہ نے حضرت عائشہ سے کہا)

لَیْسُوْا بِالْمَذَایِیْعِ الْبُذُرِ اولیاء اللہ پیٹ کے ہلکے راز فاش کرنے والے نہیں ہوتے۔

بُذُرٌ جمع ہے بَذُوْرٌ کی یعنی راز فاش کرنے والا

بَذَرْتُ الْاَرْضَ۔ میں نے زمین پر تخم ڈال دیا، پھیلا دیا۔

فَبَذَرَ۔ پھر اس نے زمین پر بیج ڈالا

وَلِوَلِیِّہٖ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہُ غَیْرَ مُبَاذِرٍ یتیم کے ولی کو اس کے مال میں سے کھانا درست ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرے۔

مُبَاذَرَۃٌ اور تَبْذِیْرٌ۔ اسراف کرنا، مال بیکار اُڑانا (بعضوں نے کہا تبذیر بیجا کاموں میں مال اُڑانا اور اسراف جائز کاموں میں ضرورت سے زائد اُڑانا)

کَانَ یُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنَ الْبُقُوْلِ الْبَاذَرُوْجُ آنحضرتؐ کو ترکاریوں میں باذروج پسند تھی۔ (باذروج ایک بھاجی ہے)

اِبْذِعْرَارٌ: پراگندہ ہونا۔ پھیل جانا، جدا ہونا۔

اِبْذَعَرَّ النِّفَاقُ۔ نفاق پھیل گیا۔

بذق: راہ بتلانے والا، چھوٹا ہلکا

بَاذِقٌ - انگور کا شیرہ جو تھوڑا سا پکا لیا جائے۔

مُبَذِّقٌ - جس کا کلام اس کے فعل سے بہتر ہو۔

سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ - آنحضرتؐ باذق شراب نکلنے سے پہلے گذر گئے (یعنی آپ کے زمانہ میں یہ شراب نہ تھا یا آپ نے اسکے حرام ہونے کا پہلے ہی حکم دے دیا۔)

بَذْلٌ : دینا، سخاوت کرنا، گھوڑے کا دوڑنا۔

بَذَلَ جُهْدَهٗ - مقدور بھر کوشش کی۔

اِبْتِذَال اور تَبَذُّلٌ موٹے جھوٹے میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہننا، بناؤ سنگار نہ کرنا۔

تَخَرَّجَ مُتَبَذِّلًا مُتَخَضِّعًا یا مُتَخَشِّعًا آنحضرتؐ استسقا کے لئے یوں ہی بن بناؤ کے عاجزی اور خشوع کے ساتھ نکلے۔

فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً یا مُبْتَذِلَةً (حضرت سلمان فارسی اور ابوالدرداء کو آنحضرتؐ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو سلمان نے ام الدرداء (ابوالدرداء کی جورو) کو متبذل حالت میں (یعنے پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑوں میں) دیکھا۔

بِذْلَةٌ - وہ کپڑا جو آدمی کام کاج محنت مزدوری کے وقت پہن لیتا ہے۔

اِبْتِذَالُ نِعَمِ اللّٰهِ بِالْفَعَالِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِبْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ - اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کاموں سے متبذل رکھنا (کسی زیب و زینت کا پابند نہ ہونا) اس کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ زبان سے ان کو متبذل کرے (ناشکری کرے اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرے)

مترجم کہتا ہے زبان تو ہمیشہ اللہ کی شکرگزاری میں تر رہنا چاہیئے۔ میں اکثر تنہائی میں جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار یہ کہتا ہوں پروردگار تو نے مجھکو اتنا دیا کہ سلیمان اور سکندر کو بھی نہیں دیا اور یہ جھوٹ نہیں ہے کیونکہ سلیمان گو پیغمبر اور بادشاہ تھے مگر انہوں نے دعا کر کے سلطنت مانگی تھی اور سکندر کا حال معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے مجھکو میری ضرورت سے بہت زیادہ دیا، دوسرے سلیمان اور سکندر دونوں ملکوں کے فتح کرنے کی آرزو رکھتے تھے مجھکو حکومت اور بادشاہت سے نفرت ہے۔ میں گوشہ نشینی اور یاد الٰہی اور عزلت گزینی اور گمنامی پر ساری دنیا کی بادشاہت کو تصدق کرتا ہوں، غم نہ داری بز بخر میں بادشاہت کو لے کر کیا کروں گا۔ اپنی جان کے لئے بلا مول لوں غم نانے کے بدلہ غم جہانے میں پھنسوں۔

عَلَيْكُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّبَاذُلِ - ناطہ جوڑنا اور روپیہ خرچ کرنا اپنے اوپر لازم کرلو (کھاؤ عزیزوں دوستوں کو کھلاؤ)

شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُوْنَ فِيْ وَلَايَتِنَا - ہمارے گروہ میں وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت میں ہیں۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ لَا يَأْتِيهِ خِدَاعًا وَّلَا اِسْتِبْذَالًا - جو شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو آئے نہ فریب کی نیت ہو نہ مانگنے کی (بلکہ خالص اسلامی محبت کی وجہ سے ملاقات کرے کوئی دنیوی غرض نہ ہو)

مترجم کہتا ہے اس قسم کی ملاقات ہمارے زمانہ میں مفقود ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی کسی عالم یا درویش سے محض خداوند کی رضامندی کے لئے ملتا ہے جہاں دیکھو ملاقات کسی دنیاوی غرض سے ہوتی ہے اور غرض نکل جانے کے بعد پھر

پوچھ کر بھی نہیں دیکھتے احسان فراموشی اور خود مطلبی تو اس زمانہ میں مسلمانوں پر ختم ہے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔

خَیْرُ نِسَاءِکُمُ الْمَرْاَۃُ اِذَا خَلَا بِھَا زَوْجُھَا بَذَلَتْ لَہٗ مَا اَرَادَ مِنْھَا۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جب خاوند اس سے خلوت کرے (دونوں کی تنہائی ہو) تو جو بات خاوند اس سے چاہے وہ بخوشی خاوند کو دے (ہر طرح سے اسکی خواہش پوری کرے)

بذاءۃ : فحش بکنا، گالیاں دینا، زبان درازی کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش بکنا سنگدلی اور ستم ہے۔

بَذَتْ عَلٰی اَحْمَائِھَا وَکَانَ فِیْ لِسَانِھَا بَعْضُ الْبَذَاءِ۔ فاطمہ بنت قیس نے اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے بدزبانی کی ذرا وہ زبان دراز تھیں

اَوْ یَبْذُوْ عَلٰی اَھْلِھَا یا عورت کے رشتہ داروں سے بدزبانی کرے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔ اللہ تعالیٰ فحش گو زبان دراز کا دشمن ہے۔

باب الباء مع الراء

برء یا بُرُوْءٌ پیدا کرنا اُسی سے اللہ کا نام ہے۔

اَلْبَارِیُٔ یعنے بن نمونہ کے پیدا کرنے والا

بَرَاءٌ پاک اور بیزار

بَرِیٌٔ کے معنی بھی وہی اس کی جمع بُرَءَاءُ بروزن سُفَھَاءُ اور بَرَاءٌ اور اَبْرَاءٌ اور اَبْرِءَاءٌ اور بَرَاءٌ بھی آئی ہے۔

بُرْءٌ اور بُرُوْءٌ اور بَرْءٌ بیماری سے چنگا ہونا۔

بَرَاءٌ اور بَرَاءَۃٌ اور بُرُوْءٌ پاک ہونا بیزار ہونا قرض سے ہلکا ہونا

اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا۔ اللہ کے فضل سے آج تو آپ کا مزاج اچھا ہے

اَرَاکَ بَارِئًا۔ میں تم کو تندرست دیکھتا ہوں۔

کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ اس کے لئے دوزخ سے رہائی نامہ لکھا جائے گا۔

فَلْیَطْلُبْ مِنْ وَّلِیِّہٖ الْبَرَاءَۃَ۔ وہ اس کے ولی سے معافی اور برارت مانگے۔

بَرَءَ بیماری سے چنگا ہوا۔

بَرِیَٔ۔ قرضہ سے سبکدوش ہوا۔

لَا یَمَسُّھَا حَتّٰی یَبْرَأَ رَحِمُھَا۔ لونڈی سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اس کا رحم پاک نہ ہو جائے (یا تو حیض آئے یا بچہ جنے)

اِسْتِبْرَاء۔ لونڈی کا رحم پاک کرنا یا استنجا یعنے جو پیشاب ذکر میں باقی ہو اس کو نکال ڈالنا۔ اور ذکر کا منہ دھوکر پاک اور صاف کرنا یا حیض سے استبرا وہ یہ ہے کہ حائضہ عورت اپنا پیٹ دیوار سے لگائے اور بایاں پاؤں اٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتا ہے اور ایک روئی کا بھایہ شرمگاہ میں ڈالے اگر خون نکلے تو وہ حیض ہے جلّل یعنی نجاست خوری سے استبراء۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے اگر اونٹنی نجاست خور ہو تو چالیس دن، گائے ہو تو بیس دن، بکری ہو تو دس دن، بطخ ہو تو پانچ دن یا تین دن یا چھ دن، مرغی وغیرہ کو تین دن، مچھلی کو ایک دن رات بندھا رکھے (نجاست نہ کھانے دے) یہی اس کا استبراء ہے اب اس کا گوشت کھا سکتا ہے)

فَاِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَبْرَأُ تین سانسوں میں پانی پینا آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے اور بیماری سے بچاتا ہے (یا اس تکلیف سے جو غٹا غٹ ایک

سانس میں پینے سے ہوتی ہے۔)

اَبْرَا بالف مقصورہ اس حدیث میں یوں ہی مروی ہے اصل میں اَبْرَأُ ہے افعل التفضیل۔

بَارَئَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ۔ مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا۔

مُبَارَاۃٌ یہ ہے کہ عورت مرد سے کہے جو زر زیور میں پہنے ہوں وہ تو لے لے مجھ کو چھوڑ دے۔

اِنَّ یُوْسُفَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَّاَنَا مِنْهُ بَرَاءٌ۔ حضرت یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور مجھ کو ان سے کیا نسبت (یعنی ان کی بات اور تھی میرا قیاس ان پر کہاں ہو سکتا ہے وہ پیغمبر میں گنہگار۔ یہ ابوہریرہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو خدمت دینا چاہی انہوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا حضرت یوسف نے تو وزیری کی خدمت طلب کی تھی فرمایا تھا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور تم انکار کرتے ہو)

اَنَا مِنْكَ بَرَاءٌ، میں تجھ سے تنگ ہوں۔

مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ: جو شخص اپنا دین اور اپنی عزت بچانے کے لئے گناہ سے الگ رہے۔

حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّهٗ قَدِ اسْتَبْرَأَ۔ جب یہ سمجھے کہ وہ پاک ہو گیا پانی سب جگہ پہنچ گیا۔

اَبْرَأُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّكُوْنَ لِیْ مِنْكُمْ خَلِیْلٌ میں تو چاہتا ہوں اللہ کرے تم میں سے کوئی میرا دوست نہ ہو۔

فَتُبَرِّئُكُمْ یَهُوْدُ فِیْ اَیْمَانٍ۔ یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر تم کو قسموں سے بچائیں گے۔ (یعنی اب تم کو قسم کھانے کی حاجت نہ رہے گی)

اِسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ۔ خبر کو اچھی طرح اخیر تک دریافت کیا

اِسْتَبْرَأَ مِنَ الْبَوْلِ۔ پیشاب سے استبرا کیا (یعنے ذکر میں جو پیشاب باقی رہ گیا تھا وہ سونت کر نکال ڈالا اور پیشاب کا مقام صاف کیا)

اِذَا دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ۔ جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض آجائے تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اس کی مدت ختم ہو گئی۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ سے مراد تین طہر ہیں)

شِرَارُكُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ: تم میں برے وہ لوگ ہیں جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں یا بے خطا بے جرم لوگوں کو آفت میں پھانسنا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں۔

بَرْبَرَةٌ: غصے میں بڑبڑانا

قَامُوْا وَلَهُمْ لَغْزٌ مُرٌّ وَّبَرْبَرَةٌ طائف والوں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ سود اور شراب کو ان کے لئے حلال کر دیں۔ آپ نے قبول نہ کیا تب وہ چیختے چلاتے بڑبڑاتے اٹھے

اَخَذَ اللِّوَاءَ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَنَصَبَهٗ وَبَرْبَرَ۔ ایک کالے غلام نے جھنڈا لے کر کھڑا کیا اور بڑبڑایا۔ (بربر ایک قوم ہے حبشیوں کی یہ نام ان کا افریقیس بادشاہ نے رکھا تھا جب اس سرزمین کو اس نے فتح کیا تھا اسی وجہ سے اس ملک کو افریقہ کہتے ہیں)

اَلْبَاءَةُ فِیْ اَهْلِ بَرْبَرَ۔ باہ بربر والوں میں ہے

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرْبَرُ۔ ہمارے پاس پیلو کے پھل کے سوا اور کوئی کھانا نہ تھا۔

بَرْبَطٌ۔ ستار طنبورہ

لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ فِیْهَا الْبَرْبَطُ۔ وہ امت

پاک نہ ہوگی جو ستار رکھے (بجایا کرے) (بعضوں نے کہا بربط ایک باجہ ہے عجمی لوگوں کا جو بط کے سینہ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ لفظ معرب ہے بر فارسی میں سینہ کو کہتے ہیں اور بربط کو بعضوں نے کہا بجانے والا اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر بجاتا ہے)

بَرْثٌ - نرم ریتی یا زمین

يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْهَا سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ فِيْمَا بَيْنَ الْبَرْثِ الْأَحْمَرِ وَبَيْنَ كَذَا - اللہ تعالیٰ اس میں سے ستر ہزار آدمی لال نرم زمین اور فلاں مقام کے درمیان سے اٹھائے گا جن سے نہ حساب لیا جائے گا نہ ان پر عذاب ہوگا (مراد وہ زمین ہے جو شام کے ملک میں حمص کے قریب واقع ہے وہاں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں)

بَيْنَ الزَّيْتُوْنِ إِلٰى كَذَا بَرْثٌ أَحْمَرُ زیتون سے لیکر فلاں مقام تک لال نرم زمین ہے

مَسْجِدُ بَرَاثَى - ایک مشہور مسجد ہے بغداد میں (جب حضرت علی نہروان والوں کی لڑائی سے فارغ ہوکر آئے تو وہیں نماز پڑھی)

بُرْثُمٌ : شوکت اور قوت ایک پہاڑ کا نام بھی ہے (بعضوں نے کہا یہ اصل میں بُرْثُنٌ تھا نون کو میم کر دیا)

تَمِيْمٌ بُرْثُمَتُهَا وَجُرْثُمَتُهَا - مضر قبیلے کی ساری طاقت اور شوکت بنی تمیم کے لوگ ہیں۔

بُرْثُنٌ : پنجہ اور درندے کی انگلیاں اسی طرح پرندے کی انگلیاں۔

كَانَ الذَّهَبُ أُفْرِغَ عَلٰى بَرَاثِنِهٖ - گویا سونا آپ کے پنجوں پر ڈالا گیا ہے۔

بَرْثَانُ : ایک وادی کا نام ہے بدر کے رستہ میں۔

بَرَجٌ : خوب صورت (ابن اثیر نے کہا بَرَج یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی بالکل سیاہی سے گھری ہوئی ہو)

طِوَالٌ أَدْلَمُ أَبْرَجُ - حضرت عمرؓ لمبے قد کے سانولے رنگ کے خوب صورت یا بڑی یا کالی آنکھ والے آدمی تھے۔

كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ عَشْرَ خِلَالٍ مِنْهَا التَّبَرُّجُ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا - آنحضرتؐ عورتوں کے لئے دس باتیں مکروہ جانتے تھے ان میں سے ایک یہ کہ بے محل یعنے خاوند کے سوا اور کسی کو اپنا بناؤ سنگار بتلانا۔

بُرْجٌ آسمان کے بارہ حصوں میں سے ایک حصہ اس کی جمع بُرُوْجٌ اور أَبْرَاجٌ ہے۔ برج بارہ ہیں اور منزلیں اٹھائیس

لِلشَّمْسِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ بُرْجًا آفتاب کے تین سو ساٹھ برج ہیں۔

أَمَّا السَّمَاءُ فَأَنَا وَأَمَّا الْبُرُوْجُ فَالْأَئِمَّةُ بَعْدِيْ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ وَآخِرُهُمُ الْمَهْدِيُّ (والسماء ذات البروج میں سماء سے مراد میں ہوں (یعنی آنحضرتؐ اور بروج سے (بارہ) امام مراد ہیں پہلے امام علی ہیں اور اخیر امام مہدی علیہ السلام

بِرْجِيْسُ، مشتری تارہ (جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے)

سُئِلَ عَنِ الْكَوَاكِبِ الْخُنَّسِ فَقَالَ هِيَ الْبِرْجِيْسُ وَزُحَلُ وَعُطَارِدُ وَبَهْرَامُ وَالزُّهَرَةُ آنحضرتؐ سے پوچھا فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سے کون تارے مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا برجیس (مشتری) اور زحل اور عطارد اور بہرام (مریخ) اور زہرہ

(یہ پانچ ہوئے اور بودہ زمین اور چاند اگلے مہندس انہی کو سبعہ سیارہ لکھا کرتے تھے، حال کے مہندسوں نے آلات رصدیہ سے اور بھی کئی سیارے دریافت کئے ہیں جو ہمارے نظام شمسی میں ہیں وہ بغیر عمدہ دوربین کے نظر نہیں آتے اس لئے اگلے مہندسوں کو ان کا علم نہ ہوا)

بُرْجُمَۃٌ: انگلی کی گرہ یا بیچ کی گرہ

مِنَ الْفِطْرَۃِ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (جہاں پر میل کچیل جمتا ہے) پیدائشی سنت ہے۔اسی طرح کان کے سوراخ اور ناک کے سوراخ کا اور بغلوں اور چڈھوں کا دھونا۔)

قَطَعَ بَرَاجِمَہٗ اس کے انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے

اَمِنْ اَھْلِ الرَّھْمَسَۃِ وَالْبَرْجَمَۃِ۔ کیا چھپ کر فساد کرانے والوں اور سخت کہنے والوں میں ہے۔

بَرْحٌ، غصہ ہونا۔

بَرْحٌ اور بَرَاحٌ ہٹ جانا

مَا بَرِحَ ہمیشہ رہا۔

تَبْرِیْحٌ۔ ایذا دینا، تکلیف سختی

ضَرْبٌ مُبَرِّحٌ۔ سخت مار تکلیف دینے والی۔

اِبْرَاحٌ پسند کرنا مبالغہ کرنا تعظیم کرنا، اکرام کرنا

بَارِحَۃٌ۔ گذشتہ رات نزدیک والی

تَبَارِیْحُ۔ سختیاں

بَرَاحٌ: صراحت

بُرْحَۃٌ۔ عمدہ اونٹنی

بَرَحٌ کہتے ہیں جب تیر نشانہ پر نہ لگے اور مَرَحٌ جب نشانہ پر لگے۔ مَرَحٌ بمعنی فَرَحٌ ہے یعنی خوشی۔

بَرْحٌ۔ سختی تکلیف

نَھٰی عَنِ التَّوْلِیْہِ وَالتَّبْرِیْحِ۔ آنحضرتؐ نے تولیہ (جانور کا بچہ اس کے سامنے کاٹنے) سے منع فرمایا اور جانور کو تکلیف دینے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے یا زندہ مرغی کو جلتے پانی میں ڈال دینے سے)

مترجم کہتا ہے اسلام کی بنا رحم وکرم اور شفقت پر ہے حتیٰ کہ جانوروں کو بھی تکلیف دینا اس دین میں منع ہے اب کہاں ہیں وہ اعتراض کرنے والے جو مسلمانوں کو بے رحم بتلاتے ہیں اور خود زندہ جانوروں کو کھولتے پانی میں ڈال کر چٹ کر جاتے ہیں۔

بَرَّحَ بِہٖ الْاَمْرُ تَبْرِیْحًا۔ یہ کام اس پر بہت سخت ہوا۔

ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ۔ ایسی مار جو سخت تکلیف دہندہ نہ ہو۔

لَقِیْنَا مِنْہُ الْبَرْحَ۔ ہم نے اس سے سختی اور مصیبت اٹھائی

لَقُوْا بَرْحًا۔ انہوں نے سختی اٹھائی۔

بَرَّحَتْ بِیَ الْحُمّٰی۔ مجھ کو بہت سخت بخار آیا یا بخار نے مجھ کو سخت تکلیف دی۔

لَقِیْتُ مِنْہُ الْبُرَحِیْنَ۔ مجھ کو اس کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں

فَاَخَذَہُ الْبُرَحَاءُ۔ آنحضرتؐ پر وحی کی سختی شروع ہوئی۔

بَرَّحَتْ بِنَا امْرَاَتُہٗ بِالصِّیَاحِ اس کی عورت نے چیخ پکار کر کے ہم کو تکلیف میں ڈال دیا (پریشان کر دیا)

جَاءَ بِالْکُفْرِ بَرَاحًا۔ اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔

حِیْنَ دَلَکَتْ بَرَاحِ۔ جب سورج ڈوب گیا یا ڈھل گیا

بَرَاحُ ۔سورج کا ایک نام ہے
اَحَبُّ اَمْوَالِیْ بَیْرُحٰی یا بَیْرُحَاءَ یا بِیْرَحَاءَ
یا بَیْرُحٰی یا بَیْرُحَاءَ سب میرے مالوں میں مجھکو
بیرحٰی زیادہ پسند ہے ۔(یہ ابوطلحہ کا ایک باغ تھا)
بَرِحَ ظَبْیٌ ۔ ایک ہرن نکلا داہنے طرف سے بائیں
طرف جاتے ہوئے عرب لوگ بَارِح کو منحوس
سمجھتے ہیں یعنے شکار کے اس جانور کو جو داہنے
طرف سے بائیں طرف جارہا ہو کیونکہ اس کو بندوق
یا تیر بے مڑے ہوئے نہیں مار سکتے برخلاف
اس کے سَانِحٌ کو مبارک سمجھتے ہیں یعنے اس
جانور کو جو سامنے سے نمود ہو کر بائیں طرف سے
داہنے طرف جارہا ہو)
بَارِحَۃٌ ۔ وہ گزشتہ رات جو قریب کی ہے عرب
لوگ زوال سے پہلے گزشتہ رات کو اَللَّیْلَۃُ
کہتے ہیں اور زوال کے بعد بَارِحَۃٌ کہتے ہیں)
لَا اَبْرَحُ ۔ میں ہمیشہ پے در پے
لَا تَبْرَحْ اس جگہ سے مت سرک ۔

بَرْدٌ ٹھنڈا ہونا ٹھنڈا کرنا، برف ملانا، سو جانا
مرجانا۔
بُرَادٌ اور بُرُوْدٌ سست ہونا، کُند ہو جانا،
ثابت ہو جانا، واجب ہو جانا۔
تَبْرِیْدٌ ۔ ٹھنڈا کرنا۔
اِبْرَادٌ (اس معنی میں ضعیف لغت ہے) ناتوان کر دینا
اِبْرَادٌ ٹھنڈا کر کے لانا، ٹھنڈا پلانا، قاصد بھیجنا
ناتوان کر دینا، ٹھنڈے وقت میں داخل ہونا۔
اِبْتِرَادٌ ۔ ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا۔
تَبَارُدٌ ۔ ٹھنڈا بننا۔
بَرْدَانُ ۔ صبح اور شام
مَنْ صَلَّى الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ جو شخص
دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے (یعنی فجر اور عصر کی)
وہ بہشت میں جائے گا۔
کَانَ یَسِیْرُ بِنَا اَلْاَبْرَدَیْنِ ۔ وہ ہم کو صبح
اور شام لے کر چلتے۔
وَسِرْ بِهَا الْبَرْدَیْنِ ۔ اس کو صبح اور شام
(ٹھنڈے ٹھنڈے) لے جا۔
صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ لَیْلَۃً ذَاتَ بَرْدٍ ۔ ایک
سردی کی رات میں آپ نے گھر میں نماز پڑھ لی
(دوسری روایت میں ہے کہ موذن نے ٹھنڈی
ہوا اور سردی اور بارش میں اذان دی۔ آپ
نے فرمایا یہ بھی پکار دے لوگو اپنے گھروں میں
نماز پڑھ لو)
بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔ برف کے پانی
اور اولے کے پانی سے
اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ ۔ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت
پڑھو (یعنی زوال کے بعد جب ذرا گرمی کی شدت
کم ہو جائے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں
کہ ظہر کی نماز اول وقت پڑھو۔ یہ برد النہار سے
نکلا ہے یعنے شروع دن مجمع البحرین میں ہے
کہ یہی مطلب زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ دوسری
حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہیں ہو سکتی جن
میں اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی
گئی ہے بعضوں نے کہا کہ گرمی دوزخ کی بھاپ
سے ہے اس کو ظہر کی نماز پڑھ کر ٹھنڈی کرو)
اَبْرِدْ اَبْرِدْ یعنی جلدی کر کیونکہ جو شخص اول
وقت ظہر کی نماز پڑھ لے گا وہ گرمی کی شدت
سے محفوظ رہے گا۔ گرمی کی شدت دو بجے پر ہوتی
ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے)
فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ ۔ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو

(مراد صفراوی بخار ہے)
اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ
جاڑے کا روزہ مفت کی لوٹ ہے۔ (جس میں
جنگ اور تکلیف کی ضرورت نہیں یا وہ لوٹ
ہے جو قائم ہو گئی یہ ماخوذ ہے بَرَدَ لِیْ عَلٰی
فُلَانٍ حَقٌّ سے۔ میرا حق فلاں شخص پر ثابت
ہو گیا)
بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ۔ اللہ اس کی خوابگاہ ٹھنڈی کرے
وَدِدْتُ اَنَّہٗ بَرَدَ لَنَا عَمَلُنَا۔ میری آرزو
یہ ہے کاش ہمارا عمل قائم ہو جائے (یعنی
قبول ہو جائے۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے مطلب
یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال خیر ہم نے
کئے ہیں وہی قبول ہو جائیں اور خلافت سے ہم
برابر سرابر چھوٹ جائیں نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو)
حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہٗ (میں نے اس دودھ پر
اتنا پانی ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا (یہ حضرت
ابوبکر صدیق کا قول ہے)
فَاِنَّ ذٰلِكَ بَرْدُ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔ جو کوئی شخص
بیگانہ عورت کو دیکھے تو اپنی بی بی کے پاس آئے،
اس سے صحبت کرے اس سے اس کی دل کی
خواہش ٹھنڈی پڑ جائے گی (شہوت کا جوش
جاتا رہے گا)
اِنَّہٗ شَرِبَ النَّبِیْذَ بَعْدَ مَا بَرَدَ۔ حضرت
عمرؓ نے نبیذ اس وقت پیا جب وہ ٹھنڈا ہو گیا۔
(اس کی تیزی جاتی رہی)
جَدَّ فِی الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ۔ ایک کام میں اس
نے کوشش کی پھر سست پڑ گیا۔
بَرَدَ اَمْرُنَا وَصَلُحَ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ
سے جب بیعت ہو گئی اور سقیفہ سے باہر نکلے تو
رستہ میں ایک شخص ملا اس سے پوچھا تو کون ہے
کہنے لگا بریدہ اسلمی۔ اس وقت عمرؓ نے کہا
(فال نیک لیا) فرمایا ہمارا کام جم گیا اور درست
ہو گیا۔
لَا تُبَرِّدُوْا عَنِ الظَّالِمِ۔ ظالم کا گناہ اس کو
گالی گلوچ دے کر ہلکا نہ کرو۔ (بلکہ صبر کرو اور
خاموش رہو تو اس پر پورا وبال پڑے گا)
فَضَرَبَہٗ بِالسَّیْفِ حَتّٰی بَرَدَ۔ اس کو تلوار سے
مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (مر گیا)
قَدْ ضَرَبَہٗ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ۔ ابوجہل
مردود کو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے
یہاں تک (تلواروں سے) مارا کہ وہ ٹھنڈا ہو
گیا (ایک روایت میں حَتّٰی بَرَكَ ہے یہاں تک
کہ وہ گر گیا)
بَرْدُ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ مرنے کے بعد
ٹھنڈی زندگی
اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ فِیْ
بَرْدِ الْعَیْشِ۔ یا اللہ ہم کو حضرت محمد کے ساتھ
رکھ ٹھنڈی زندگی میں
بَرُوْدُ الظِّلِّ۔ اچھی زندگانی کرنے والا احسن المعاشرہ
كَانَ یَكْتَحِلُ بِالْبَرُوْدِ وَھُوَ مُحْرِمٌ آنحضرتؐ
احرام کی حالت میں ٹھنڈا سرمہ لگایا کرتے۔
بَرَدْتُ عَیْنِیْ۔ میں نے اپنی آنکھ میں ٹھنڈا
سرمہ لگایا۔
اَصْلُ كُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَۃُ۔ ہر بیماری کی جڑ
معدے کی ٹھنڈک (بدہضمی ہے)
اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ
میں عہد نہیں توڑتا اور پیغام لانے والوں کو
قید نہیں کرتا۔

لَا تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ ۔ چار برید سے کم مسافت میں نماز کا قصر نہ ہوگا (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا)

اَلْبَرِیْدُ مَا بَیْنَ ظِلِّ عَیْرٍ اِلٰی وَعِیْرٍ ۔ برید ظل عیر سے لے کر وعیر تک کا ہوتا ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں یعنے بارہ میل کا ہر میل پندرہ سو ہاتھ کا)

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ ۔ مدینہ کا حرم ایک برید در برید مکسر ہے

اَلْحَرَمُ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ مکہ کا حرم بھی برید در برید ہے۔

اَلْحُمّٰی بَرِیْدُ الْمَوْتِ بخار موت کا قاصد (ایلچی) ہے

اِذَا اَبْرَدْتُّمْ اِلَیَّ بَرِیْدًا ۔ جب تم میرے پاس کوئی ایلچی بھیجو۔

حَمٰی كُلَّ نَاحِیَةٍ بَرِیْدًا ہر جانب حفاظت کے لئے ایک ایک مخبر رکھا۔

خَیْلُ الْبَرِیْدِ وہ سوار جو دشمن کی خبر رکھتے ہیں

بَرِیْدُ الرُّوَیْثَةِ ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان

بُرْدٌ ۔ ایک قسم کی دھاری دار چادر یا کالی کملی مربع

عَلَیْهِ بُرْدٌ یَمَانِیَّةٌ ۔ وہ یمنی چادر اوڑھے تھے

اَلْكَفَنُ یَكُوْنُ بُرْدٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فَاجْعَلْهُ كُلَّهٗ قُطْنًا ۔ کفن دھاری دار چادر کا ہونا چاہیئے اگر ایسی چادر نہ ملے تو سارا کفن روئی کے کپڑے کا کر دے

یُؤْخَذُ الْبُرْدِیُّ فِی الصَّدَقَةِ زکوٰۃ میں بُردی (جو ایک قسم کی اچھی کھجور ہے) لی جائے گی

بَرَّدَهٗ ۔ اس کو ٹھنڈا کر دیا مار ڈالا

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ كَبِدٍ حَرّٰی بہتر صدقہ جلتے کلیجے کا ٹھنڈا کرنا ہے۔

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی قَلْبِهٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ۔ جو شخص ہم اہل بیت کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر پائے وہ اللہ کا شکر کرے۔

لَا تُبَرِّدْ لِلْوَارِثِ عَلٰی ظَهْرِكَ ایسا مت کر کہ تیرا وارث تو ہلکا رہے (ثواب کمائے) اور تیری پیٹھ پر بوجھ رہے (تو مال جمع کر کے چھوڑ جائے وہ نیک کاموں میں خرچ کرے)

آخِرُ الْعَقِیْقِ بَرِیْدُ اَوْطَاسٍ ۔ عقیق کا اخیر برید اوطاس ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)

بَرْدَانُ ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

مِبْرَدٌ سوہان بَرْدِیٌّ ایک بھاجی ہے عراق میں

بَرَّادَةٌ سقایہ

مُبَرِّدٌ مشہور نحوی ہے

بِرْذَوْن : جانور اور تاتاری (ترکی) گھوڑا۔

بَرَاذِیْنُ جمع بِرْذَوْنٌ کی

لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا ۔ ترکی گھوڑے پر مت چڑھو (کیونکہ وہ مٹھا ہوتا ہے جنگ کے لائق نہیں ہوتا یہ نہی کراہت کے لئے ہے یعنے غرور کی راہ سے فخر کی نیت سے)

بَرٌّ ، قہر کرنا قول یا فعل سے سچ بولنا سچا ہونا، احسان کرنا، نیکی کرنا، ہانکنا، مقبول ہونا، قبول کرنا، اطاعت کرنا۔

تَبْرِیْرٌ ۔ نیک کہنا۔

اِبْرَارٌ ۔ خشکی میں سفر کرنا، اولاد بہت ہونا، قبول کرنا، غالب ہونا۔

مُبَارَّۃٌ۔ نیکی کرنا، اچھا سلوک کرنا۔
تَبَرُّرٌ۔ نیک ہونا، اطاعت کرنا۔
اِبْتِرَارٌ۔ اپنے لوگوں سے جدا ہو کر الگ رہنا۔
بَارٌّ۔ نیک، اطاعت گذار، سچا، اچھا سلوک کرنیوالا۔
(یہ ضد ہے عَاقٌّ کی۔ بَرٌّ اللہ کا ایک نام بھی ہے)
بَرٌّ خشکی جیسے بَحْرٌ دریا
بَرَارِیْ اور بُرُوْرٌ جمع ہے۔
بَرَّانِیْ گھر کے باہر
جَوَّانِیْ گھر کے اندر
بِرٌّ یا بُرُوْرٌ قسم کا سچ ہونا۔
بِرٌّ ماں باپ کی اطاعت کرنا، نیکی کرنا، قبول ہونا، قبول کرنا، مغلوب کرنا، اللہ کا نام بَرٌّ ہے بہ فتحہ با نہ بَارٌّ اگرچہ بَارٌّ کے معنی بھی وہی ہیں اس کی جمع اَبْرَارٌ اور بَرَرَۃٌ ہے۔ بُرٌّ بہ ضمہ با گیہوں
فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَۃَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ۔ آنحضرتؐ نے صدقہ فطر ایک صاع گیہوں کا مقرر کیا۔
اِجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّ عَمَلِیْ سَارًّا۔ میرا دل نیک کر دے، میرا عمل خوش کرنے والا کر دے۔ (تیری درگاہ میں قبول ہو)
بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بشرطیکہ گناہ کا حکم نہ کریں)
تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّھَا بِکُمْ بَرَّۃٌ۔ زمین پر ہاتھ پھیرو وہ تم پر ماں کی طرح مہربان ہے۔
اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ اَبْرَارُھَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِھَا وَفُجَّارُھَا اُمَرَاءُ فُجَّارِھَا۔ بادشاہ اور خلیفہ قریش میں سے ہوں گے ان میں جو نیک ہیں وہ نیکوں کے سردار ہوں گے اور جو بدکار ہیں وہ بدکاروں کے سردار ہوں گے (یعنے جیسے رعیت کے لوگ ہونگے ویسے ہی حاکم اللہ ان پر مسلط کرے گا۔ نیکوں پر نیک بادشاہ حکومت کریں گے اور بدوں پر بد جیسے کہتے ہیں زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت بعضوں نے کہا قریش کے لوگ دوسرے لوگوں سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر ہیں، اُن میں کے نیک ایسے نیک ہوں گے گویا نیکوں کے سردار اور اُن میں کے بد ایسے بد ہوں گے گویا بدوں کے سردار۔ یہ فرمانا آپ کا بالکل صحیح نکلا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز ایسے نیک حاکم ہوئے کہ آج تک نیکوں کے سردار گنے جاتے ہیں اور یزید اور ولید اور ابن زیاد اور مروان وغیرہ ایسے بد حکام ہوتے کہ آج تک بدوں کے سردار گنے جاتے ہیں)
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔ میں تیرے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے نہ بد
اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا کُنْتُ اَتَبَرَّرُ بِھَا بتلایئے وہ کام جن کی وجہ سے میں اللہ کا تقرب چاہتا تھا۔
آلْبِرَّ یُرِدْنَ۔ کیا انہوں نے نیکی اور عبادت کی نیت کی ہے (جو مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے سب نے ڈیرے جما دیئے)
لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے (جب روزے سے ضعف اور ناتوانی اور تکلیف کا اندیشہ ہو) ایک روایت میں لَیْسَ مِنْ اَمْبِرِّ امْصِیَامُ فِیْ امْسَفَرِ ہے۔ یہ ایک لغت ہے بعضے عربوں

کی جو لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں۔

وَاِنَّ الْبِرَّ دُوْنَ الْاِثْمِ اپنی منّت پورا کرنا نہ توڑنا۔

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰى يُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ہر نیکی سے بڑھ چڑھ کر دوسری نیکی ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں مارا جائے (بس یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے)

اَلْمُصَلِّيْ يَتَنَاثَرُ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ مَفْرَقِ رَاسِهٖ اِلٰى اَعْنَانِ السَّمَاءِ۔ نمازی پر نیکیاں پڑتی ہیں اس کی سر کی مانگ سے لے کر آسمان کے کناروں تک

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ جو شخص قرآن کو بے تکلف پڑھتا ہے (اس میں ماہر ہے) وہ تو قیامت کے دن پیغام لانے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (بعضوں نے کہا حج مبرور سے مقبول مراد ہے جس میں کوئی خطا نہ ہو بعضوں نے کہا جس کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے نیک کاموں میں مصروف رہے)

اَبَرَّ اللّٰهُ حَجَّكَ اللہ تیرا حج قبول کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا یا اللہ اس حج کو مبرور کر

بُرَّ حَجُّكَ يَا اٰدَمُ تیرا حج قبول کیا گیا اے آدم

بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهٗ وَ اَبَرَّهُ اللہ نے اس کی قسم سچی کی۔

اَلْبَيْعُ الْمَبْرُوْرُ جس بیع میں کوئی شبہ کراہت یا حرمت کا نہ ہو۔

بَرَّ حَجَّهٗ وَ اَبَرَّ۔ اللہ تعالیٰ اس کا حج قبول کرے

لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ وَّ لَا بِرٍّ یہ کلام (یعنی مسیلمہ کذاب نے جو بنایا تھا) اللہ کی طرف سے نہیں نکلا ہے نہ سچائی سے (بلکہ جھوٹ بنا ہوا ہے (اس کا مضمون ہی بکیک کہے دیتا ہے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں ہے)۔

اُمِرْنَا بِسَبْعٍ مِّنْهَا اِبْرَارُ الْمُقْسِمِ ہم کو سات باتوں کا حکم ہوا۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ قسم دینے والے کی قسم کو سچا کریں (یعنے قسم دے کر جس کام کی وہ درخواست کرے اس کو کر دیں یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کر دیں۔ بشرطیکہ وہ امر کوئی گناہ نہ ہو اور آدمی اس کو کر سکتا ہو)

يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ۔ آپ کی بیبیوں سے اچھے اور برے سب قسم کے لوگ بات کرتے ہیں۔

وَزْنُ بُرَّةٍ ایک گیہوں کے دانہ کے برابر ہموزن

لَوْلَا الْحَيَاءُ وَبِرُّ اُمِّيْ اگر دنیا کی شرم وحیا کا اور اپنی ماں کی خدمت کا مجھ کو خیال نہ ہوتا (تو میں کسی کا غلام ہونا پسند کرتا)

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے

اَلصِّدْقُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے

اَلْغَنِيْمَةُ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ہر نیکی میں سے لوٹ

بَرُّوْا وَحَنِثْتُ ان کی قسم سچی ہوئی میری جھوٹی

اِنَّ نَاضِحَ اٰلِ فُلَانٍ قَدْ اَبَرَّ عَلَيْهِمْ فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ شریر ہو گیا اُن کو تھکا مارا

اُحْفُرْ بَرَّةً ایک کنواں کھود (جس کے

پانی سے لوگوں کو بھلائی ہو)

إِنَّهُ غَيَّرَ اسْمَ امْرَأَةٍ كَانَتْ تُسَمّٰى بَرَّةَ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ وَقَالَ تُزَكِّي نَفْسَهَا۔ آنحضرتؐ نے ایک عورت کا نام جو برّہ (نیک) تھا بدل کر اس کا نام زینب رکھ دیا فرمایا یہ اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو)

مَنْ أَصْلَحَ جَوَّانِيَّهُ أَصْلَحَ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهُ جو شخص اپنے باطن کو درست کرے (دل صاف رکھے) اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کردے گا (حال عربوں کا محاورہ ہے بَرًّا بَرًّا یعنی باہر جاؤ جُوًّا جُوًّا اندر جاؤ)

خَالِطُوْهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَلَا تُخَالِطُوْهُمْ بِالْجَوَّانِيَّةِ۔ دین کے دشمنوں سے ظاہرداری کرو پر دل سے ان سے نہ ملو۔

وَنَسْتَعْضِدُ الْبَرِيْرَ ہم پیلو کے پکے پھل چن رہے تھے

مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْبَرِيْرُ۔ ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے پھل کے سوا اور کچھ نہ تھا

بَرْبَرَةٌ۔ آواز سے بڑبڑانا، اس طرح کہ سمجھ میں نہ آئے

بَرِيْرَةُ۔ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام تھا

لِيَبَرَّ یعنے کفارہ دے دے اور ایسی قسم پر اصرار نہ کرے جس سے بندگان خدا کو ضرر پہنچے۔

بَرْزٌ۔ خالی اور کشادہ زمین۔

بُرُوْزٌ۔ جنگل کو جانا۔ چھپنے کے بعد ظاہر ہونا دلہن کو آراستہ کرنا۔

بَرَزٌ۔ پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا

بَرَازَةٌ اپنے ساتھیوں پر فضیلت یا شجاعت میں فائق ہونا۔

تَبْرِيْزٌ۔ ظاہر کرنا

إِبْرَازٌ سفر کا قصد کرنا۔

أَبْرَزَ الْكِتَابَ۔ کتاب کو پھیلایا باہر نکالا

مُبَارَزَةٌ اور بِرَازٌ جنگ کے لئے اپنے حریف کے سامنے نکلنا

تَبَرُّزٌ پاخانہ کے لئے جنگل کو جانا۔

بَرَازٌ۔ میدان اور پاخانہ (گو)

تَبَارُزٌ بمعنی بِرَازٌ ہے

وَكَانَتْ بَرْزَةً تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْقُبَّةِ ام معبد ایک پکی عمر کی پاک دامن عورت تھیں (جوان نہ تھیں) قبہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں (مردوں سے باتیں کرتیں)

كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ أَبْعَدَ آنحضرتؐ جب پاخانہ کے لئے میدان میں جانا چاہتے تو دور جاتے۔ بعضوں نے بِرَازٌ بکسر با روایت کیا ہو خطابی نے کہا یہ خطا ہے حالانکہ بِرَاز بکسرۂ با بھی پاخانہ کے معنی میں آیا ہے لیکن مشہور معنی اس کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا ہے)

اَلْبَوْلُ مِثْلُ الْبَرَازِ پیشاب بھی پاخانہ (گوہ) کی طرح ہے۔

تَبَرَّزَ حاجت کے لئے نکلا۔

رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کھلی جگہ میں سب کے سامنے نہا رہا تھا۔

مُتَبَرَّزُنَا۔ ہمارے پیشاب پاخانہ کا مقام

هٰذَا هُوَ الْبَارِزُ۔ یہ بارز ہے یعنے ایران کا ملک (بعضوں نے بکسر را پڑھا ہے یعنی مُبَارِزٌ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے)

تَبَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ۔ بدر کے دن لڑنے کے لئے صفوں سے باہر نکلے۔

مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ۔ جو شخص میرے کسی ولی (دوست سے) دشمنی رکھے وہ لڑنے کے لئے میرے مقابل ہوا۔ (معاذ اللہ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے)

مترجم:۔ اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہئے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہئے غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ، منہ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلمات ناشائستہ علما کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے ہم کو شیخ ابن عربیؒ سے بھی محبت ہے اور ابن تیمیہ اور شوکانی سے بھی، ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے۔ اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ یُتَبَرَّزُ بِہٖ یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچیں۔ جہاں لوگ میدان میں ٹھہرتے ہیں (بعضوں نے یُتَبَرَّرُ پڑھا ہے یعنی جہاں نیکی کی جاتی ہے)

فَاَخِّرُوْا حَتّٰی تَبْرُزَ۔ ٹھہرو یہاں تک کہ سورج نمایاں ہوجائے۔

فَاِذَا ھُوَ بَارِزٌ۔ اس وقت آپ سامنے علانیہ بیٹھے تھے (خطابی نے بِاَزَرٍ روایت کیا ہے۔ یعنے جھنڈ لوگوں میں)

اَلْبَرَازُ فِی الْمَوَارِدِ پانی بہنے کے مقامات میں پاخانہ پھرنا۔

اِتَّقُوْا الْمَلَاعِنَ الْبَرَازَ۔ ایسے مقاموں میں پاخانہ پھرنے سے بچے رہو جہاں پاخانہ پھرنے سے لوگ تم پر لعنت کریں (مثلاً سایہ دار درختوں کے تلے یا عین سڑک پر آرام و آسائش کے مقاموں میں)

اَلْاِبْرِیْزُ۔ خالص سونا کندن

بَرْزَخٌ۔ آڑ، پردہ۔

فِیْ بَرَازِخَ مَا بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت کے بیچ والے پردے ہیں۔

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاَسْوٰی بَرْزَخًا۔ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کچھ قرآن چھوڑ دیا (اول اور آخر حصہ پڑھا)

تِلْكَ بَرَازِخُ الْاِیْمَانِ۔ یہ وسوسے آنا تو ایمان کے بیچ کے حصے ہیں (شروع ایمان کا اللہ اور رسول پر یقین کرنا ہے اور آخری حصہ راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا۔ بیچ میں باقی حصے ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وسوسے آنا یقین اور شک کے بیچ کے حصے ہیں تو وسوسہ والا کافر نہیں ہوتا مگر شک کرنے کافر ہے)

نَخَافُ عَلَیْکُمْ ھَوْلَ الْبَرْزَخِ ہم تم پر برزخ کے ہول سے ڈرتے ہیں (برزخ وہ عالم ہے جو اور آخرت کے بیچ میں ہے جہاں آدمی موت بعد حشر تک رہے گا)

کُلُّکُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلٰکِنِّیْ وَاللّٰہِ اَتَخَوَّفُ عَلَیْکُمْ فِی الْبَرْزَخِ۔ تم سب بہشت جاؤ گے لیکن میں قسم خدا کی تم پر برزخ میں ڈ

قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ مُنْذُ حِیْنِ مَوْتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ میں نے کہا کیا ہے فرمایا موت کے بعد سے قیامت تک

اَلْبَرْزَخُ اَلْقَبْرُ۔ برزخ قبر ہے۔

بَرْزَق: ایک گھاس ہے۔
بِرْزِیْقٌ۔ گروہ۔
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَکُوْنَ النَّاسُ بَرَازِیْقَ
یا بَرَازِقَ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ لوگ
پھوٹ کر الگ الگ گروہ نہ ہو جائیں (صاحب نہایہ
نے کہا برازیق جمع ہے برزاق کی یا برزق کی)

بُرْس: ایک گاؤں کا نام ہے عراق میں
هُوَ اَحْلٰی مِنْ مَّاءِ بُرْسٍ۔ وہ برس کے پانی سے
زیادہ شیریں ہے۔

بِرْسَام: سینہ کی بیماری جیسے سرسام سر کی بیماری جس سے
ہذیان پیدا ہو۔
خَرَجَ الْحُسَیْنُ مُعْتَمِرًا وَّقَدْ سَاقَ بَدَنَةً
حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی السُّقْیَا فَبُرْسِمَ۔ امام حسین علیہ السلام
عمرے کے لئے نکلے قربانی ساتھ لائے، جب سقیا
میں پہنچے تو ان کو برسام ہو گیا
وَلٰكِنْ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِیْمَ نَزَّلَ اللّٰهُ الْمُوْمَ
وَهُوَ الْبِرْسَامُ۔ (پہلے لوگ یوں ہی اچھے خاصے
چنگے بھلے مر جاتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی دعا سے اللہ نے موم یعنی برسام کی بیماری اتاری
(نیومونیا) پھر اسکے بعد دوسری بیماریاں اتاریں)

بَرَش: سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے پر ہوں۔
رَاَیْتُ جَذِیْمَةَ الْاَبْرَشَ قَصِیْرًا اَبْرَشَ
میں نے جذیمہ بادشاہ کو دیکھا بونا تھا چھوٹا داغدار
(یعنے کوڑھی کہتے ہیں عرب لوگ اس کو ابرص کہنے سے
ڈرے تو ابرش کہنے لگے)
اَرْضٌ بَرْشَاءُ۔ زمین بہت گھاس والی طرح
بہ طرح کی۔
فِیْ حَدِیْثٍ اٰخِذٍ حَصَی الْجِمَارِ الْبُرْشِ۔ کنکریاں
مارنے کی رنگ برنگ لیں۔

بَرْشَمَةٌ: تیز نظر سے دیکھنا، غصہ سے خاموش رہنا
منہ پھیر لینا، رنگ برنگ کے نقطے لگانا
فَبَرْشَمُوْا لَهٗ۔ لوگوں نے ان کو گھور کر دیکھا

بَرَص: کوڑھ، سفید داغ جو جسم پر نمود ہو سفید
داغوں کا نمود ہونا۔
تَبْرِیْصٌ۔ کوڑھی بنانا، منڈانا، بھینچا
اِبْرَاصٌ۔ کوڑھی لڑکا پیدا ہونا، کوڑھی کرنا۔
تَبَرُّصٌ۔ زمین کی سب گھاس چر جانا۔
بِرَاصٌ۔ جنوں کے مکانات
سَامُّ اَبْرَص۔ گرگٹ
بَرَصٌ۔ ایک کیڑا ہے جو کنوئیں میں پیدا ہوتا ہے۔
اَبْرَصُ۔ کوڑھی مرد۔
بَرْصَاءُ۔ کوڑھی عورت

فائدہ:۔ ایک ہندوستانی مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر
لکھی ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں یَدٌ مَّبْرُوْصَةٌ
حالانکہ مبروصہ زبان عرب میں صحیح نہیں ہے بَرْصَاءُ
کہنا چاہئے جن لوگوں کی عربیت کا یہ حال ہو ان کی
تفسیر پر کہاں تک اعتماد ہو سکتا ہے)

بَرَض: تھوڑا۔
بِرَاضٌ اور بُرُوْضٌ اور اَبْرَاضٌ جمع ہے بَرَضٌ
مَاءٌ قَلِیْلٌ یَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا۔ تھوڑا سا
پانی جس کو لوگ چلو چلو لے رہے تھے۔
اَیْبَسَتْ بَارِضَ الْوَدِیْسِ۔ ذرا ذرا ہریالی جس نے
زمین چھپائی تھی اس کو بھی سکھا دیا۔
بَارِضٌ اس سبزی کو کہتے ہیں جو زمین پر پہلے پہل
نمودار ہوئی ہو ابھی یہ معلوم نہ ہو کونسی قسم ہے۔

بُرْطُشَةٌ: یا بُرْطُسَةٌ سین مہملہ سے بمعنی دلالی
میانجی گری۔
کَانَ عُمَرُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مُبَرْطِشًا حضرت عمرؓ

جاہلیت کے زمانہ میں دلالی کا پیشہ کرتے تھے (یعنی بائع
اور مشتری کے درمیان معاملہ کرتے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے
فضل سے ان کو دَلّالِ عَلَے الْاِسْلَامِ بنایا)۔

بَرْطِیْلٌ: لمبا بڑا پتھر (کعب بن زہیر نے اپنے قصیدے میں
اونٹنی کے سر کو اس سے تشبیہ دی ہے)

اِنَّہٗ کَرِہَ لِبَاسَ الْبُرْطُلَّۃِ۔ آنحضرتؐ نے برطلہ کا
پہننا مکروہ جانا۔

بُرْطُلَہ یا بُرْطُلَّۃٌ (بہ تشدید لام) ایک قسم کی ٹوپی ہے

بَرْطَمَۃٌ: غصہ سے پھول جانا۔

مُبَرْطِمٌ۔ متکبر مغرور (مجاہد نے کہا وَ اَنْتُمْ
سَامِدُوْنَ کی تفسیر میں ہی اَلْبَرْطَمَۃُ بعضوں
نے کہا برطمہ ایک قسم کا کھیل ہے)

بَرَاعَۃٌ یا بُرُوْعٌ۔ غالب ہونا فائق ہونا، فضیلت
میں یا جمال میں کامل ہونا، فصاحت

اَمْرٌ بَارِعٌ۔ اچھا امر

اِمْرَأَۃٌ بَرِیْعَۃٌ حسن و جمال یا عقل میں فائق عورت

بَرْقٌ: بجلی کی چمک

بَرْقَۃٌ دہشت

بَرَقٌ۔ بکری کا بچہ، دہشت حیرت

بُرْقَۃٌ۔ حاجت کام اور وہ مٹی جس میں پتھر اور
ریت ملی ہو اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں جہاں
آنحضرتؐ کے صدقات جمع رہتے تھے منتہی الارب میں ہے
کہ عرب کے ملک میں ایک سو سے زیادہ برقے ہیں جیسے
بُرْقَۃُ الْاَثْمَادِ اور بُرْقَۃُ الْاَجَاوِلِ اور
بُرْقَۃُ الْاَجْدَادِ وغیرہ۔)

اَبْرِقُوْا فَاِنَّ دَمَ عَفْرَاءَ اَزْکیٰ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ
دَمِ سَوْدَاوَیْنِ۔ چت کبری بکری قربانی کرو کیونکہ
ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو
کالی بکریوں کے خون سے بہتر ہے (بعضوں نے کہا
اَبْرِقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ موٹی چربی دار بکری ڈھونڈ
کر قربانی کرو۔

اِنَّ صَاحِبَ رَایَتِہٖ فِیْ عَجْبِ ذَنَبِہٖ مِثْلُ اَلْیَۃِ
الْبَرَقِ وَفِیْہِ ھُلْبَاتٌ کَھُلْبَاتِ الْفَرَسِ:
اسکے جھنڈے بردار کی ریڑھ کی ہڈی میں بکری کے
بچہ کی چکتی کی طرح ایک چیز ہوگی اس پر گھوڑے
کے بالوں کی طرح بال ہوں گے۔

تَسُوْقُھُمُ النَّارُ سَوْقَ الْبَرَقِ الْکَسِیْرِ۔ ان کو
آگ اس طرح سے ہانک لیجائے گی (آہستہ آہستہ نرمی کے
ساتھ) جیسے لنگڑے بکری کے بچہ کو ہانکتے ہیں۔

اِنَّ الْبَحْرَ خَلْقٌ عَظِیْمٌ یَرْکَبُہٗ خَلْقٌ ضَعِیْفٌ
دُوْدٌ عَلٰی عُوْدٍ بَیْنَ غَرَقٍ وَّبَرَقٍ (عمرو بن عاص
نے حضرت عمرؓ کو لکھا) سمندر (اللہ تعالیٰ کی ایک
بڑی مخلوق) ہے اس پر وہ مخلوق سوار ہوتی ہے جو
ضعیف (ناتوان) ہے یعنے آدمی اس کی مثال کیا ہے
جیسے ایک کیڑا ایک لکڑی پر بیٹھا ہو، اب ڈوبا اب
ڈوبا، دہشت زدہ۔

لِکُلِّ دَاخِلٍ بَرْقَۃٌ: جو شخص (نیا) اندر آئے گا
اس کو دہشت ہوگی۔

اِذَا بَرِقَتِ الْاَبْصَارُ۔ جب آنکھیں مارے حیرت
کے کھلی کی کھلی رہ جائیں واگر بَرَقَتْ بہ فتحہ را پڑھو
تو معنی یہ ہوں گے جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں)

کَفٰی بِبَارِقَۃِ السُّیُوْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ فِتْنَۃً۔ یہ فتنہ
(امتحان) کیا کم ہے کہ اسکے سر پر تلواریں چمک چکی ہیں
(اب دوسرے امتحان کی کیا ضرورت ہے۔ یہ شہید کے لئے
فرمایا جب لوگوں نے پوچھا کیا شہید کا بھی قبر میں
امتحان ہوگا)

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ الْبَارِقَۃِ یا تَحْتَ بَارِقَۃِ السُّیُوْفِ
بہشت تلواروں کے تلے یا تلواروں کی چمک کے تلے ہے

فَاِذَا فَتًى بَرَّاقَ الثَّنَايَا ناگہاں ایک جوان دکھلائی دیا جس کے دانت تبسم کے وقت بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے کی شکنیں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں۔

بُرَاقٌ۔ وہ جانور جس پر آنحضرتؐ شب معراج میں سوار ہوئے تھے وہ خچر سے کم اور گدھے سے اونچا تھا اس کا رنگ نقرہ بہت چمکدار تھا اس لئے براق اس کا لقب ہوا بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ برق کی طرح تیز رفتار تھا۔

فَاحْتَمَلَهٗ حَتّٰى اِذَا بَرِقَتْ قَدَمَاهُ رَمٰى بِهٖ اس نے اس کو اٹھا لیا جب پاؤں تھک گئے تو پھینک دیا۔

بَرَقَ الْفَجْرُ۔ صبح کی روشنی ہوئی۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ۔ بجلی فرشتوں کے کوڑے ہیں۔

اَبْرَقَةٌ بھی ایک جانور جس کو حضرت جبرئیل لے کر آئے تھے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا جو کمر پر باندھا جاتا تھا (یہ ٹکڑا بہشت سے آیا تھا اور آنحضرتؐ نے وفات کے بعد حضرت علیؓ کو دیا فرمایا یہ جبرئیل لے کر آئے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اس کو زرہ کے چھلّے میں رکھو اور پٹی کے بجائے کمر پر باندھو)

بُرْقَةٌ۔ وہ باغ سات باغوں میں سے جو حضرت فاطمہ پر وقف کئے گئے تھے۔

اَبْرَقٌ۔ وہ گھوڑا جو چت کبرا ہو۔

وَلَعَمْرِیْ فَلْيَبْرُقُوْا وَلْيُرْعِدُوْا۔ قسم میری عمر کی وہ ڈرائیں اور دھمکائیں۔

بَرْكَةٌ۔ ایک بار دودھ دوہنا صبح کے وقت سینہ اونٹ کا جو زمین سے لگتا ہے۔

بُرُوْكٌ اور تَبْرَاكٌ بیٹھنا

بَرَكَةٌ کسی چیز میں زیادتی ہونا۔

بَرَكَ۔ جم گیا، ٹھہر گیا، بیٹھ گیا، گر گیا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ یا فِيْكَ یا عَلَيْكَ یا بَارَكَكَ سب کے معنی یہ ہیں اللہ تجھکو برکت دے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ یا اللہ حضرت محمد کو اور ان کی آل کو جو تو نے بزرگی دی ہے وہ ہمیشہ قائم اور دائم رکھ۔

تَبَرَّكَ بِهٖ برکت لی اس سے

تَبَارَكَ برکت طلب کی یا حاصل کی فال لیا، پاکیزہ اور منزہ ہوا۔

اِبْتِرَاكٌ گھٹنوں پر ٹیکا دے کر لڑنا۔

بَرَاكِ بَرَاكِ بیٹھ جاؤ

بِرْكَةٌ۔ حوض۔

اَبْرَكٌ۔ بہادر شجاع

بَرُوْكٌ۔ وہ عورت جس کا لڑکا جوان ہو اور وہ نکاح کرے۔

فَحَنَّكَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ آنحضرتؐ نے کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی اور اسکے لئے برکت کی دعا کی۔

بَرَكَةُ السَّحُوْرِ سحری کھانے کی برکت یا اس وقت کے ذکر اور دعا کا ثواب

بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مد یا ایک صاع اناج اتنے آدمیوں کو کفایت کرے جو اور شہروں میں ان کو کفایت نہ کرتا یا ان کی تجارت یا سوداگری میں ترقی ہو غلہ کی آمد بہت ہو رات دن صاع اور مد کا استعمال ہوا کرے یا مد اور صاع کا مقدار بڑھا دے جیسے بعد کے زمانہ میں ہوا)

مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ. اس تعریف میں برکت ہو، وہ خود بڑھ جائے، اس پر برکت ہو (باہر سے اور آئے اور اس کی مقدار بڑھ جائے)

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ. کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور اسکے بعد وضو کرے (یعنے ہاتھ دھوئے صاف پاک کرے)

فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا. برکت کھانے کے بیچوں بیچ میں اُترتی ہے (اس وجہ سے کناروں سے کھانا چاہئے نہ کہ بیچ میں سے)

فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ پھر اس کو اس میں برکت ہو (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خوشی سے میں نے اس کو نہیں دیا)

مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ. زمین کی پیداوار پھل پھول وغیرہ میں سے

وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ. اپنی برکتوں یعنے فضل وکرم میں سے مجھ پر کچھ اتار

مَا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُهٗ جس چیز سے آپ کے اصحاب برکت لیتے تھے (آنحضرتؐ کی کل چیزیں متبرک تھیں اور صحابہ اور تابعین نے ان سے برکت لی ہے اور اسی حکم میں ہیں آثار صالحین اور قبور اولیاء اللہ اور جن لوگوں نے ان سے برکت لینے کو شرک کہا ہے انہوں نے صریح غلطی کی ہے)

بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ. زمزم میں یا مکہ کے کھانے پینے میں حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے۔

اَكْثِرْ مَالَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ یا اللہ انس کو بہت مال دے اس کو برکت عطا فرما۔ (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی۔ انس کا باغ بصرے میں دوبار میوہ دیتا آل اولاد ستر سے زیادہ ہوئی)

فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ. آپ بچوں کو سلام کرتے ان کو برکت کی دعا دیتے

لَا تَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ. تجھ کو کیا معلوم ان میں سے کس میں برکت ہے (یعنی جو کھا چکا اس میں یا جو بچ گیا اس میں یا جو گر پڑا اس میں یا جو انگلیوں میں لگا رہ گیا اس میں)

اَلَّا بَرَّكْتَ. تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی (اُلٹی نظر بد لگائی)

تَبَارَكَ اللّٰهُ. بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ یا پاک ہے اور منزہ ہے۔

بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا ہمارے شہر میں برکت دے

بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

يَعْمِدُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ. ابوہریرہ تم میں سے کوئی کیا کرتا ہے اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے (پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے پھر ہاتھ رکھتا ہے ایسا نہ چاہئے بلکہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے۔ امام مالکؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے اماموں نے کہا ہے کہ اونٹ کا بیٹھنا یہی ہے کہ پہلے نمازی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے حالانکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے)

وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ یعنے گھٹنے ٹیکنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ ٹیکے (اور اونٹ کے گھٹنے وہی ہیں جو انسان میں ہاتھ کہے جاتے ہیں۔ دوسرے امام کہتے ہیں کہ وائل کی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ کرتے وقت پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے اور ابوہریرہ کی حدیث منسوخ

ہے مگر نسخ کا دعویٰ بے دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ
نمازی کو اختیار ہے چاہے پہلے گھٹنے ٹیکے چاہے پہلے ہاتھ
لیکن اکثر محدثین نے پہلے امر کو ترجیح دی ہے)
اَلْقَتِ السَّحَابُ بَرْكَ بَوَانِيهَا - ابر نے اپنے
اعضا کے سینے کو ڈال دیا (یعنی خوب جم کر برسا)
فَاِنَّ عَلٰى اَبْوَابِهِمْ فِتَنًا كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ
ان کے دروازوں پر ایسی خرابیاں ہیں جیسے اونٹوں
کے تھانوں میں ہوتی ہیں (اگر اچھے تندرست
اُونٹ بیمار اونٹوں کے تھان میں بٹھلائے جائیں
تو ان کو بھی بیماری لگ جاتی ہے)
لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْلُغَ مَعَكَ بِرْكَ الْغِمَادِ
بدر تو کیا چیز ہے (بالکل قریب ہے) اگر آپ ہم
کو برک الغماد تک چلنے کا حکم دیں تو ہم حاضر ہیں۔
(برک الغماد ایک موضع ہے یمن میں۔ بعضوں نے کہا
مکہ سے بھی پانچ منزل ورے)
اِبْتَرَكَ النَّاسُ فِىْ عُثْمَانَ - لوگوں نے حضرت
عثمان کو برا کہا۔
كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ - یہ اونٹ اکثر اپنے تھانوں
میں بیٹھے رہتے ہیں (جنگل کو چرنے نہیں جاتے
اس خیال سے کہ شاید مہمان آجائیں اونٹ کاٹنے
کی ضرورت پڑے یا اس کا دودھ دوہنے کی)۔
ضَرَبَهُ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَكَ - عفرا کے بیٹوں
معاذ اور معوذ نے ابوجہل مردود کو اتنا تلواروں سے
مارا کہ وہ گر گیا بعضی روایتوں میں حَتّٰى بَرَدَ ہے
یعنے وہ ٹھنڈا ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گر جانے
کے بعد عبداللہ بن مسعود سے اس نے باتیں کیں اور
انہوں نے اس کا سر کاٹا)
بِرْكَةٌ - چھوٹا تالاب جہاں برسات کا پانی جمع ہو۔

برم: بخیل پگھلا ہوا سیسہ بیقراری

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ
كَارِهُوْنَ صُبَّ فِىْ اُذُنَيْهِ الْبَرَمُ - جو شخص
ایسے لوگوں کی باتیں سنے (یعنے قصداً ادھر کان لگا کر)
جو اس کو یہ باتیں سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت
کے دن) اس کے دونوں کانوں میں سیسہ (یا سرمہ)
گلا کر ڈالا جائے گا تاکہ وہاں بہرا رہے کچھ نہ سنے)
ایک روایت میں برم کے بدل بَيْرَمْ ہے معنی وہی ہیں
بَرْمٌ - مضبوط کرنا۔ بٹنا، گھومنا۔
تَبْرِيْمٌ بمعنی بَرْمٌ۔
اِبْرَامٌ - انگور کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آنا
رنجیدہ کرنا، جوڑنا، بٹنا۔
بَرَامٌ - دھاگا۔
بَرِيْمَةٌ - برمہ سوراخ کرنے کا آلہ
كِرَامٌ غَيْرُ اَبْرَامٍ - سخی ہیں بخیل نہیں ہیں (عمرو
بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے کہا)۔
اَ اَبْرَامٌ بَنُو الْمُغِيْرَةِ - کیا بنی مغیرہ کے لوگ
بخیل ہیں (انہوں نے کہا کیوں) عمرو نے کہا۔
نَزَلْتُ فِيْهِمْ فَمَا قَرَوْنِىْ غَيْرَ قَوْسٍ وَّ
ثَوْرٍ وَّ كَعْبٍ - میں ان کے پاس مہمان اترا انہوں
نے بس یہی میری ضیافت کی تھیلی میں کچھ بچی ہوئی
کھجور تھی ایک پنیر کا ٹکڑا تھوڑا سا گھی حضرت عمر
نے کہا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَشِبَعًا - یہ تو پیٹ بھرنے
کے لئے کافی ہے (اور کیا چاہئے کچھ پلاؤ قورمہ
پراٹھے گوشت حلوے مٹھائی پیش کرتے تب
تو ان کو سخی کہتا)۔
اَيْنَعَتِ الْعَنَمَةُ وَسَقَطَتِ الْبَرَمَةُ ایسی
خشک سالی ہوئی کہ عناب پک گئی اور کیلے کی
کلی گر پڑی (خشکی سے جھڑ گئی) بعضوں نے کہا
بَرَمَةٌ سے پیلو کا پھل مراد ہے)

السَّلَامُ عَلَیْكَ غَیْرَ مُوَدَّعٍ بَرَمًا۔ تجھ پر سلام تو ایسا شخص نہیں ہے جس سے ملول ہو کر اس کو رخصت کریں (یہ ماہ رمضان کے حق میں فرمایا اس حدیث سے خطبۃ الوداع کی اصل نکلتی ہے اور جنہوں نے اس کو بدعت کہا ہے اس سے غفلت ہوئی۔ یہ بَرِمَ بِهٖ بَرَمًا سے نکلا ہے یعنی اس کی صحبت سے اکتا گیا ناک میں دم آگیا اور بَرَمَ الْاَمْرَ بَرْمًا کے معنی ایک کام کو مضبوط کیا اسی سے ہے)

اِبْرَامٌ مضبوط اور استوار کرنا اسی سے ہے قضائے مبرم جو ٹل نہیں سکتی۔

رَاٰی بُرْمَةً تَفُوْرُ۔ ہانڈی دیکھی وہ ابل رہی تھی (اس میں گوشت پک رہا تھا)

فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ۔ جب دیکھا وہ ملول ہو رہا ہے

سُوْقُ الْبُرَمِ۔ ہانڈیوں کے بازار

بُرْمَه کی جمع بُرَمٌ اور بُرُمٌ اور بِرَامٌ آئی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَتَبَرَّمُ وَلَا یَتَسَخَّطُ۔ مومن خیر کے کاموں سے نہ ملول ہوتا ہے نہ غصے ہوتا ہے

یا مُدَبِّرَ الْاِبْرَامِ وَالنَّقْضِ۔ اے جوڑنے اور توڑنے کی تدبیر کرنے والے۔

بَرْنِیٌّ: ایک قسم کی کھجور جو گول اور بہت عمدہ مزیدار ہوتی ہے۔

بَرْنِیَّةٌ۔ ایک برتن مٹی کا۔

بَرْنَامَجٌ: مال کی بیجک جس میں ہر چیز کی قیمت لکھی ہوتی ہے۔

بُرْنُسٌ: ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جبہ ہو یا قمیص یا بارانی کوٹ وغیرہ بعضوں نے کہا لمبی ٹوپی جس کو لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنا کرتے تھے

اَلْعَالِمُ الْمُرْتَضٰی قَدْ تَحَنَّكَ فِیْ بُرْنُسِهٖ وَقَامَ اللَّیْلَ فِیْ حِنْدِسِهٖ۔ اچھا عالم وہ ہے جو اپنے برنس کا ڈھاٹا کر کے رات کی تاریکی میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا۔

كَانَ لَهٗ بُرْنُسٌ یَتَبَرْنَسُ بِهٖ۔ آنحضرتؐ کا ایک برنس تھا آپ اس کو اوڑھ لیتے (مجمع البحرین میں ہے برنس نصاریٰ کی ٹوپی جو وہ سر پر رکھتے ہیں)

بُرْهَةٌ: ایک حصہ زمانے کا

كَانَ بَرْهَةُ نَصْرَانِیًّا۔ ابرہہ بادشاہ نصرانی تھا (جس نے کعبہ شریفہ کو گرانا چاہا تھا)

اَبْرَهَةُ۔ یمن کا بادشاہ تھا۔

اَتٰی عَلَیْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ۔ ایک لمبا زمانہ اس پر گذرا۔

بَرَهُوْتٌ: ایک گہرا تیرہ و تاریک کنواں ہے حضر موت میں بعضوں نے بُرْهُوْت پڑھا ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا)

شَرُّ بِئْرٍ فِی الْاَرْضِ بَرَهُوْتٌ۔ تمام زمین میں بدتر کنواں برہوت ہے

تَرِدُهٗ اَرْوَاحُ الْكُفَّارِ۔ وہاں کافروں کی روحیں جاتی ہیں (اور ہروی نے اس کو حضرت علی سے نکالا کہتے ہیں کافروں کی روحیں اسی کنوے میں رہتی ہیں)

بُرْهَانٌ: دلیل حجت ثبوت

اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ۔ خیرات کرنا (سچے ایمان کی) دلیل ہے یا آخرت میں وہ دلیل ہوگی عذاب الٰہی سے بچائے گی۔

بُرَةٌ: اونٹ کی ناک کا چھلہ

اَهْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ یَغِیْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ آنحضرتؐ

نے قربانی کے لئے مکہ میں ابوجہل کا اونٹ بھیجا (اس کی خاص سواری کا جو بدر کی لوٹ میں ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ پڑا ہوا تھا آپ نے یہ اونٹ اس لئے بھیجا کہ مشرکوں کا دل جلے (ان کے سردار کا اونٹ مسلمانوں کے قبضے میں ہے)

رَكِبَ نَاقَةً لَيْسَتْ بِمُزَأَةٍ۔ ایسی اونٹنی پر سوار ہوا جس کی ناک میں چھلہ نہ تھا۔

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی کی ناک کا چھلہ چاندی کا تھا۔

بَرَهْرَهَةٌ سفید چمکتی ہوئی چھری۔

فَاَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِيْهِ الْبَرَهْرَهَةَ فرشتہ نے آنحضرتؐ کے سینہ سے ایک کالے خون کی پھٹکی نکال لی پھر سفید چمکتی چھری اس میں ڈالی۔

بَرِيَّةٌ مخلوق یا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ۔ اے وہ شخص جو ساری مخلوق میں بہتر ہے اس کی جمع بَرَايَا اور بَرِيَّاتٌ ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ یہ لوگ سب مخلوق میں بہتر ہیں ابن عباس نے کہا یہ آیت حضرت علی اور ان کے اہلِ بیت کے حق میں اتری)

بَرٰى۔ خاک مٹی۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الثَّرٰى وَالْبَرٰى وَالْوَرٰى۔ یا اللہ حضرت محمد پر گیلی مٹی اور خاک اور مخلوق کے شمار پر اپنی رحمت اتار

اِنَّمَا خَرَجَتْ فِيْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ۔ حلیمہ سعدیہ اپنے گھر سے ایسے قحط کے سال میں نکلیں جس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چلنے پانی کی کمی سے)

اَبْرِيْ النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا۔ میں تیر تراش رہا تھا ان میں پر لگا رہا تھا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو تو اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھ گیا

مَنْ يُطِيْقُكَ وَاَنْتَ تُبَارِي الرِّيْحَ۔ تجھ سے کون برابری کر سکتا ہے تو تو ہوا سے مقابلہ کرتا ہے

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ (اس کا ترجمہ ابھی گذر چکا)

نَهٰى عَنْ بَرْيِ النَّبْلِ فِي الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں میں تیر تراشنے سے آپ نے منع فرمایا بَرَايَةٌ اور بَارِيَةٌ اور بَارِيٌّ یعنی جیسر

نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ آپ نے ایسے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ایک دوسرے سے (بڑائی جتلانے کیلئے) مقابلہ کر رہے ہوں (ہر ایک اپنی فوقیت اور فخر اور مباہات کے لئے کھانا کھلاتے ہوں، دوسرے کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کے لئے)

يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ۔ ایسی اونٹنیاں جو چڑھتے وقت اپنی باگوں کا مقابلہ کرتی ہیں (بڑی شہ زور ہیں باگ کو کچھ نہیں مانتیں۔ ایک روایت میں يُبَارِيْنَ الْاَسِنَّةَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی چڑھ رہی ہیں)

باب الباء مع الزاء

بَزَجَ: فخر کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا، آراستہ کرنا، مُبَازَجَةٌ بمعنی بَزَجَ ہے

تَبَازَجَ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

مُبَزِّجٌ۔ جو احسان کا بدلہ احسان کرے۔

بَزَخَ سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ سکڑ جانا۔

اِنَّ عُمَرَ دَعَا بِفَرَسَيْنِ هَجِيْنٍ وَعَرَبِيٍّ

اِلَی الشُّرْبِ فَتَطَاوَلَ الْعَتِیْقُ فَشَرِبَ بِطُوْلِ عُنُقِهٖ وَتَبَازَخَ الْهَجِیْنُ۔ حضرت عمرؓ نے دو گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے بلایا ایک مجنس تھا (یعنی اصیل نہ تھا۔ مثلاً باپ عربی ماں دکنی یا ترکی یا آسٹریلین یا کاٹھیاواڑی یا ماں عربن ہو اور باپ دکنی یا ترکی وغیرہ) ایک عربی اصیل (اچھی ذات والا) اصیل نے تو لمبا ہو کر گردن بڑھا کر پانی پیا اور مجنس نے کیا کیا اپنے سم اندر کی طرف موڑ کر گردن چھوٹی کر لی تَبَازَخَ فُلَانٌ عَنِ الْاَمْرِ۔ وہ شخص اس کام سے پیچھے ہٹ گیا (باز آگیا)

بُزَاخَةُ۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مسلمانوں نے جنگ کی تھی۔

بَزْرٌ: بیج ناک سنکنا، بیج ڈالنا، لکڑی سے مارنا بھرنا، دیگ میں مصالح ڈالنا۔

بَیْزَرَةٌ۔ موٹی لاٹھی۔ اس کی جمع: بَیَازِرُ

مَا شَبَّهْتُ وَقْعَ السُّیُوْفِ عَلَی الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَیَازِرِ عَلَی الْمَوَاجِنِ۔ تلواریں جو سروں پر پڑتی ہیں ان کی تشبیہ یہی ہے جیسے دھوبی کی گدیوں (گدی وہ موٹی لکڑی یا پتھر جس پر دھوبی کپڑا مارتے ہیں) پر لکڑیاں پڑ رہی ہوں لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَهُمُ الْبَازِرُ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے یہ بازر کے لوگ ہیں (بازر ایک پہاڑی ملک ہے کرمان کے قریب بعضی روایتوں میں یوں ہے یہ کُردی لوگ ہیں صحیح بخاری میں یوں ہے وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وہ

ملک یہی بارز ہے یعنی ایران کا ملک اصل میں پارس تھا، پے کو بے سے اور سین کو زا سے بدل دیا فَاِذَا رَاَیْنَا عَلِیًّا قُلْنَا بُزُرْگ اَشْکَمْ قَالَ عَلِیٌّ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ نَقُوْلُ عَظِیْمُ الْبَطْنِ قَالَ اَجَلْ اَعْلَاهُ عِلْمٌ وَاَسْفَلُهٗ طَعَامٌ۔ جب ہم حضرت علیؓ کو دیکھتے تو (فارسی میں) بزرگ شکم (بڑے پیٹ والے) کہتے انہوں نے پوچھا کیا کہتے ہو ہم نے (عربی میں اس کا ترجمہ کیا اور) کہا عظیم البطن انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے میرا پیٹ بڑا ہے مگر اس پیٹ میں اوپر تو علم ہے اور نیچے کھانا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں نے جناب امیر کو کئی بار خواب میں دیکھا ہے اور آپ سے دیر تک شرف ہمکلامی اور صحبت حاصل ہوئی ہے۔ آپ کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی، توند نکلی ہوئی، ناک اونچی اور بلند بدن فربہ متوسط القامت۔ یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر حضرت علی کے خادموں میں کر اور بہشت میں بھی ہم کو آپ کے خدمتگاروں میں لکھ لے ہم آپ کی کفش برداری کیا کریں۔

بَزٌّ: کپڑا گھر کا سامان غالب ہونا، لوٹ کھسوٹ کرنا قَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الْیَمَنِ۔ یمن سے کچھ کپڑا آیا۔ فَاَرْسَلَ اِلَی الْیَهُوْدِیِّ یَسْتَسْلِفُ بَزًّا اِلَی الْمَیْسَرَةِ۔ آپ نے ایک یہودی کے پاس (جو بزاز تھا) کسی کو بھیجا کہ پیسہ آنے تک اس سے کچھ کپڑا اُدھار لیں۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَزَّازًا آنحضرتؐ (نبوت سے پہلے) بزاز تھے، کپڑا بیچا کرتے تھے (بزازی نہایت عمدہ اور صاف پاک پیشہ ہے اس حدیث سے تجارت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

خصوصاً تجارت پارچہ کی اور جو کوئی شخص نوکری کو تجارت پر ترجیح دیتا ہے وہ عقل سے خالی ہے)

اِشْتَرَوْا بَزًّا ۔ فَاشْتَرَكُوْا کپڑا خریدا اس میں ساجھا کرلیا۔

سَتَكُوْنُ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ ثُمَّ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَكُوْنُ بِزِّيْزٰى ۔ قریب میں نبوت اور رحمت کا زمانہ آئے گا (یعنی خلافت راشدہ کا جو نبوت کے قدم بہ قدم ہوگی) پھر ایسا زمانہ آئیگا پھر ایسا پھر لوٹ کھسوٹ کا زمانہ (رعایا بادشاہ کو بادشاہ رعیت کو لوٹنا چاہیں گے۔ ایک روایت میں ثُمَّ تَكُوْنُ بَزْبَزِيًّا ہے یعنے بے آرامی اور تکلیف کا زمانہ کہتے ہیں۔

بَزْبَزَ الرَّجُلَ ۔ اس کو تکلیف میں ڈالا بیقرار کیا (بعضوں نے کہا بَزْبَزَ الشَّيْءَ سے ماخوذ ہے یعنے اس چیز کو اُچک لیا۔ بعضوں نے کہا بَزْبَزَةٌ سے جسکے معنی جلد ہانکنا، دوڑنا، بھاگنا، بہت ہلنا ہے مطلب وہی ہے کہ ظالم حاکموں کا زمانہ)

فَيَبْتَزُّ ثِيَابِيْ وَمَتَاعِيْ وہ میرے کپڑے سامان چھین لے مجھکو ننگا کردے۔

مَنْ اَخْرَجَ ضَيْفَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِلَّا بَزْبَزِيًّا يَرُدُّهَا ۔ جو شخص اپنے مہمان کو نکالدے (اس کو کھانا نہ کھلائے) پھر بغیر بھاگے اور دوڑے اس کو نہ پاسکے تو بھاگ کر اور دوڑ کر اس کو پھیر کر لائے۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا جب شام کے قریب پہنچے) ان شام والوں نے تیرے صاحب پر عمدہ لباس نہیں دیکھا یہ تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا غضب اتارا۔

بَزَاعَةٌ : ظرافت بچہ کا بے حجابانہ باتیں کرنا۔

مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مَّشِيْدٍ بَزِيْعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ میں نے بہشت میں ایک عالیشان نہایت لطیف محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا ہے۔

بَزْغٌ یا بُزُوْغٌ ۔ نشتر مارنا، خون رواں کرنا، نکلنا یا چمکدار ہونا۔

بَزَغَتِ الشَّمْسُ ۔ سورج نکلا۔

بَزَغَ الْقَمَرُ ۔ چاند نکلا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَازِغَةً ۔ یہاں تک کہ سورج صاف نمایاں ہوجائے (نہ یہ کہ صرف شعاع اس کی نکلے)

اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِيْ بَزْغَةِ الْحَجَّامِ اگر کسی دوا میں تندرستی ہے تو فصاد کے نشتر لگانے میں ہوگی۔

مِبْزَغٌ ۔ نشتر جس کو مِشْرَطٌ بھی کہتے ہیں۔

بَزْقٌ : تھوکنا روشن ہونا۔

اَتَيْنَا اَهْلَ خَيْبَرَ حِيْنَ بَزَقَتِ الشَّمْسُ ہم خیبر والوں کے پاس اس وقت پہنچے جب سورج نکل آیا۔

بُزَاقٌ اور بُصَاقٌ اور بُسَاقٌ تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے۔

لَيَبْزُقَنَّ تَحْتَ قَدَمِهٖ ۔ اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے (فتنی نے کہا یعنے جب مسجد میں نماز نہ پڑھتا ہو اگر مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور تھوک کا غلبہ ہو تو کپڑے میں تھوک لے۔ میں کہتا ہوں اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مسجد کی زمین اگر کچی ہو یا کنکریاں بچھی ہوئی ہوں تو

پاؤں کے تلے تھوک لینا اور مٹی پر رگڑ دینا یا کنکریوں میں دبا دینا وہاں بھی ہوسکتا ہے خصوصاً جب جوتوں سمیت نماز پڑھ رہا ہو جیسے سنت ہے۔

نَھٰی عَنْ مَحْیِ کِتَابِ اللّٰہِ بِالْبُزَاقِ۔ آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن کو) تھوک لگا کر مٹنے سے منع فرمایا۔

بَزْلٌ، سختی زور

بَازِلٌ۔ وہ اونٹ جو آٹھ برس کا ہو کر نویں میں لگا ہو پھر جب دسویں میں لگے تو اس کو بَازِلُ عَامٍ اور گیارہویں میں لگے تو بَازِلُ عَامَیْنِ کہتے ہیں۔)

اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَنِیَّۃً اِلٰی بَازِلِ عَامِھَا کُلُّھَا خَلِفَاتٌ۔ چونتیس چھٹے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں بازل عام تک اور سب حاملہ بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثٌ سِنِّیْ میں بازل عامین تازہ عمر کا ہوں (یعنی پورا جوان شہ زور ہوں)

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا لَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْھَبَ بَازِلٍ (آنحضرتؐ نے جس دن مکہ فتح ہوا کافروں سے فرمایا) اب مسلمان ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے کیونکہ تم پر ایک شہ زور بازل آن پڑا ہے (یعنی تم پر ایسا سخت وقت آگیا ہے کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے)

قَضٰی فِی الْبَازِلَۃِ بِثَلَاثَۃِ اَبْعِرَۃٍ جس زخم سے گوشت چر جائے ہڈی پر صدمہ نہ آئے اس میں آپ نے تین اونٹ دیت کے دلائے

بَزْوَانٌ: غلبہ کرنا، پکڑ دھکڑ کرنا۔

کَذَبْتُمْ وَ بَیْتِ اللّٰہِ یُبْزٰی مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُطَاعِنُ دُوْنَہٗ وَ نُنَاضِلُ۔ یہ حضرت ابوطالب کا شعر ہے انہوں نے قریش کے لوگوں سے خطاب کیا یعنی قسم خدا کے گھر کی تم جھوٹے ہو کیا محمدؐ کو تم پکڑ لوگے اور ابھی ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے۔

لَا تُبَازِ کَتَبَازِی الْمَرْاَۃِ :۔ عورت کی طرح چوتڑ ہلاتے ہوئے مت چل۔ یہ تَبَازٍ سے نکلا ہے جس کے معنی سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ اندر گھس جانا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَبْزَی الرَّجُلُ جب چوتڑ اٹھائے۔ بعضوں نے کہا لَا تُبَازِ کَتَبَازِی الْمَرْاَۃِ کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے سامنے مت جھک)

اَلْبَازِیُ باز بُزَاۃٌ اس کی جمع ہے اسی طرح اَبْوَازٌ اور بِیْزَانٌ

باب الباء مع السین

بَسْأٌ یا بَسَاءٌ یا بُسُوْءٌ ٹھہرنا، آرام لینا، انس پکڑنا

لَوْ کَانَ اَبُوْطَالِبٍ حَیًّا لَرَاٰی سُیُوْفَنَا بَسَاَتْ بِالْمَیَاثِلِ۔ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو (آج) دیکھ لیتے ہماری تلواریں بڑے بڑے شریف لوگوں پر جاکر ٹھہریں (یعنی قریش کے عمائد مارے گئے یہ آپ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا)

بَسْبَسٌ: چٹیل میدان جہاں گھاس پانی نہ ہو۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ بَسْبَسَھَا۔ میں اس کے صاف میدان میں گھوم رہا تھا (ایک روایت میں سَبْسَبَھَا ہے معنی وہی ہیں اس کی جمع:

بَسَابِسُ

بَسْرٌ یا بُسُوْرٌ۔ گدر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانا

جلدی کرنا، وقت سے پہلے کوئی کام کرنا، غلبہ کرنا
تر شروع ہونا۔
لَا تَنْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا۔ یعنی پکی اور کچی
کھجور ملا کر مت بھگوؤ (اس سے جلدی نشہ آجاتا ہے)
لَیْسَ لَہٗ مُبَاسَرٌ یعنے خریدار نے اگر بائع سے
یہ شرط کرلی کہ بائع اپنی کھجور جو درختوں پر ہے
توڑ لے گا پکنے تک اس کو درختوں پر نہ رہنے دیگا
تو یہ ہو سکتا ہے۔
اَللّٰھُمَّ بِکَ اِبْتَسَرْتُ۔ یا اللہ میں تیری مدد
سے سفر شروع کرتا ہوں (ایک روایت میں اِنْتَشَرْتُ
ہے یعنی حرکت کرتا ہوں)
لَمَّا اَسْلَمْتُ رَاغَمَتْنِیْ اُمِّیْ فَکَانَتْ
تَلْقَانِیْ مَرَّۃً بِالْبِشْرِ وَمَرَّۃً بِالْبَسْرِ۔
سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوگیا
تو میری ماں مجھ سے چڑ گئی کبھی تو خوشی کے ساتھ
مجھ سے ملتی کبھی تیوری بدل کر ناک بھوں چڑھا کر
لَا تَبْسُرْ نر کو مادہ پر مادہ کی خواہش سے پہلے
مت کدا (یہ حسن نے ولید سے کہا جو نر کدا یا
کرتا تھا)
وَکَانَ مَبْسُوْرًا اس کو بواسیر کی بیماری تھی۔
اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ یُذْھِبُ الْبَاسُوْرَ
پانی سے استنجا کرنا باسور کو دور کرتا ہے (باسور
وہ مسے (دُمّل) جو مقعد پر ہوتے ہیں اس کی
جمع بَوَاسِیْرُ)
اَلْاِسْتِنْجَاءُ مُطَھِّرَۃٌ لِلْحَوَاشِیْ وَمُذْھِبَۃٌ
لِلْبَوَاسِیْرِ۔ پانی سے استنجا کرنا مقعد (گانڈ)
کے کناروں کو پاک کرتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے
بُسْرٌ۔ گدر کھجور (عرب لوگ جب کھجور کا خوشہ
شروع میں نکلے تو اس کو طلع کہتے ہیں اور جب
بستہ ہو جائے تو سَیَابٌ، جب سبز ہو جائے تو
جَدَالٌ اور سَرَادٌ اور خَلَالٌ جب ذرا اور بڑا
ہو جائے تو بَغْو یا بَلَحٌ، جب پکا کچا ہو جائے
(گدر) تو بُسْرٌ جب اور پک جائے تو مُخَطَّمٌ پھر
مُوَکِّتٌ پھر تَذْنُوْبٌ پھر جُمْسَۃٌ پھر ثَعْدَۃٌ
اور خَالِعٌ خَالِعَۃٌ۔ جب خوب پک جائے تو اس کو
رُطَبٌ جب پک کر سوکھ جائے تو اس کو تمر کہتے
ہیں۔)
رَوْضَاتٌ بَاسِرَاتٌ۔ تازے ہرے بھرے
باغیچے۔

بَسٌّ: اونٹ کو آہستہ ہانکنا، ریزہ ریزہ کرنا، اونٹ
کو بَسْ بَسْ کہہ کر ڈانٹنا، جھڑکنا۔
یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلَی الْعِرَاقِ
وَالشَّامِ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ
لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ کچھ لوگ مدینہ سے اپنے
اونٹ آہستہ ہانکتے ہوئے عراق اور شام کی طرف
جائیں گے، کاش وہ جانتے ہوتے مدینہ میں رہنا
ان کے حق میں بہتر ہے۔
وَمَعِیَ بُرْدَۃٌ قَدْ بُسَّ مِنْھَا۔ میرے پاس
ایک چادر ہے جو کچھ گل گئی ہے۔
مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّۃَ الْبَاسَّۃُ۔ مکہ کا ایک نام
باسہ بھی ہے یعنے گناہوں کو ریزہ ریزہ کرنے والا
مٹینے والا (ایک روایت میں اَلنَّاسَّۃُ ہے نون سے
یعنے گناہوں کو ہانکنے والا۔)
اَشْاَمُ مِنَ الْبَسُوْسِ۔ بسوس سے زیادہ
منحوس (یہ ایک مثل ہے کہتے ہیں بسوس ایک
عورت تھی بنی اسرائیل میں اس کے خاوند کو حق تعالیٰ
نے یہ بشارت دی کہ تیری تین دعائیں ہم قبول کرینگے
بسوس نے اس سے درخواست کی ایک دعا میرے

لئے کہ کہ میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت
ہوجاؤں، اس نے دعا کی پھر وہ عورت بدکار ہوگئی
خاوند نے دوسری دعا کی کہ وہ کتی بن جائے کتی ہوگئی
تب اس کے بیٹے باپ کے پاس آئے اور یہ دعا کرائی کہ پھر
سے وہ آدمی ہوجائے۔ غرض خاوند کی تینوں دعائیں
اس عورت پر خرچ ہوگئیں۔ اُس روز سے یہ مثل
ہوگئی بعضے کہتے ہیں۔

بَسُوْسٌ جساس بن مرہ کی خالہ تھی اس کی ایک
اونٹنی سراب نامی کلیب کے رمنہ میں گھس گئی کلیب
نے اسکے تھن پر تیر مارا یہ حال دیکھ کر جساس نے
کلیب پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا اور اس پر بنی بکر
اور بنی تغلب میں چالیس برس تک جنگ رہی اس
پر یہ مثل ہوگئی اب تک عرب میں حرب بسوس
مشہور ہے۔ ابن اثیر نے کہا بَسُوْسٌ اصل میں
اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دودھ نہ دیتی ہو۔ جب
تک اس سے بُسْ بُسْ نہ کہیں)

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالْبَسِّ اَنْتَ کیا تو فسادیوں
چغلخوروں میں سے ہے (کہتے ہیں بَسَّ بَيْنَ النَّاسِ
بَسًّا وَّبَسِيْسَةً۔ یعنے اس نے لوگوں میں فساد کرادیا
چغلی کھائی)

اَبْسَسَ النَّاقَةَ۔ اونٹنی سے بس بس کہا۔

اَلسَّوِيْقُ الْمَبْسُوْسُ۔ ستو تر کیا ہوا۔

مَكَّةُ کو بَاسَّة کہتے ہیں اور بَسَّاسَة یعنے ہلاک
کرنے والا جو کوئی وہاں گناہ کرے وہ تباہ ہوجاتا ہے

بَسٌّ۔ لبسیہ بنانا، لبسیہ وہ ستو یا آٹا جو پنیر اور
گھی یا زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لت کیا جائے
اور بن پکائے اس کو کھا جائیں، بعضوں نے کہا
بَسِيْسَةٌ، ہر چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملائی جائے
(مثلاً ستو پنیر کے ساتھ یا جو کھجور کی گٹھلی کے ساتھ)

بَسْطٌ: پھیلانا، دراز کرنا، خوش کرنا، جرأت دلانا، عذر ظاہر کرنا اور
قبول کرنا،

بَسْطُ الْيَدِ۔ ہاتھ دراز کرنا، فضیلت دینا،
سمائی ہوجانا۔

بَسَاطَةٌ۔ شیریں زبانی۔

تَبْسِيْطٌ۔ پھیلانا۔

تَبَسُّطٌ۔ پھرنا، سیر کرنا، طول اور عرض میں۔

اِنْبِسَاطٌ۔ پھیلنا، جرأت کرنا، کشادہ روئی سے ملنا
اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاسِطٌ ہے یعنی روزی پھیلانے
والا، کشادہ کرنے والا یا جسموں میں روحیں پھیلانے
والا۔

فِي الْحَمُوْلَةِ الرَّاعِيَةِ الْبُسَاطِ الظُّؤَارِ۔
(آنحضرتؐ نے کلب قبیلے کو ایک پروانہ لکھا اس
میں زکوٰۃ کے احکام تھے) آپ نے یوں لکھوایا
چھٹی ہوئی اونٹنیوں میں جو جنگل میں چرتی پھریں
ان کی اولاد ان کے ساتھ ہو وہ خود ان کو دودھ
پلاتی ہوں (تو بِسَاطٌ بکسر با یا بُسَاطٌ بضمہ با
بِسْطٌ کی جمع ہے بِسْطٌ کہتے ہیں اس اونٹنی کو
جس کا بچہ اس کے پاس چھوڑ دیا گیا ہو۔ وہ فراغت
سے اس کو دودھ پلاتی ہو بعضوں نے بَسَاطٌ
بہ فتحہ با روایت کیا ہے۔ بَسَاطٌ کہتے ہیں کشادہ
زمین کو اگر یہ روایت صحیح ہو تو بساط کی طا کو منصوب
پڑھنا چاہیے، وہ راعیہ کا مفعول ہوگا یعنی کشادہ
زمین پر چرنے والیاں۔)

فَوَقَعَ بَسِيْطًا مُتَدَارِكًا۔ پانی خوب پھیل کر
پے در پے پڑا۔

يَدُ اللّٰهِ بُسْطَانُ۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کھلا ہوا ہے
(قیاس یہ ہے کہ بَسْطَانُ بہ فتحہ با ہو جیسے رَحْمَانُ
اور غَضْبَانُ۔ زمخشری نے کہا يَدُ اللّٰهِ بُسْطَانِ

یعنی اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو بُسْطَانٌ
بُسْطٌ کا تثنیہ ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے قرآن شریف
میں بھی یوں ہی پڑھا ہے)
بَلْ یَدَاہُ بُسْطَانِ یا بُسْطَانِ بِسْطٌ بالکسر کے
بھی معنی کھلا ہوا۔
لِیَکُنْ وَجْھُکَ بِسْطًا۔ تیرا منہ کشادہ ہنستا ہوا
رہنا چاہئے
یَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُھَا۔ جو فاطمہ کو خوش کرتا ہے
وہ مجھکو بھی خوش کرتا ہے۔
لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَیْکَ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ
نماز میں کتے کی طرح اپنی باہیں زمین پر مت بچھا
فَقَامَ رَجُلٌ بَسِیْطٌ۔ ایک شخص لمبے ہاتھوں
والا کھڑا ہوا۔

بُسُوْقٌ، بلند ہونا۔
بَسْقٌ۔ تھوکنا
وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ اور بلند بلند کھجور کے
درختوں کو
کَیْفَ تَرَوْنَ بَوَاسِقَھَا وَقَوَاعِدَھَا وَجُوْنَھَا
وَرَحَاھَا وَجَفْوَھَا وَوَمِیْضَھَا،
تم ابر کے لمبے لمبے ٹکڑوں
کو اور اس کی جڑوں کو (جو آسمان کے
کناروں میں پھیلتی ہیں) اور اس کے کالے کالے
ٹکڑوں کو اور گول گول ٹکڑوں کو اور اس کے
کناروں میں بجلی کے چمکنے کو اور ہلکی چمک کو کیسے
دیکھ رہے ہو۔
مِنْ بَوَاسِقِ اُقْحُوَانٍ۔ بابونہ کی بلند بلند شاخوں سے
وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ اونچا ہونے کے بعد
بھاری ہوگیا اور جھک گیا
کَیْفَ بَسَقَ اَبُوْبَکْرٍ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے
اصحاب میں کیونکر بلند اور نامور ہوگئے۔
فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
آنحضرتؐ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے (جہاں پانی
نکالنے والا کھڑا ہوتا ہے) یا تو آپ نے دعا کی
یا اپنا تھوک اس میں ڈالا)

بَسْلٌ: سخت ہوجانا، ملامت کرنا، جلدی میں ڈالنا
چھلنی سے چھاننا، قید کرنا، حلال کرنا مباح کرنا۔
بُسُوْلٌ۔ بسیل ہونا (بسیل کہتے ہیں اس نبیذ
کو جو برتن میں بچ رہے یا جس پر رات گذر جائے
بَسَالَۃٌ اور بِسَالٌ۔ جری ہونا، بہادر ہونا۔
اِبْسَالٌ۔ پکانا، سوکھانا، موت کے لئے تیار ہونا
یا ہلاکت میں ڈالدیا جانا، سپرد کرنا، حرام کرنا
اَسَدٌ بَاسِلٌ میں بسل اور ابسال کے معنی
روکنے کے ہیں چونکہ شیر اپنا شکار دوسروں سے
روکتا ہے اور کسی کو کھانے نہیں دیتا۔
رَجُلٌ بَاسِلٌ۔ بہادر مرد (یہ بھی اسی باب سے
ہے چونکہ بہادر آدمی ہر ایک کو اپنے اوپر سے روکتا
اِبْتِسَالٌ۔ موت کے لئے آمادہ ہونا جیسے اِسْتِبْسَالٌ
ہے۔
تَبَسُّلٌ تیوری چڑھانا غصے یا شجاعت سے
بَاسِلٌ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
بَسْلٌ حرام اور حلال اور اسم فعل بھی ہے بمعنی
اٰمِیْنَ یعنی قبول کر اور عذاب
کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اٰمِیْنَ وَبَسْلًا
حضرت عمرؓ اپنی دعا میں آمین کہتے تھے اور بَسْلًا
بَسْلًا یعنی یا اللہ قبول کر
مَاتَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَاُبْسِلَ مَالُہٗ۔
اسید بن حضیر (صحابی) مرگئے ان کا سارا مال

قرضہ میں ڈوب گیا (سب دے دیا گیا۔ حضرت عمر نے وہ مال پھیر لیا اور تین برس میں اس کی آمدنی سے قرضہ ادا کیا)

اَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ ھَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ ہمدان کے یہ قبیلے والے تو شریف اور بہادر ہیں۔

بُسْلٌ باسِلٌ کی جمع ہے کہتے ہیں:۔

اَسَدٌ بَاسِلٌ یعنی شیر بدصورت اور کریہہ منظر اور بہادر اور جری ترش رو غصے سے یا شجاعت سے)

لَا تُبْسِلْنِیْ۔ مجھ کو ہلاکت میں مت ڈال

اِسْتَبْسَلَ عَبْدِیْ لِاَمْرِیْ میرا بندہ میرے حکم کے تابع ہو گیا

بَسْمٌ: دانت سپید کرنا (یعنی ہلکی ہنسی جس میں فقط سامنے کے دانت نمودار ہوتے ہیں آواز نہیں آتی۔

اِبْتِسَامٌ اور تَبَسُّمٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرتؐ نے مرض موت میں جب صحابہ کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو تبسم فرمایا آپ خوش ہوئے۔

فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ دیکھا تو آنحضرتؐ تبسم فرما رہے ہیں

بَسَّامٌ اور مِبْسَامٌ بہت ہنسنے والا۔

بَسَنٌ: حَسَنٌ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اس کے اتباع میں سے ہے۔)

نَزَلَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّۃِ بِالْبَاسِنَۃِ آدم علیہ السلام بہشت سے کاریگری یا کھیتی کے ہتھیار لیکر اترے

اَبْسَنَ الرَّجُلُ خوشخو ہوا۔

عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ۔ بیسان کے کھجور کے درخت کا حال بیان کرو۔

(بیسان ایک موضع ہے ملک شام میں)

باب الباء مع الشین

بِشْرٌ: کشادہ روئی اور چہرہ

بَشَرٌ۔ آدمی

بَشْرٌ یا بُشُوْرٌ یا تَبْشِیْرٌ۔ خوشخبری دینا چمڑا کھول دینا مال نکال کر۔

بَشَرَۃٌ۔ آدمی کی کھال اوپر کی طرف سے (اس کی جمع اَبْشَارٌ)

اِبْشَارٌ خوش ہونا

کَاَکْثَرِ مَا کَانَتْ وَاَبْشَرِہٖ۔ وہ جانور جب دنیا میں زیادہ سے زیادہ تھے اتنی تعداد کے اور جس وقت خوش مزاج اور خوب تندرست تھے ویسی حالت میں دلائے جائیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو کچلیں گے روندیں گے۔

فَاَعْطَیْتُہٗ ثَوْبِیْ بُشَارَۃً۔ میں نے خوشخبری دینے والے کو اپنا کپڑا نیگ کے طور پر دے دیا

بُشَارَۃٌ بضمہ با وہ نیگ جو اچھی خبر دینے والے کو دیا جاتا ہے اور بِشَارَۃٌ اور بِشْرٌ اور بَشَارَۃٌ اور بُشْرٰی، خوشخبری، کشادہ رو، مسرور ہونا۔

بَشَارَۃٌ کے معنی خوب روئی بھی آئے ہیں۔

اَلْقَوُا النَّاسَ بِطَلَاقَۃِ الْوَجْہِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ۔ لوگوں سے ہنس مکھ اور کشادہ پیشانی رہ کر ملو

حُسْنُ الْبِشْرِ یَذْھَبُ بِالسَّخِیْمَۃِ کشادہ رو سے کینہ دور ہو جاتا ہے۔

بِشْرُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ وَحُزْنُہٗ فِیْ قَلْبِہٖ (مومن کی صفت یہ ہے) ظاہر میں کشادہ رو خوشخوئی دل میں رنج (یعنی عام خلق خدا

ہنس مکھ رہ کر ملے اور آخرت کے رنج اور فکر کو
دل میں چھپائے رکھے،
اَبْشَرَ۔ خوش ہوا۔
مَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَلْیَبْشَرْ۔ جس شخص کو قرآن
سے محبت ہے وہ خوش ہو جائے۔ (اس کو بہشت
ملے گی۔ ایک روایت میں فَلْیَبْشُرْ بہ ضمہ شین ہے
یہ بَشَرْتُ الْاَدِیْمَ اَبْشُرُہٗ سے نکلا ہے یعنی
میں نے چمڑے کو چھیل ڈالا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے
تئیں کو کم کھلا کر دُبلا کرے اس لئے کہ بہت کھانے
سے نسیان پیدا ہوگا قرآن بھول جائے گا)
اُمِرْنَا اَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا۔ ہم کو حکم
ہوا مونچھیں اتنی کترانے کا کہ چمڑا کھل جائے۔
لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِیْ لِیَضْرِبُوْا اَبْشَارَکُمْ۔
میں نے اپنے تحصیلداروں کو اس لئے نہیں بھیجا
کہ تمہارے چمڑوں پر ماریں۔
کَانَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ۔
آنحضرتؐ روزے میں بوسہ اور مساس کرتے تھے۔
مُبَاشَرَۃٌ کے معنی عورت کے بدن سے بدن لگانا
چمٹانا اور کبھی جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔
اِبْنَتُکَ الْمُوْدَمَۃُ الْمُبْشَرَۃُ۔ تیری بیٹی
عاقلہ فرزانہ
کَیْفَ کَانَ الْمَطَرُ وَتَبْشِیْرُہٗ پانی کیسا برسا
کیسے شروع ہوا۔
تَبْشِیْرٌ ہر چیز کا شروع اور فجر کا شروع اس کی
جمع تَبَاشِیْرُ ہے۔
اَبْشِرُوْا۔ خوش ہو جاؤ۔
قَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا۔ اعتدال سے نیک کام
کرتے رہو (نہ مبالغہ نہ تقصیر) اور خوش ہو جاؤ)
اَدْوِیْ کَبَشَرَتَہٗ۔ آپ کے جسم کو اس نے تر و تازہ کر دیا

(یعنی کھال پر تازگی اور شادابی نمودار ہوئی)
لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتُھَا
لِزَوْجِھَا۔ ایک عورت دوسری عورت سے
نہ چمٹے، اس کا حال اپنے خاوند سے بیان
نہ کرے۔
لَمْ یَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُقَبِّلَھَا اَوْ
یُبَاشِرَھَا۔ امام حسن بصری نے کہا۔ اس میں
کوئی قباحت نہیں اگر اپنی لونڈی کو بوسہ دے
یا اس کو چمٹائے۔ (یعنی استبراء سے پہلے صرف
جماع منع ہے)
وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِہٖ
وَبَشَرِہٖ اور قربانی کا قصد رکھتا ہو تو اپنے
بال اور ناخون نہ لے
اَنْقُوا الْبَشَرَۃَ۔ شرمگاہ کو صاف پاک کرو۔
فَرَجَعَ بِبِشَارَۃٍ عَظِیْمَۃٍ۔ بڑی خوشخبری لیکر
لوٹا (بعضوں نے بکسر با بعضوں نے بہ ضمہ با پڑھا)
بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ خوش رکھو (ڈراؤ نہیں
نفرت مت دلاؤ (رغبت دلاؤ)
تِلْکَ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ عَاجِلًا (دنیا میں نیک
آدمی کی تعریف ہونا کچھ برا نہیں جب اس کی
نیت ریا کی نہ ہو بلکہ یہ مومن کے لئے نقد خوشی ہے
(اور ایک اُدھار خوشی وہ آخرت میں ملے گی)
بِوُجُوْہٍ مُبْشَرَۃٍ۔ تر و تازہ خوش مونہوں کے ساتھ
فَاِنْ رَاٰی حَسَنَۃً فَلْیَبْشَرْ۔ اگر اچھی بات دیکھے
تو خوش ہو جائے (ایک روایت میں فَلْیَنْشُرْ ہے
اس کو بیان کرے ایک میں فَلْیَسْتُرْ ہے یعنی
اس کو چھپائے)
اَمَا اُبَشِّرُکَ بِکَذَا۔ کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری
نہ دوں۔

وَسِعَ النَّاسَ بِشْرُہٗ ۔ سب لوگوں سے وہ بہ کشادہ پیشانی ملتا ہے

وَرُأِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ ۔ اس کی خوشی ان پر دیکھی گئی

فَلْیُبَاشِرْ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ ۔ اپنی ہتھیلیاں زمین سے لگائے۔

فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ ۔ آنحضرتؐ مجھ سے مباشرت کرتے (بدن سے بدن لگاتے) اور میں حائضہ ہوتی (یعنی مافوق الازار بعضوں نے کہا مادون الفرج)

وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی

تَبَاشِیْرُ الْفَجْرِ ۔ صبح کے شروع کے حصے۔

بَشَّ : خوشی اور تازہ روئی اسی طرح بَشَاشَۃٌ اسی طرح تَبَشْبُشٌ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَا یُوْطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوۃِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْبَیْتِ بِغَائِبِہِمْ ۔ جو شخص مسجدوں کو اپنا اڈہ ٹھہرا لے (ہر پہر کے پانچوں وقت وہاں آیا کرے) نماز کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جو (ایک مدت سے) غائب ہو

اِذَا اجْتَمَعَ الْمُسْلِمَانِ فَتَذَاکَرَا غَفَرَ اللّٰہُ لِاَبَشِّہِمَا بِصَاحِبِہٖ ۔ جب دو مسلمان مل کر بات چیت شروع کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جو اپنے ساتھی سے بڑھ کر ہنس مکھ ہو اس کو بخشدیتا ہے

وَکَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَۃَ الْقُلُوْبِ ۔ ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دلوں کی خوشی اور تازگی سے مل جاتا ہے (بعضوں نے یوں پڑھا ہے اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُہُ الْقُلُوْبَ یعنی جب ایمان کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے)

بِشَاشَۃُ الْعُرْسِ ۔ شادی کی خوشی۔

ھَشٌّ بَشٌّ خوش خرم

بَشِعٌ : بدمزہ بدذائقہ، گندہ دہن، بدخلق، ترش رُو

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَا
یَاکُلُ الْبَشِعَ ۔ آنحضرتؐ بدمزہ کھانا بھی کھا
(کسی کھانے کی برائی بیان نہ کرتے)

فَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیِ الْقَوْمِ وَھِیَ بَشِ
فِی الْحَلْقِ ۔ وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا حالا
حلق میں بدمزہ تھا۔

بَشَقٌ : مارنا، گھور کر دیکھنا

بَشِقَ الْمُسَافِرُ ۔ مسافر رک گیا یا پیچھے رہ گیا عاجز ہوگیا یا کمزور ہوگیا (یعنی کثرت بارش کی وجہ سے، بعضوں نے کہا صحیح لَشِقَ ہے یعنے کیچڑ میں لتھڑ گیا یا مَشِقَ یعنے پھسل گیا یا لَشِقَ یعنے لٹک رہا)

بَشْکٌ : جلدی کرنا، جھوٹ، بٹنا، دوڑنا، کاٹنا دور دور ٹانکے مار کر سینا، گرہ کھولنا، ملا دینا، جلد ہانکنا۔

اِنَّ مَرْوَانَ کَسَاہُ مِطْرَفَ خَزٍّ فَکَا
یُثْنِیْہِ عَلَیْہِ اِثْنَاءً مِنْ سَعَتِہٖ فَانْشَ
فَبَشَکَہٗ بَشْکًا ۔ مروان نے ابوہریرہؓ کو ایک ریشمی چادر اڑھائی وہ بہت بڑی تھی تو ابوہری
اس کو دوہرا کر لیتے آخر وہ پھٹ گئی ابوہریرہؓ نے دور دور سے اس میں ٹانکے مارے۔

بَشِمَ : اکتا جانا، بدہضمی ہونا

بَشِمٌ ۔ وہ شخص جس کو بہت کھانے پینے سے تخمہ ہوگیا ہو ایسا ہی بَشِیْمٌ اور مَبْشُوْمٌ

اِنَّ ابْنَکَ لَمْ یَنَمِ الْبَارِحَۃَ بَشَمًا قَالَ لَوْمَاتَ مَا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ (سمرہ بن جندب سے کسی نے کہا رات کو تمہارا بیٹا بدہضمی کی وجہ سے نہیں سویا ہو

نے کہا اگر (کمبخت) مرجاتا تو میں اس پر نماز نہ
نہ پڑھتا (کیونکہ اس نے خودکشی کی اور آنحضرتؐ
کی سنت کا کچھ خیال نہ کیا کہ ہمیشہ پیٹ سے کم
کھانا چاہیے)

وَ اَنْتَ تَتَجَشَّاءُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا. تو تو خوب
پیٹ بھر کر بدہضمی کی ڈکاریں لیتا ہے۔

خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ شَاۃٌ تَاْکُلُ مِنْ وَرَقِ
الْقَتَادِ وَالْبِشَامِ. مسلمان کا اچھا مال بکریاں
ہیں جو قتاد اور بشام کے پتے کھالیتی ہیں۔
(قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اور بشام بھی ایک
درخت ہے خوشبودار جس کی مسواکیں بناتے ہیں
اس کی جمع بَشَامۃٌ ہے کنہبل بھی ایک جنگلی درخت ہے)

لَا بَاْسَ بِنَزْعِ السِّوَاکِ مِنَ الْبَشَامَۃِ
بشامہ کی مسواک بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْبَشَامِ ہمارے
کھانے کے لئے بشام کے پتوں کے سوا اور کچھ
نہ تھا۔

باب الباء مع الصاد

بَصْبَصَۃٌ: دم ہلانا، نکالنا

حِیْنَ اُلْقِیَ فِی الْجُبِّ وَاُلْقِیَ عَلَیْہِ السِّبَاعُ
فَجَعَلْنَ یَلْحَسْنَہٗ وَیُبَصْبِصْنَ اِلَیْہِ:
حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام جب اندھے کنوئیں
میں ڈالے گئے اور اُن پر کتے چھوڑے گئے (اس
لئے کہ آپ کو پھاڑ کر کھا جائیں) کتوں نے کیا کیا
آپ کو چاٹنے لگے اور دُمیں ہلانے لگے۔

یَا عِیْسٰی سُرُوْرِیْ اَنْ تُبَصْبِصَ اِلَیَّ عِیْسٰی
میں اس سے خوش ہوتا ہوں کہ تو میرا ڈر رکھ کر
اور میرے رحم کی امید رکھ کر میرے پاس آئے۔

بَصْبَصَۃٌ دعا میں دونوں شہادت کی انگلیاں
آسمان کی طرف اٹھانا ان کو ہلانا۔

بَصَرٌ: بینائی اور آنکھ اس کی جمع اَبْصَارٌ
ہے۔
(بعضوں نے کہا بَصِیْرَۃٌ دل کی بینائی اور
بَصَارَۃٌ آنکھ کی) اور یقین اور دلیل بَصَائِرُ
جمع ہے بَصِیْرَۃٌ یا بَصَارَۃٌ کی

بَصْرٌ کاٹنا

بُصْرٌ کنارہ عمق

بِصْرٌ سفید نرم پتھر

اَبْصَرَ اور بَصُرَ دیکھا

بَصِیْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ وہ
سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔

فَاَمَرَ بِہٖ فَبُصِرَ رَاْسُہٗ. حکم دیا اس کا سر
کاٹا گیا

فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ شَاۃً فَرَاٰی فِیْہَا بُصْرَۃً
مِّنْ لَبَنٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری
بھیجی آپ نے دیکھا اس میں دودھ کا ذرا سا
نشان ہے۔

کَانَ یُصَلِّیْ بِنَا صَلٰوۃَ الْبَصَرِ حَتّٰی لَوْ
اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰی بِنَبْلَۃٍ اَبْصَرَہَا. آنحضرتؐ
(مغرب کی) نماز ہم کو اس وقت پڑھاتے کہ اگر
کوئی آدمی اس وقت تیر مارے تو اپنا تیر دیکھ لے
(وہ کہاں جا کر گرا)

لِیُبْصِرَ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ۔ وہ اپنے تیر گرنے
کی جگہ دیکھ لے۔

فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ۔ میرے یاروں نے دیکھ لیا

یُبْصِرُہُمُ النَّاظِرُ. دیکھنے والا ان کو
دیکھ سکتا ہے۔

لَوْكُنْتُ أُبْصِرُ۔ اگر میں دیکھتا ہوتا (کیونکہ وہ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے)

بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ أُذُنِيْ۔ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سُنا (ایک روایت میں بَصَرَ عَيْنِيْ وَسَمْعَ أُذُنِيْ ہے۔ ایک میں بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعُ أُذُنِيْ ایک میں بَصَرَ عَيْنَايَ وَسَمِعَ أُذُنَايَ ایک میں بَصَّرَ عَيْنِيْ وَسَمَّعَ أُذُنِيْ ہے)

وَفِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ ان میں کوئی تو اپنی گمراہی کو جان بوجھ کر عمدًا اس پر قائم ہے کوئی بیچارہ مجبور ہے (زبردستی سے ساتھ ہو گیا ہے) کوئی راہ چلتا مسافر ہے

أَلَيْسَ الطَّرِيْقُ يَجْمَعُ التَّاجِرَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالْمُسْتَبْصِرَ وَالْمَجْبُوْرَ۔ کیا رستہ میں سوداگر مسافر عمدًا گمراہی پر قائم رہنے والا مجبورًا اکٹھا نہیں ہو جاتے (مطلب یہ ہے کہ اس جماعت میں اچھے بُرے سب طرح کے لوگ ہوں گے)

إِنِّيْ لَأُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِيْ۔ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں (جیسے آگے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے کہ پیچھے کے بدن میں بھی بینائی کی قوت عطا فرمائے۔ بعض نے کہا پیچھے بھی آپ کی دو آنکھیں تھیں۔ بعض نے کہا دیکھنے سے علم مراد ہے اور یہ سب تاویلیں بے ضرورت ہیں)

إِنِّيْ لَأُبْصِرُ مِنْ بَعْدِيْ۔ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

وَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً پھر پیکان دیکھے اس میں بھی کچھ خون کا نشان نہ پائے (یا کوئی دلیل اس کی نہ پائے کہ تیر شکار کے جانور کو لگا ہو)

لَتَخْتَلِفُنَّ عَلٰى بَصِيْرَةٍ تم حق بات کو جان بوجھ کر بھی اختلاف کرو گے

مَنْ أَبْصَرَ بِهَا بَصَّرَتْهُ وَمَنْ أَبْصَرَ إِلَيْهَا أَعْمَتْهُ جو شخص دنیا کے حالات دیکھ کر عقل حاصل کرے گا دنیا اس کو بینا بنائے گی اور جو شخص خود دنیا کی طرف دیکھے گا (اس سے محبت کرے گا) دنیا اس کو اندھا کر دے گی۔

بَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے عیب خوب دکھلائے گا۔

بَصُرْتُ اور أَبْصَرْتُ میں نے دیکھا۔

بُصْرُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔ ہر ایک آسمان کا دَل پانسو برس کی راہ ہے (اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی و بنینا فوقکم سبعا شدادا سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان ایک سخت مضبوط ٹھوس جرم ہے نہ یہ کہ ہوا کی طرح لطیف ہے)

بُصْرُ جِلْدِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ أَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ دوزخ میں کافر کی کھال کا دَل چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ (جب کھال کا اتنا دَل ہوا تو اعضا کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی)

وَجَعَلَهُ تَبْصِرَةً لِّمَنْ عَزَمَ۔ اس کو ہدایت کیا عزم کرنے والے کے لئے۔

بَصْرَہ ایک مشہور شہر ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں بنایا گیا (غرض حضرت عمر کی یہ تھی کہ خلیج فارس میں سے ہو کر ہندوستان اور چین پر حملہ کریں مگر افسوس کہ آپس کے فتنوں کی وجہ سے جو حضرت عمر کی وفات کے بعد پڑ گئے اس کا

موقع نہ ملا اور بعد کے زمانوں میں سلاطین عثمانیہ نے ایسی اہم ! درکار آمد بندر سے کچھ کام نہ لیا اور برٹش گورنمنٹ نے جو نہایت ذی علم اور باہمت گورنمنٹ ہے دور و دراز ملک سے آکر ہند پر قبضہ کرلیا اسی میں پروردگار کی حکمت تھی۔ اگر برٹش گورنمنٹ ہند پر قبضہ نہ کرتی تو ہند کے راجہ اور نواب ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر کٹ جاتے اور رعایا کو چین اور اطمینان نصیب نہ ہوتا۔ اب ۱۹۱۵ء میں تو برٹش گورنمنٹ نے بصرہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے لیکن آئندہ معلوم نہیں کیا ہوتا ہے)

اَلْبَصْرَۃُ مَھْبَطُ اِبْلِیْسَ۔ (یہ حضرت علی سے امامیہ نے روایت کیا ہے) بصرہ ابلیس کے اترنے کا مقام ہے (کیونکہ خلیفہ برحق سے بغاوت بصرے ہی سے شروع ہوئی تھی)

بَصِیْصٌ : لرزہ چمک

تُمْسَكُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهَا مَتْنُ اِهَالَةٍ۔ دوزخ قیامت کے دن ٹھرائی جائے گی یہاں تک کہ چربی کی پشت کی طرح چمکنے لگے گی۔

بَصْقٌ : تھوکنا

بُصَاق۔ وہ تھوک جو منہ سے نکلے۔

فَلَا يَبْصُقُ اَمَامَهٗ (نماز میں) اپنے آگے سامنے نہ تھوکے۔

فَلَا يَبْصُقُ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ۔ قبلہ کی طرف نہ تھوکے اللہ (کی رحمت) اس کے اور اسکے قبلے کے بیچ میں ہے (نہ یہ کہ ذات الٰہی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے جیسے جہمیوں کا اعتقاد ہے ذات الٰہی تو فوق العرش ہے تمام ائمہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے)

فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوکے۔

باب الباء مع الضاد

بَضٌّ یا بُضُوْضٌ یا بَضِيْضٌ۔ پانی کا آہستہ آہستہ بہنا، رسنا۔

مَا تَبِضُّ بِبَلَالٍ ذرا بھی تری اس میں سے نہیں چھوٹتی تھی یعنی بالکل دودھ نہیں دیتی تھی۔

وَالْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ چشمہ سے ذرا ذرا سا پانی رس رہا تھا۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ تھن کی بھٹنی سے دودھ بہنے لگا۔

اِنَّهٗ سَقَطَ مِنَ الْفَرَسِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعُرْضُ وَجْهِهٖ يَبِضُّ مَاءً اَصْفَرَ: آپ گھوڑے پر سے گرے، دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے منہ کے اندر سے ایک کونے سے زرد زرد پانی رس رہا ہے۔

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِيْ فِي الْاِحْلِيْلِ وَيَبِضُّ فِي الدُّبُرِ۔ شیطان ذکر کے سوراخ میں چلتا رہتا ہے اور دُبُر (گانڈ) میں بھی رینگتا رہتا ہے (آدمی کو وہم دلاتا ہے کہ ذکر سے قطرہ نکلا اور دُبُر سے باد سری)

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا كَذَا۔ جوانی کی چمک اور صفائی والے اسی کے منتظر رہتے ہیں۔

قَدِمَ عَمْرٌو عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَهُوَ اَبَضُّ النَّاسِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ سب لوگوں میں خوش رنگ اور اچھے بشرے والے ہیں۔

اَلَا فَانْظُرُوْا رَجُلًا اَبْيَضَ بَضًّا اپنے

لوگوں میں کوئی اچھا سرخ سپید شخص دیکھو تَلقٰی اَحَدَھُم اَبیَضَ بَضًّا۔ تو ان میں سے کسی کو اچھا سفید رنگ پائے گا۔

بِضعٌ : تین سے نو تک اور رات کا ایک ٹکڑا۔

اَھدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَرِیْسَۃٌ مِّنْ ھَرَائِسِ الْجَنَّۃِ فَزَادَتْ فِیْ قُوَّتِہٖ بِضْعَ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا۔ آنحضرتؐ کو بہشت کے ہریسوں سے ایک ہریسہ تحفہ بھیجا گیا اس نے آپ کی قوت کچھ اوپر چالیس مردوں کی قوت کے برابر کردی (تو پھر جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں کی قوت دے دی ہو وہ نو بیبیوں پر قناعت کرے تو کیا اس کو عیاش اور شہوت پرست کہہ سکتے ہیں جیسے بعض بے وقوف پادری ہمارے پیغمبر پر طعنہ کرتے ہیں)

بِضعَۃٌ۔ گوشت کا ٹکڑا۔

بُضعٌ۔ فرج جماع مہر طلاق نکاح

بَضعٌ۔ سیراب ہونا، کاٹنا، جماع کرنا، کدخدا ہونا، ظاہر کرنا۔

مُبَاضَعَۃٌ اور بِضَاعٌ۔ جماع کرنا۔

اَلْکُحْلُ یَزِیْدُ فِی الْمُبَاضَعَۃِ۔ سرمہ لگانا قوتِ جماع کو بڑھاتا ہے۔

تَبضِیعٌ۔ کاٹنا

اِبضَاعٌ۔ نکاح کرنا۔

اِستِبضَاعٌ۔ پونجی بنانا، عورت کا مرد سے نطفہ لینا جیسے جاہلیت میں رائج تھا کہ جس مرد کو خوبصورت شریف بہادر دیکھتے تو اپنی جورو یا بیٹی کو اسکے پاس بھیجکر اس کا نطفہ لیتے)

تُستَامَرُ النِّسَاءُ فِیْ اِبضَاعِھِنَّ۔ عورتوں سے ان کا نکاح کرتے وقت اجازت لی جائے

اِنَّ عَبدَ اللّٰہِ اَبَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَۃٍ فَدَعَتْہُ اِلٰی اَنْ یَّستَبضِعَ مِنھَا۔ آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ایک عورت پر سے گذرے وہ (نور محمدی آپ کی پشت میں دیکھ کر) آپ سے طالب جماع ہوئی۔

وَلَہٗ حَصَّنَنِیْ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ بُضْعٍ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے لئے مجھ کو ہر نکاح سے بچایا (کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آئی یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)

اَلَا مَنْ اَصَابَ حُبلٰی فَلَا یَقرَبَنَّھَا فَاِنَّ الْبُضْعَ یَزِیْدُ فِی السَّمْعِ وَالْبَصَرِ جو شخص قیدیوں میں پیٹ والی عورت پائے تو اس سے صحبت نہ کرے اس لئے کہ جماع سے سماعت اور بینائی (بچہ کی) زیادہ ہوتی ہے (تو بچہ میں دو نطفوں کی شرکت ہوجائیگی)

بُضْعُ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ۔ تم میں سے کسی کا جماع کرنا (اپنی عورت سے) صدقہ ہے یعنی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اگر بہ نیت ادائے حقوق زن وشوئی یا طلب اولاد صالح یا زنا سے بچنے کے لئے کیا جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح میں بھی ثواب ملتا ہے جب نیت بخیر ہو مثلاً کھانا اس نیت سے کھائے کہ قوت ہو اور کسب حلال پرورش اہل وعیال کی طاقت ہو۔

بُضْعُہٗ اَھْلَہٗ صَدَقَۃٌ یا بَضِیْعَتُہٗ اَھْلَہٗ صَدَقَۃٌ۔ آدمی کا اپنی جورو سے جماع کرنا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

عَتَقَ بُضْعُکِ فَاخْتَارِیْ۔ تیری فرج بھی آزاد ہوگئی اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اگلے خاوند کے پاس رہے جس سے لونڈی بننے کی حالت

میں نکاح ہوا تھا یا اس سے جدا ہو جائے)
هٰذَا الْبُضْعُ الَّذِي لَا يُقْرَعُ أَنْفُهُ
(یہ عمرو بن اسید نے کہا جب وہ حضرت خدیجہؓ کے
نکاح کے جلسہ میں گئے اور آنحضرتؐ کو دیکھا) یہ
تو ایسا جوڑ ہے جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی
(عرب کا قاعدہ تھا اگر شریف اور ذات والی
اونٹنیوں پر کوئی کم ذات نر چڑھنا چاہتا تو اس
کی ناک پر لکڑی وغیرہ مار کر اس کو ہٹا دیتے
مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت خدیجہؓ کے جوڑ
ہیں جیسے دلہن خوبصورت شریف زادی تھیں
ویسے ہی دولہا بھی بلکہ ان سے ہزار درجہ بڑھ کر
ماشاء اللہ اشرف الاشراف اور حسین اور جمیل
نوجوان پچیس برس کی عمر کے تھے ایسے دولہا تو حضرت
خدیجہؓ کو سارے ملک عرب میں نہ ملتے یہ ان کی
خوش نصیبی تھی)
فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي. فاطمہ میرے گوشت کا
ایک ٹکڑا ہے ایک روایت میں مُضْغَةٌ مِّنِّي
ہے معنی وہی ہیں ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ
بِبَضْعَةٍ. پھر آپ نے ہر ایک قربانی کے اونٹ
میں سے ایک ایک پارچہ کاٹ کر لانے کا حکم دیا.
مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. گوشت کے ٹکڑے کی
طرح تھل تھل کر رہا ہوگا۔
وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ. جس زخم سے گوشت
چر جائے (لیکن ہڈی کو صدمہ نہ پہنچے) اس کی
دیت دو اونٹ ہیں۔
هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ. ذکر کیا ہے وہ بھی
آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔
صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْوَاحِدِ
بِبِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. جماعت کی نماز
اکیلے نماز سے بیس پر کئی درجہ زیادہ فضیلت
رکھتی ہے۔
اَلْبَاضِعَةُ. وہ زخم جو گوشت کو چیر دے (ہڈی
کو صدمہ نہ پہنچائے)
إِنَّهُ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلٰثِيْنَ سَوْطًا كُلُّهَا
تَبْضَعُ وَتَحْدُرُ. حضرت عمرؓ نے ایک
شخص کو تیس کوڑے لگائے ہر کوڑہ کھال کو
کاٹتا تھا اور نیچے اتر جاتا تھا۔
اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَ
تُبْضِعُ طِيْبَهَا. مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل
کچیل کو دور کر دیتا ہے اور کھرے کندن کو رکھ
لیتا ہے ایک روایت میں تُنْصِعُ طِيْبَهَا ہے
یعنی کھرے کندن کو ٹھہرا لیتا ہے ایک میں وَتَنْضَحُ
طِيْبَهَا یعنی کھرے کندن کو پیدا کرتا ہے۔
ایک میں وَتَنْضَعُ ہے۔
سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ. آنحضرتؐ سے
پوچھا گیا بضاعہ کا کنواں کیسا ہے. (وہ ایک
کنواں تھا مدینہ میں یعنی اس کا پانی پاک ہے
یا ناپاک)
اَبْضَعَہ کندہ کے ایک بادشاہ کا نام تھا۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوْكَ الْاَرْبَعَةَ وَذَكَرَ
مِنْهُمْ اَبْضَعَةَ. اللہ نے چار بادشاہوں پر
لعنت کی ان میں ایک البضعہ کا بھی نام لیا
بِضَاعَةٌ. پونجی سرمایہ اور اصطلاح فقہ میں
بضاعت اور ابضاع اس کو کہتے ہیں کوئی اپنا روپیہ
دوسرے کو سوداگری کرنے کے لئے دے سارا
نفع مالک مال کا ہو اگر نفع میں دونوں شریک
ہوں تو وہ مضاربت ہے)

باب الباء مع الطاء

بُطْأٌ: یا بِطَاءٌ دیر کرنا
بَطُوْءٌ اور اَبْطَأَ۔ دونوں کے معنی دیر کی
بَطِیْئٌ۔ سُست دیر کرنے والا
تَبْطِیْئٌ دیر کرنا۔
بُطْآنَ اور بَطْآنَ دونوں اسم فعل ہیں بمعنی ماضی یعنے دیر کی
مَا اَرٰی صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَأَكَ میں سمجھتی ہوں اب جبرئیل نے تمہارے پاس آنے میں دیر لگائی (تم کو چھوڑ بیٹھے یہ ام جمیل ابولہب کی جورو نے آنحضرتؐ سے کہا۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کمبخت عورت نے کہا میں سمجھتی ہوں تمہارا شیطان تم کو چھوڑ بیٹھا)
مَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يَنْفَعْهُ نَسَبُهٗ جس شخص کو قیامت کے دن اسکے (بُرے) اعمال پیچھے ڈال دیں (وہ بہشت میں نہ جاسکے) تو اس کا خاندان اسکے کچھ کام نہ آئے گا (کسی بزرگ یا ولی یا شریف کی اولاد ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا)
وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ۔ وہ گھوڑا مٹھا کہلاتا تھا
بَاطِیٌّ۔ یہود کا ایک عالم تھا۔
اَبْطِيْتُ ایک لُغت ہے۔ اَبْطَئْتُ کی بعض نے کہا غلط ہے۔
مُبَاطَئَةٌ ٹالنا، دیر لگانا
تَبَطُّأٌ اور تَبَاطُؤٌ۔ چلتے میں پیچھے رہ جانا
اِسْتِبْطَاءٌ۔ کسی کو دیر کیا ہوا پانا۔
اَلْبُطُوْءُ اور اَلْبُطَآئِی زمانہ
بَطْحٌ: اوندھا لٹانا ایسا ہی اِنْبِطَاحٌ بُطْحٌ۔ چپکے ہوئے اوندھا پڑنا
تَبْطِیْحٌ۔ کنکر پتھر بچھاکر زمین برابر کرنا
بُطْحَةٌ۔ خصلت
بَطْحَةٌ۔ قد و قامت
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن ایک صاف چکنے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا (اور یہ جانور جن کی زکوٰۃ اس نے نہیں دی تھی اس کو روندیں گے)
وَبَنَى الْبَيْتَ فَاَهَابَ بِالنَّاسِ اِلٰى بَطْحِهٖ عبداللہ بن زبیرؓ نے خانہ کعبہ بنایا اور لوگوں کو وہاں کنکر پتھر بچھا کر جگہ برابر کرنے کی ترغیب دی۔
اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ بَطَحَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ اَبْطِحُوْهُ مِنَ الْوَادِي الْمُبَارَكِ۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں سنگریزے بچھائے اور کہا میں برکت والے نالے کے پتھر اس میں بچھاتا ہوں۔
بَطْحَاءُ اور اَبْطَحُ اور بَطِیْحٌ اور بَطِیْحَةٌ نرم پتھریلا نالے کی۔
صَلّٰى بِالْاَبْطَحِ۔ آنحضرتؐ نے ابطح میں نماز پڑھی یعنی مکہ کے ابطح میں جس کو محصب کہتے ہیں وہ ایک وادی ہے جنۃ المعلیٰ کے قریب)
اَبْطَحٌ کی جمع بِطَاحٌ اور بَطَائِحُ اور اَبَاطِحُ آئی ہے۔ قریش کو قریش البطاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے پتھریلے مقاموں میں رہتے تھے
كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔ آنحضرتؐ کے اصحاب کی ٹوپیاں سروں سے چپکی رہتیں (یہ نہیں کہ ہوا میں اوپر اٹھی ہوئیں جیسے اس زمانے میں

ترکی اور ایرانی ٹوپیاں ہوتی ہیں)

لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بَطْحَانَ يَا بُطْحَانَ يَا بَطْحَانَ مَا زِدْتُكُمْ. اگر تم روپیہ اشرفیاں بطحان سے لپ بھر بھر کر لیتے تب بھی میں مہر زیادہ نہ کرتا (بطحان ایک نالہ کا نام ہے مدینہ میں)

بُطَاح۔ ایک پانی کا نام ہے۔ بنی اسد کے ملک میں یا بنی یربوع کے ملک میں ایک مقام کا نام ہے

نَهٰى اَنْ يَّاكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى ظَهْرِهٖ اَوْ مُنْبَطِحًا عَلٰى بَطْنِهٖ۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا چت لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کھانے سے منع فرمایا۔

بِمَكَانٍ بَطْحٍ یا بَطِحٍ کشادہ جگہ میں

خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَاءِ صاف مسطح زمین کی طرف نکلے

بَطْخٌ: لیپنا

بِطِّيْخٌ۔ خربزے خربوزہ

كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ آنحضرتؐ خربزے ترکھجور کے ساتھ کھاتے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ ککڑی کھجور ملا کر کھاتے اس میں بڑی حکمت ہے ایک سرد دوسری گرم دونوں ملا کر معتدل غذا ہو گئی)

بِطِّيْخَةٌ۔ ایک خربزہ خربوزہ

بَطَرٌ: اترانا۔ بہت پھولنا، تکبر کرنا

بَطْرٌ جیرنا۔

بِطْرٌ۔ رائگاں، بیکار

بَطِرٌ اترانے والا مغرور

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکائے۔

اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ۔ تکبر کیا ہے حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا، اپنی بات کی پچ کئے جانا گو ناحق ہو۔

بَطَرْتُ بَطْنَهٗ میں نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا

بَيْطَرٌ یا بَيْطَارٌ۔ مواشی کا علاج کرنے والا

بَيْطَرَةٌ۔ مواشی کا علاج معالجہ

بِطْرِيْقٌ: فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی ہوں (انگریزی میں برگیڈیر میجر جنرل)

بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ۔ اس کے بعض فوجی آفیسر یا عمائد ملک

وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَتُهٗ اس کے پاس اسکے افسر سرداران ملک (ومصاحبین وامرائے شاہی) موجود تھے

وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَةُ الرُّوْمِ۔ اس کے پاس روم کے سردار تھے

بَطْشٌ: حملہ کرنا، زور سے تھامنا۔

فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے اٹھ کر) عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں (سبحان اللہ یہ تو بڑے بڑے پیغمبروں اور مقرب بندوں کا درجہ ہوگا کہ ان کی رسائی عرش خداوندی تک ہو جائے گی لیکن ہم گنہگاروں کو اگر ان نیک بندوں کی کفش برداری بھی نصیب ہو جائے تو غنیمت ہے)

اَلْبَطْشُ مِنْ خَمْسٍ قَدْ مَضَيْنَ۔ بطش ان پانچ باتوں میں سے ہے جو گذر چکیں (یعنے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ اس سے مراد بدر کی جنگ ہے)

یَبْطِشُ یا یَبْطُشُ ۔ حملہ کرے گا یا پکڑے گا
کُنْتُ یَدَہُ الَّتِیْ یَبْطُشُ بِھَا ۔ میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔
کَیْفَ اَنْتَ اِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَۃُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ ۔ تیرا حال کیا ہوگا جب دونوں مسجدوں کے درمیان جنگ ہوگی (بُطِشَ کے بھی وہی معنی ہیں)۔
وَفِیْھَا الْبَطْشَۃُ ۔ جمعہ کے دن قیامت بھی آئے گی۔

بَطٌّ: چیرنا، پھاڑنا، مرغابی
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِہٖ وَرَمٌ فَمَا بَرِحَ بِہٖ حَتّٰی بُطَّ ۔ آپ ایک شخص کے پاس گئے جس کا کوئی عضو سوج گیا تھا پھر آپ وہاں سے سرکے نہیں کہ وہ چیرا گیا۔
اِنَّہٗ اَتٰی بَطَّۃً فِیْھَا زَیْتٌ فَصَبَّہٗ فِی السِّرَاجِ ایک کپے کے پاس آئے جس میں تیل تھا انہوں نے اس کو چراغ میں ڈال دیا (یہ کپہ مرغابی کی شکل کا بناتے ہیں اس لئے اس کو بطہ کہتے ہیں)

بِطَاقَۃٌ: پرچہ، چھوٹا رقعہ
یُؤْتٰی بِرَجُلٍ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ وَتُخْرَجُ لَہٗ بِطَاقَۃٌ فِیْھَا شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ایک شخص کو قیامت کے دن لے کر آئیں گے اور ایک پرچہ اس کے لئے نکالا جائیگا جس میں لاالٰہ الا اللہ کی گواہی ہوگی۔
مَاھٰذِہِ الْبِطَاقَۃُ بِھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ بھلا یہ پرچہ ان بھاری دفتروں کا کیا مقابلہ کرے گا (یعنی تولنے سے فائدہ ہی کیا ہے کہاں ایک چھوٹا پرچہ اور کہاں یہ گناہوں کے دفتر)
اُکْتُبْھَا فِیْ بِطَاقَۃٍ اس کو ایک پرچے پر لکھ لے۔

بُطْلٌ یا بُطْلَانٌ یا بُطُوْلٌ ناچیز ہونا، بیکار ہونا، لغو ہونا، نیست ہونا۔
بَاطِلٌ لغو، ناچیز، غلط، جادوگر، ابلیس اسکے مقابل حَقٌّ ہے
لَا تُبْطِلُوْھَا بِالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ اپنے اعمال کو ریا اور شہرت کی نیت کرکے ضائع مت کرو
لَا یَسْتَطِیْعُہُ الْبَطَلَۃُ ۔ جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے (اس کو یاد نہیں کر سکتے یا پڑھ نہیں سکتے)
لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ ۔ جہاد کو کسی ظالم بادشاہ کا ظلم باطل نہیں کر سکتا (یعنی ظالم بادشاہ اگر مسلمان ہو تو اس کی ماتحتی میں بھی جہاد ہو سکتا ہے)
اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نُکِحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ ۔ جو عورت ولی کے بے اذن نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے (اہلحدیث کا یہی قول ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں مراد وہ عورت ہے جو نابالغ ہو یا غیر کفو سے نکاح کرے اور کبھی اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے)
کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ اللہ کی ذات وصفات اور نیک اعمال کے سوا ہر چیز فانی ہے یا بے فائدہ ہے۔
اُسْنِلْتُ اِنَّ عُمَرَ لَا یُحِبُّ الْبَاطِلَ اسود آنحضرتؐ کو شعر سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آپ نے فرمایا چپ رہ عمر لغو باتوں کو

پسند نہیں کرتا۔
شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ۔ ہتھیار بند، بہادر، کارآزمودہ
اِنِّیْ اَکْرَہُ الْبَطَّالَ۔ میں بیکار شخص کو بُرا سمجھتا ہوں، جو نہ دنیا کا کام کرے نہ آخرت کا یہ بِطَالَۃٌ سے نکلا ہے جس کے معنی بیکاری، بے شغلی ہیں۔
بَاطِلٌ شرک کو بھی کہتے ہیں۔
ذَھَبَ دَمُہٗ بُطْلًا اس کا خون بیکار گیا

بُطْمٌ: بُن قہوہ ایک لغت بُطُمٌ بھی ہے۔

بَطْنٌ: پیٹ اندر کی جانب
بَطَنٌ پیٹ کی بیماری
بَطِنٌ۔ مالدار مغرور بہت کھانے والا۔
بَطِیْن ۔ بڑے پیٹ والا
بَطَانَۃٌ۔ راز بھید دلی دوست
بَطَنَ ۔ چھپ گیا۔
بُطِنَ اسکے پیٹ میں درد ہے۔
مَبْطُوْن۔ پیٹ کی بیماری والا اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاطِن بھی ہے کیونکہ وہ خلقت کی آنکھوں اور خیال اور وہم سے پوشیدہ ہے۔ اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ ہر چیز کے اندرونی حال سے خبردار ہے)
اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ۔ تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے۔
(دُوْنَ کے معنی یہاں تحت کے نہیں ہیں جیسے بعض جاہلوں نے خیال کیا ہے تحت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ وہ فوق الفوق ہر چیز کے اوپر ہے بعضوں نے کہا دونک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے لگ بھگ نزدیک والی بھی کوئی چیز نہیں ہے یعنی جو تجھ سے صرف ایک ہی درجہ اُتر کر ہو یعنی انہیں ہیں)
مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَۃٍ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ اللہ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دونوں طرح کے صلاح کار اور مشیر نہ ہوں (کچھ اچھے کچھ بُرے) (بعضوں نے کہا بِطَانَتَانِ سے نفس امارہ اور نفس لوامہ مراد ہیں یا قوت ملکیہ اور قوت حیوانیہ
اِنْ جَاءَتْ بِبَیِّنَۃٍ مِنْ بِطَانَۃِ اَھْلِھَا اگر وہ خاص اپنے گھر والوں میں سے گواہ لائے
کَانُوْا کَلَّفُوْا نِسْوَۃً مِنْ بِطَانَتِھَا چند عورتوں کو جو اس کی رازدار ہوتیں تکلیف دیتی تھیں۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبِطَانَۃِ تیری پناہ ہر بُری چھپی خصلت سے
فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔ چوری (یا خیانت) بُری خصلت ہے چھپی ہوئی (اصل میں بطانہ استر کو کہتے ہیں اور ظِھَارَۃ بُرے کو پھر ہر چھپی بات کو بِطَانَۃ کہنے لگے)
بَطْنُ الشَّاۃِ ۔ کلیجی دل وغیرہ
وَجَاءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یَضِجُّوْنَ۔ مدینہ کے باہر رہنے والے لوگ روتے چلاتے آئے۔
لَا بُدَّ اَنْ تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ یَسْقُطُ فِیْھَا کُلُّ بِطَانَۃٍ وَوَلِیْجَۃٍ ۔ ایک فتنہ ایسا ہونا ضروری ہے جس میں ہر ایک رازدار دوست اور جانی یار گر جائے گا۔
لِکُلِّ اٰیَۃٍ ظَھْرٌ وَبَطْنٌ ۔ ہر آیت کا ایک

کھلا مضمون ہے اور ایک پوشیدہ ہے۔ بعضوں نے کہا ظہر سے لفظ اور بطن سے معنی مراد ہیں بعضوں نے ظہر سے ظاہری قصہ اور بطن سے اس کا اصلی مقصود بعضوں نے ظہر سے تلاوت اور بطن سے اس کا مطلب سمجھنا مراد لیا ہے۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مرجائے (مثلاً اسہال، ہیضہ، استسقاء وغیرہ سے) وہ شہید ہے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا) بعضوں نے کہا مبطون سے مراد یہ ہے جس نے اپنے پیٹ کو حرام اور شبہہ کے لقمہ سے بچایا

اَلْمَبْطُوْنُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي الْقَبْرِ یا مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهِ جس شخص کو پیٹ کا عارضہ ہو اور وہ اس عارضہ سے مرجائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ یا تَافِنُ الْفِطْنَةَ۔ شکم پُری دانائی کو میٹ دیتی ہے (اور کم خوری سے عقل بڑھتی ہے)

اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فَاِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ مُفْسِدَةٌ لِلْجِسْمِ مُوْرِثَةٌ لِلسَّقَمِ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) لوگو پُرخواری سے (پیٹ بھر کر کھانے سے) بچے رہو اس سے نماز ادا کرنے میں سستی بدن میں خرابی اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔

اِسْتَسْقٰى بَطْنُهُ۔ اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا

اِنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ۔ ایک عورت پیٹ کے عارضہ سے مرگئی (بعضوں نے کہا بَطْن سے نفاس مراد ہے)

تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔ پرندے صبح کو خالی پیٹ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹ کر جاتے ہیں:

حُفَّلًا بِطَانًا۔ تھن دودھ سے بھرے ہوئے پیٹ پھولے ہوئے۔

اَبِيْتُ مِبْطَانًا وَّحَوْلِيْ بُطُوْنٌ غَرْثٰى میں شکم سیر خوب کھاکر پیٹ بڑا کرکے رات گذاروں اور میرے گرداگرد بھوکے پیٹ رہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنے یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں اپنا پیٹ تو بھرلوں اور دوسرے مسلمان بھوکے رہیں)

اِنْ اَفْرَطَ فِي الشِّبَعِ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ۔ اگر اتنا سیر ہوکر کھائے کہ بِطْنَہ کا گمان ہو (بطنہ امتلاء کی بیماری)

بِحَسْبِكَ دَاءً اَنْ تَبِيْتَ بِبِطْنَةٍ وَّحَوْلَكَ اَكْبَادٌ تَحِنُّ اِلَى الْقِدِّ۔ یہ بیماری تیرے لئے بس ہے کہ تو رات کو شکم سیر رہے اور تیرے گرداگرد وہ کلیجے ہوں جو کھال تک کھانا چاہیں

اَلْبَطِيْنُ الْاَنْزَعُ (یہ حضرت علی کی صفت ہے) بڑے پیٹ والے

اَنْزَعُ جس کی چندیا پر بال نہ ہوں (بعضوں نے کہا بڑے پیٹ والے سے یہ مراد ہے کہ ان کا پیٹ معدن علم وحکمت تھا اور انزع سے یہ مراد ہے کہ شرک اور کفر سے بالکل دور تھے)

بَطَنَتْ بِكَ الْحُمّٰى۔ بخار تیرے اندر سما گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)

بَطَنَهُ الدَّاءُ۔ بیماری اس کے اندر بیٹھ گئی

اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيَسْتَبْطِنَهَا۔ اس نے گھوڑی اس لئے باندھی کہ اس کا بچہ لے۔

هَنِيْئًا لَكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔ انہوں نے عبدالرحمن بن عوف

کو مخاطب کر کے کہا جب وہ مرگئے) مبارک ہو تم کو تم دنیا سے شکم سیر ہو کر گئے (اللہ نے تم کو بہت مال دولت دیا) اور پھر دنیا کو تم نے کچھ نقصان نہیں پہنچایا (خلافت یا حکومت کی آفتوں سے محفوظ رہے۔ کبھی یہ جملہ ہجو کے مقام میں بھی کہا جاتا ہے یعنے اس بخیل کی شان میں جس نے ساری عمر مال جوڑا ایک پیسہ خرچ نہیں کیا مگر یہاں عبدالرحمٰن کی تعریف مقصود ہے)

فَاِذَا رَجُلٌ مُّبَطَّنٌ مِثْلُ السَّیْفِ۔ ناگاہ ایک شخص دیکھا باریک پیٹ والا تلوار کی طرح (یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صفت ہے)

اَلشَّوْطُ بَطِیْنٌ۔ پھیرا دور کا ہے (ہنوز دہلی دور است)

کَتَبَ عَلٰی بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ ہر بطن (قبیلہ کی شاخ) پر اس کی دیتیں لکھ دیں

بَطْن قبیلے سے کم اور فَخِذ سے زیادہ ہوتا ہے اس کی جمع اَبْطُنٌ اور بُطُوْن آئی ہے۔

یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ۔ عرش کے بیچوں بیچ (یا جڑ) میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔

اَلشَّمْسُ اِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰی حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ سورج جب ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچوں بیچ تک پہنچتا ہے (یعنی دائرہ نصف النہار تک)

تَرْوِیْ بِهِ الْقِیْعَانَ۔ یا اللہ ایسا پانی برسا جس سے میدان سیراب ہو جائیں اور نالے بہہ نکلیں

اِنَّهٗ کَانَ یُبَطِّنُ لِحْیَتَهٗ۔ وہ داڑھی کے بال جو تالو اور ٹھڈی کے تلے ہوتے ہیں ان کو صاف کرتے تھے۔

غَسْلُ الْبَطْنَةِ۔ گانڈ دھونا۔

حَتّٰی یَقْتُلَهٗ ذُوالْبَطِیْنِ یہاں تک کہ اس کو پیٹ والا (اسامہ بن زید) مار ڈالے (ان کا پیٹ بڑا تھا اس لئے ان کو ذوالبطین کہتے تھے)

اِنَّ عَلِیًّا مَسَحَ عَلَی النَّعْلَیْنِ وَلَمْ یَسْتَبْطِنِ الشِّرَاکَیْنِ۔ حضرت علی نے جوتیوں پر مسح کیا اور تسموں کے اندر کی جانب مسح نہیں کیا۔

باب الباء مع الظاء

بَظْرٌ: ٹنہ

بَظْرٌ۔ رائگاں، تلف

بُظَرَةٌ۔ وہ تندی اور بلندی جو اوپر کے ہونٹ میں ہوتی ہے۔

بِظْرِیْرَةٌ بے شرم زبان دراز عورت۔

اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ (یہ ابوبکر صدیقؓ نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا) اے جالات کا ٹنہ چوس (اس کو بوسہ دے اس کو بوج کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے)

یَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ اوٹنے کاٹنے والی کے بیٹے (یہ حضرت حمزہؓ نے سباع بن عبدالعزیٰ سے کہا اس کی ماں یہی پیشہ کرتی تھی عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی، معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایسے اعضا کا نام لینا تہذیب کے خلاف نہیں ہے)

مَا تَقُوْلُ اَیُّهَا الْعَبْدُ الْاَبْظَرُ (یہ حضرت علی نے شریح سے کہا یعنے اے غلام اونچے ہونٹ والے تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔

بَظٌّ: ستار کے تاروں کو ہلانا تیار کرنے کے لئے۔

اَبَظَّ موٹا ہوا
فَظٌّ بَظٌّ۔ غلیظ بدخلق
بَظْوٌ: یا بُظُوٌّ سٹولس ہونا

باب الباء مع العین

بَعْبَعَۃٌ: جلدی جلدی باتیں کرنا۔ مقابلہ سے بھاگنا
بَعَابِعَۃٌ۔ محتاج لوگ۔
بَعْثٌ: جگانا، جلانا، بھیجنا، اٹھانا، لشکر، گروہ۔
بُعُوْثٌ جمع ہے بَعْثٌ کی
یَوْمُ الْبَعْثِ۔ قیامت کا دن
بَاعِثٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی جِلا کر اٹھانے والا۔
بَعِیْثُکَ نِعْمَۃً (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے)
یعنے جس کو تو نے خلقت پر احسان کرکے بھیجا
وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا۔ قسم اس کی جس نے مجھکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا۔
لِلْفِتْنَۃِ بَعَثَاتٌ۔ فساد کے باربار اُٹھان ہوتے ہیں (گھڑی گھڑی اسکے غبار اٹھتے ہیں)
فَبَعَثْتُ الْبَعِیْرَ یا فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ۔ پھر جو میں نے یا ہم نے اونٹ اُٹھایا تو ہار کو اس کے تلے پایا)
اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتِیَانِ فَابْتَعَثَانِیْ۔ رات کو میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھکو جگایا
یَا اٰدَمُ الْبَعْثَ بَعْثَ النَّارِ۔ آدم دوزخ کا گروہ (اپنی اولاد میں سے) نکال
اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیَسْأَلُ الْمُخَاطَبُوْنَ مِنْ کَمْ کَمْ (فرشتوں کو حکم ہوگا) دوزخ کا لشکر نکالو وہ عرض کریں گے کتنے کتنوں میں سے

(یعنی نی ہزار یا فی سو کتنے آدمی نکالیں)
اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا جب ان میں کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔
اَلْبَاعُوْثُ۔ پانی کی دعا، یہ لفظ سریانی ہے جیسے استسقاء مسلمانوں میں)
وَعِنْدَھَا جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِمَا قِیْلَ یَوْمَ بُعَاثٍ۔ حضرت عائشہؓ کے پاس اس وقت دو چھوکریاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو بعاث کے دن کہی گئی تھیں۔
بُعَاثٌ ایک قلعہ تھا قبیلہ اوس کا وہاں پر اوس اور خزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں جنگ عظیم ہوئی تھی جو ایک سو بیس برس تک برابر جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے ان دونوں فریق میں صلح اور محبت کرادی
بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً میں (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا (عربی ہوں یا عجمی)
یَبْعَثُ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ اللہ تعالیٰ اس اُمت میں ہر صدی کے اخیر پر ایک ایسے (عالم فاضل لائق صالح) شخص کو پیدا کرے گا جو دین کو ازسرنو حیات تازہ بخشے گا اور شریعت کے مسائل جن کو لوگوں نے بھلا دیا ہوگا پھر شائع اور مشہور کرے گا (ہر ایک گروہ نے اپنے پیشواؤں کو مجددی کا مرتبہ عطا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کسی فرقہ سے خاص نہیں ہے بلکہ فقہا اور محدثین اور صوفیہ ہر ایک زمرہ میں جو مشہور لوگ صدی کے آخر پر گذرے ہیں وہ سب مجدد ہوسکتے ہیں۔ محدثین میں امام بخاری علیہ الرحمۃ اور فقہا

میں امام شافعی اور متاخرین میں امام ابن تیمیہ قاضی شوکانی اور
شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خانصاحب
مرحوم و مغفور کو اگر مجدد کہا جائے تو بجا ہے)
اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ
تم ایک شخص کو کیوں مقرر نہیں کرتے جو نماز کے
لئے لوگوں کو پکار دیا کرے۔
وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ۔ عمرو بن
سعید یزید کا عامل جو مدینہ کا حاکم تھا مکہ میں
فوجیں روانہ کر رہا تھا (عبداللہ بن زبیر سے
لڑنے کے لئے)
ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ مَلَکًا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک
فرشتہ بھیجتا ہے (شاید یہ فرشتہ اس فرشتہ
کے سوا ہے جو ماں کے رحم پر معین ہوتا ہے)
حَتّٰی تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُہٗ۔ جب تک آپ کی
اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہوتی (رستہ چلنا شروع
کرتی)
فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسٰی۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ
کو بھیجے گا (یعنی آسمان سے ان کو اتارے گا
اور وہ شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے بعض معتزلہ
نے حضرت عیسیٰ کے اترنے اور دجال کے قتل
کرنے کا انکار کیا ہے)
بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ
یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے (تاکہ
لوگوں کے لئے ایک نشانی ہو اور اس کے لئے
عذاب ہو)
فَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ مَتٰی شَاءَ۔ اللہ جب چاہیگا
اس کو اٹھائے گا (یعنی بیدار کرے گا)
لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ اللہ تعالےٰ
حجر اسود کو قیامت کے دن زندہ کرے گا اس کو
زبان دے گا وہ اپنے چومنے والوں پر گواہی دیگا
یہ حدیث حضرت علی نے حضرت عمر کے جواب میں بیان
کی جب انھوں نے کہا تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ
پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ حضرت علی نے کہا کیوں
نہیں امیر المومنین یہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتا
ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کو زندہ کریگا
اخیر حدیث تک)
یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا
آدمی انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مریگا
(اس لئے میت کو اچھا پاک صاف کفن دینا چاہیئے
بعضوں نے کہا یہاں کپڑوں سے اعمال مراد
ہیں کیونکہ آدمی کفن پہن کر نہیں مرتا بلکہ
مرنے کے بعد اس کو کفن دیا جاتا ہے دوسرے
یہ کہ حشر تو ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگا جیسے
دوسری حدیث میں ہے اس کا جواب یوں دیا ہے
کہ حشر اور ہے اور بعث اور ہے ممکن ہے کہ قبر
سے اٹھتے وقت آدمی اپنے کفن میں اٹھیں پھر
حشر کے وقت برہنہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے
گلی سڑی خاک شدہ ہڈیوں کا اعادہ کریگا
ویسے ہی کفن کے بھی کپڑے کا اعادہ کرسکتا ہے
بَعَثَ بَعْثًا فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ
رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا آنحضرتؐ نے ایک فوج
بھیجنا چاہی تو فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک
آدمی جائے (ایک گھر میں رہے یعنے آدھے آدمی
جائیں آدھے گھروں میں رہیں)
اِبْعَثْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً۔ اونٹوں کو نحر کے
وقت کھڑا رکھ ان کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو۔
قَدْ بُعِثَ اِلَیْہِ۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
بلوائے گئے ہیں (یہ فرشتوں نے شب معراج

میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا)
بَعَثَ رَهْطًا اِلَى اَبِي رَافِعِ الْيَهُوْدِيِّ آپ نے چند آدمیوں کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا (جو ملک حجاز کا بڑا تاجر تھا اس کو مار ڈالنے کے لئے کیونکہ یہ مردود پیغمبر صاحب کی ہجو کرتا اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے ابھارتا، اسلام لانے سے ان کو روکتا)
بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا۔ آنحضرتؐ نے ہم کو لوٹ کا مال کمانے کے لئے پاپیادہ بھیجا۔
مَا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ۔ آنحضرتؐ جب سے پیغمبر ہوئے آپ نے چھلنی نہیں دیکھی (ہمیشہ بے چھنا آٹا کھایا کئے)
هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ۔ تیرا ٹھکانا جب تک اللہ تجھ کو نہ اٹھائے (یعنی حشر نہ ہو) یہی ہے
اَوَّلُ الْعَقِيْقِ بَرِيْدُ الْبَعْثِ۔ برید البعث ایک مقام کا نام ہے۔

بَعْثَرَةٌ: دیکھنا، تلاش کرنا، کھودنا، الٹ پلٹ کرنا، باہر لانا۔
اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَعْثَرَتْ نَفْسِيْ۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو پریشان خاطر ہو جاتا ہوں۔

بُعْثُطٌ: ناف، بیچوں بیچ
اَنَا ابْنُ بُعْثُطِهَا (یہ معاویہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا قریش میں تمہارا نسب کیا ہے) میں تو قریش کی ناف ہوں (یعنی میرا نسب بہت اعلیٰ ہے۔ قریش کے افضل ترین خاندان سے ہوں)

بَعْجٌ: چیرنا، پھاڑنا، کھولنا۔
اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ۔ جب تو دیکھے مکہ میں زمین پھاڑ کر برابر برابر کنوئیں بنا دیئے جائیں جن کو قنوات کہتے ہیں یعنی کاریزین
لَبَعَجَ الْاَرْضَ وَ بَجَعَهَا۔ حضرت عمرؓ نے زمین پھاڑ ڈالی اس کو چیر دیا۔ (یعنی اُن کے زمانے میں بہت فتوحات ہوئیں)
اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا حنتمہ کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) کے لئے (ان کی والدہ کا نام حنتمہ تھا) دنیا نے اپنی آنتیں کھول کر رکھ دیں (سب خزانے حوالے کر دیئے) یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔
اِنْ دَنَا مِنِّيْ اَحَدٌ اَلْبَعَجُ بَطْنَهُ بِالْخَنْجَرِ اگر میرے پاس کوئی آیا میں اس کا پیٹ خنجر سے پھاڑ ڈالوں گی (یہ اُم سلیم کا قول ہے)

بَعْدٌ: پچھلا یہ قَبْلٌ کی ضد ہے)
بُعْدٌ۔ دوری، موت، لعنت
اَبْعَدُ اور بُعَاد دور تر، ذلیل، خوار، تباہ، خائن
كَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت ضروری کے لئے دور تشریف لے جاتے۔
كَانَ يَتَبَعَّدُ فِي الْمَذْهَبِ وہی معنی ہیں
اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ فَلْيُبْعِدْ جب کوئی تم میں سے حاجت کے لئے جانا چاہے تو دور جائے۔
اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى اس نیکی سے دور یا تباہی زدہ شخص نے زنا کیا (عرب لوگ کہتے ہیں)
كَتَبَ اللّٰهُ الْاَ بُعْدَ لِفِيْهِ اللہ تعالیٰ نے ناک

شخص کو اوندھے مُنہ گرا دیا)

بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا ۔ کمبختو دور ہو تم پر پھٹکار (یہ آدمی قیامت کے دن اپنے اعضاء سے کہے گا جب وہ اس کے خلاف گواہی دینگے)

هَلْ اَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ ۔ کیا اس شخص سے بھی کوئی دُور تر (یعنے عالی شان ہے) جس کو تم نے مار ڈالا یا میرے قتل ہونے کو تم نے بعید سمجھا حالانکہ اس سے بھی بعید تر یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا (صحیح روایت میں اَعْمَدُ ہے جیسے آگے آئے گا)

وَجِئْنَا اِلٰى اَرْضِ الْبُعَدَاءِ ہم غیر لوگوں کے ملک میں آگئے (جن سے ہماری کوئی قرابت نہیں ہے)

اَمَّا بَعْدُ ۔ خدا کی حمد وثنا کے بعد مطلب یہ ہے

فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ اس کے سوا کوئی چیز (ایک وقت میں) نہ ہوگی یعنی جب اللہ کے سوا سب چیزیں فنا ہو جائیں گی)

وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَاَبْعَدُ وَاَبْعَدُ اگر تو جھوٹا ہے جب تو تجھے کچھ نہ ملنا چاہیے کچھ نہ ملنا چاہیے (یہ آپ نے لعان کرنے والے سے فرمایا جب اس نے جورو سے اپنے مال کی واپسی چاہی)

اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ اَنْ يَّلْقَاهُ بَعْدَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّمُوْتَ مَدْيُوْنًا ۔ کبیرہ گناہوں کے بعد پھر بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی پروردگار سے مقروض رہ کر ملے۔

فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا اگر تو اسکے بعد کوئی نیک عمل (سوا فرضوں کے) نہ کرے تب بھی تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا

بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ باوجود اختلاف دین اور دار کے (کہ ایک دارالاسلام میں اور دوسرا دارالحرب میں)

وَكَانَ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا ۔ صبح کی نماز کے بعد دوسری نمازیں آنحضرتؐ کی ہلکی ہوتیں تھیں (ان میں مختصر قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں لمبی سورتیں پڑھتے)

اَحَبُّ الدِّيَارِ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ اس دن کے بعد سے پھر تمام ملکوں میں زیادہ محبوب۔

يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ اس کی وجہ سے اتنے نیچے گڑھے میں گر جاتا ہے جس کا گہراؤ اس سے بھی زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

مَنْ قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَخْطَأَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ جو شخص دو آدمیوں کا قضیہ چکائے اور اس میں عمدًا غلطی کرے (غلط فیصلہ کرے جان بوجھ کر) تو وہ اس سے بھی زیادہ گر جائے گا جتنا آسمان سے زمین کا فاصلہ

تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ سَنَةٍ آگ اس سے ایک سال کی راہ پر دور ہو جائے گی

اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى عَدَنٍ میرا حوض اس سے بھی بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے (جو ملک شام میں ہے) عدن تک ہے۔ (عدن یمن کا بندر ہے)

لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ برابر دور ہوتا جاتا ہے (صف اول میں شریک نہیں ہوتا)

بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ ۔ میری خطاؤں کو مجھ سے دور کر دے (کہ میں ان خطاؤں کو نہ کروں یا جو خطائیں کر چکا ہوں ان کو بخشدے

میرے نامۂ اعمال سے محو کر دے)
كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ
مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا ہم عرفات میں
ایسے مقام میں ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے
مقام سے بہت دور تھا۔
فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۔ کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا
کہ وہ لوٹ کر آیا۔
بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَبُعْدِ غُرَابٍ
طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ ۔ اللہ تعالیٰ
اس کو دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جتنی دور
کوا جب وہ بچہ ہو اس وقت سے لے کر مرنے
تک اُڑتا رہے (حالانکہ کوے کی عمر بڑی ہوتی ہے
کہتے ہیں پانچ سو برس تک جیتا ہے)
لَا اَسْاَلُ اَحَدًا بَعْدَكَ ۔ اب جو میں نے
آپ سے سوال کیا ہے اس کے بعد کسی سے سوال
نہیں کرنے کا۔
كَذَّابَانِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ دو جھوٹے جو میرے
بعد نکلیں گے (یعنی ان کی رونق میرے بعد ہوگی
کیونکہ اسود عنسی آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا تھا
البتہ مسیلمہ نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا)
وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ ۔ اسلام کے بعد
قصاص ہو گیا (کفر کے زمانہ کی خوں ریزی موقوف
ہوئی)

بَعْرٌ یا بَعَرَةٌ یا بَعْرَةٌ مینگنی
بَعَرَةٌ ۔ غصہ
بَعِيْرٌ ۔ چار برس یا اس سے زیادہ کا اونٹ
اِسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ
مَرَّةً ۔ آنحضرتؐ نے جس رات کو میرا اونٹ
خریدا میرے لئے پچیس بار بخشش کی دعا کی (یہ
جابر بن عبداللہ انصاری کا قول ہے۔ اس رات
کو لیلۃ البعیر کہتے ہیں)
تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ سال آخر
ہونے پر ایک مینگنی پھینکتی (اس کو پھینک کر
نکل آتی عدت پوری کرتی یہ جاہلیت کی رسم تھی)

بَعْضٌ: ٹکڑا
اَبْعَاضٌ جمع
بَعُوْضٌ مچھر (یہ جمع ہے)
بَعُوْضَةٌ ۔ ایک مچھر
اَصَابَنِيْ بَعْضُ الشَّيْءِ مجھ کو کچھ ہو گیا (یعنی
ضعف بصر) امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقام
میں یوں کہا ہے۔ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اور
اس سے حنفیہ یا امام ابو حنیفہ یا امام محمد یا
امام شافعی کو مراد لیا ہے۔ بعض الناس کوئی تحقیر
کا کلمہ نہیں ہے مگر حنفیہ امام بخاری کے اس لفظ
پر بڑے ناراض ہیں حیدر آباد میں مولانا
حسن الزماں محدث مرحوم نے اپنی کتاب میں
امام ابو حنیفہؒ کو امام الفقہا رکھا تو اس پر ایک
کشمیری حنفی صاحب سخت ناراض ہونے کہنے اس
میں کیا قباحت ہوئی امام ابو حنیفہ نے بہت کم
حدیثیں روایت کی ہیں یہاں تک کہ خطیب نے
کہا انہوں نے صرف پچاس حدیثیں روایت کیں
اور ان میں بھی نصف سے زیادہ میں غلطی کی
اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو حدیث کے ضعیف
راویوں میں لکھا اس لئے وہ امام المحدثین نہیں
ہو سکتے البتہ فقہ اور استنباط اور قیاس میں
تو وہ امام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال ذکاوت
اور تیز فہمی عطا فرمائی تھی ان کی فضیلت ہے

کیا کم ہے کہ ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے مذہب
کی پیروی کرتا ہے۔ رضی اللہ عنہ وغفرلنا ولہ)
لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَۃِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِہٖ
اپنے اوصاف کمال کی وجہ سے پروردگار میں
حصے نہیں ہوتے (کیونکہ وہ تجزیہ اور تبعیض سے
پاک ہے)
اَلَا تُخْبِرُنِیْ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ وَ قُلْتَ اِنَّ
الْمَسْحَ بِبَعْضِ الرَّاْسِ وَ بَعْضِ الرِّجْلَیْنِ
زرارہ بن اعین نے امام محمد باقر سے پوچھا مجھ سے
بیان کر دیجئے تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ وضو میں سر
اور پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ (امام یہ
سن کر ہنس دیے) فرمایا اے زرارہ آنحضرتؐ نے
ایسا ہی فرمایا اور قرآن میں بھی یہی مضمون ہے
کیونکہ پہلے فرمایا فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ
معلوم ہوا سارا منہ دھونا فرض ہے پھر فرمایا
وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تو ہاتھوں کا کہنیوں
تک دھونا فرض ہے پھر کلام کو جدا کیا فرمایا
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی
الْکَعْبَیْنِ توجب پاؤں کو سر سے ملا لیا تو ہم
نے جان لیا کہ پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے
جیسے سر کے ایک حصے کا اور آنحضرتؐ نے اس کو
بیان فرما دیا مگر لوگوں نے اس کو بھلا دیا اس پر
عمل نہیں کیا۔

بَعٌّ: بے انداز بہانا، ابر کا متواتر برسنا۔
بَعَاعٌ۔ سب کا سب
بُعَّۃٌ۔ اونٹ کا درمیانی بچہ پہلے بچہ کو رُبَعٌ
اور آخری کو ھُبَعٌ کہتے ہیں۔
اَخَذَھَا فَبَعَّھَا فِی الْبَطْحَاءِ۔ شراب لے کر
اس کو پتھریلے میدان میں بہا دیا (ایک روایت
میں فَثَجَّھَا ہے یعنی پھینک دیا الٹ دیا)
اَلْقَتِ السَّحَابُ بَعَاعَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ
مِنَ الْحَمْلِ۔ ابر جتنا پانی کا بوجھ اٹھائے
ہوئے تھا اس نے سب کا سب ڈال دیا۔

بَعْقٌ: مارنا، خون بہانا، کھولنا، سخت آواز کرنا، کھودنا
جَمُّ الْبُعَاقِ۔ بہت زور کا مینہ
اَلسَّحَابُ الْمُنْبَعِقُ۔ ابر بہت زور سے برسنے والا
کَانَ یَکْرَہُ التَّبَعُّقَ فِی الْکَلَامِ۔ آنحضرتؐ
زبان درازی اور لفاظی پرگوئی کو برا سمجھتے تھے۔
فَاَیْنَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُبَعِّقُوْنَ
لِقَاحَنَا۔ پھر یہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے
اونٹوں کو کاٹتے تھے ان کا خون بہاتے تھے
اِنْبِعَاقٌ ابر کا بہت برسنا، دفعتًا ایک
بات کہنا، یاوہ گوئی
اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ الْاِنْبِعَاقَ فِی الْکَلَامِ
اللہ تعالیٰ بک بک کو ناپسند کرتا ہے۔ (کثرتِ
کلام کو)

بَعْلٌ: اونچی زمین اور وہ درخت جو جڑ سے پانی
گھسیٹ لے اس کو آب پاشی کی ضرورت نہ ہو
اور ایک بت اور ایک بادشاہ کا بھی نام تھا
اور شوہر اور مالک اور عیال واطفال
بِعَالٌ عورت مرد کا آپس میں کھیلنا، جماع کرنا
بُعَالٌ ایک پہاڑ کا نام ہے
بَعَالٌ ایک زمین ہے۔
بَعْلَبَکٌ ایک شہر کا نام ہے
اِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ
ایام تشریق یعنی ۱۱ — ۱۲ — ۱۳ ذی الحجہ کھانے
پینے جماع کرنے کے دن ہیں (ان دنوں میں
روزہ نہ رکھو)

اِذَا اَحْسَنْتُنَّ تَبَعُّلَ اَزْوَاجِكُنَّ: جب تم اپنے خاوندوں کی اچھی طرح فرمانبرداری کرو گی یا ان کے ساتھ عمدہ معاشرت کرو گی ان کے لئے بناؤ سنگار کرو گی

اِلَّا امْرَاَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ مگر جو عورت خاوندوں سے مایوس ہو گئی ہو یا خاوند کرنے سے

جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ۔ عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھی طرح گذران کرے (اس کو خوش رکھے اس کی ہر بات کی اور ضرورت کی خبر رکھے، اس کے مال واسباب کی نگرانی اور حفاظت کرے۔

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ بَعْلَهَا۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیاں بہت ہوں ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو وہ بھی گویا مالک ہوئی (ایک روایت میں اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ہے۔ ایک میں رَبَّهَا ہے)

اَنَا بَعْلُهَا۔ میں اس اونٹنی کا مالک ہوں

هَلْ لَكَ مِنْ بَعْلٍ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی آپ نے فرمایا کیا تیرے اوپر کچھ بوجھ ہے یعنی بال بچے ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت تجھ پر واجب ہے یعنی ماں باپ)

مَا سُقِيَ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ جو پیداوار جڑوں سے پانی گھسیٹ لے (اس کو کنوئیں یا ندی یا تالاب سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہو گا

وَاِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ۔ ان درختوں میں سے جو پیداوار ہو وہ ہم لیں گے۔

اَلْعَجْوَةُ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَنَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ عجوہ کھجور زہر کا علاج ہے اور اس کی جڑ بہشت سے اتری ہے

فَمَا زَالَ وَارِثُهُ بَعْلِيًّا حَتّٰى مَاتَ اس کا وارث بہت درختوں والا (یا بہت مالدار اور مالک اور رئیس) رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

قُوْمُوْا فَتَشَاوَرُوْا فَمَنْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) اٹھو خلافت کے باب میں مشورہ کرو پھر جو کوئی تمہاری رائے سے سرتابی اور سرکشی کرے اس کو قتل کر ڈالو

مَنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ اَوْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَاقْتُلُوْهُ۔ جو شخص بن صلاح اور مشورہ (زبردستی) بادشاہ بن بیٹھے یا تمہاری رائے سے سرکشی کرے (خواہ مخواہ فساد کرانا چاہے) اس کو مار ڈالو (مہذب ممالک میں حضرت عمر کی اسی بیش بہا نصیحت پر عمل ہو رہا ہے۔ انگلستان میں جس بادشاہ (چارلس) نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی تھی وہ قتل کر دیا گیا۔ سارے کام انگلستان اور فرانس اور امریکہ اور مہذب ممالک کے مجلس شوریٰ ہی پر چلتے ہیں لیکن افسوس ہے تو مسلمانوں پر کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کے بیش بہا ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری قومیں ان پر چل کر ساری دنیا کی بادشاہ بن گئیں مسلمانوں نے حضرت عمر کا تو قول چھوڑ دیا اور ایک شاعر کے شعر پر عمل کرنے لگے۔ اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پروین)

فَاِنْ بَعَلَ اَحَدٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ تَشَتُّتَ اَمْرِهِمْ فَقَدِّمُوْهُ فَاضْرِبُوْا

عُنُقَهٗ اگر کوئی شخص مسلمانوں سے یعنی ان کی جماعت سے سرکشی کرکے ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے اس کو آگے لاؤ اور اس کی گردن مارو۔

كَمَا نَزَلَ بِهِ الْهَيَاطِلَةُ وَهُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْهِنْدِ بَعِلَ بِالْاَمْرِ۔ جب ہیاطلہ جو ہند (انڈیا) کی ایک قوم ہے اس پر آن کر اترے تو وہ حیران اور دہشت زدہ ہوگیا۔

اِسْتَبْعَلَ النَّخْلُ۔ کھجور کا درخت شوہر ہوگیا۔

بَعِلَ بِاَمْرِهٖ اپنے کام میں حیران اور دہشت زدہ ہوگیا۔

باب الباء مع الغین

بَغْتٌ یا بَغْتَةٌ ناگاہ، یکایک اس کی جمع بَغَتَاتٌ

عرب لوگ کہتے ہیں بَغَتَهٗ يَبْغَتُهٗ بَغْتًا یعنی ناگاہ اس پر آن پہنچا

وَلَا نُظْهِرُ بَاغُوْثًا۔ ہم باغوث (جو نصاریٰ کی ایک عید ہے) کھلم کھلا نہیں منائیں گے (ایک روایت میں باعُوثًا ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا)

بَغَثٌ: تیرہ رنگ ہونا مائل بہ سفیدی

بُغَاثَةٌ ایک چڑیا ہے سفید تیرہ رنگ کی جو دیر میں اُڑتی ہے اور ناتوان (عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا يَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں جو لوگ آتے ہیں وہ عزت حاصل کرلیتے ہیں پہلے بغاث کی طرح ناتوان تھے ہمارے ملک میں آکر کرگس (گدھ) کی طرح زور آور اور قوی ہوجاتے ہیں

رَاَيْتُ وَحْشِيًّا فَاِذَا شَيْخٌ مِّثْلُ الْبُغَاثَةِ میں نے وحشی کو دیکھا جس نے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھا ہے بغاث چڑیا کی طرح سفید یا ضعیف اور ناتوان

فِي بُغَاثِ الطَّيْرِ مُدٌّ اگر محرم (احرام والا) بغاث چڑیا مارے تو ایک مُد اناج صدقہ دے۔

كَاَنَّهَا بُغَاثٌ۔ وہ عورت بغاث کی طرح تھی (بوڑھی ناتوان)

بَغْثَرٌ: احمق، سست، مجہول، میلا کچیلا، موٹا اونٹ

بَغْثَرَةٌ۔ تردد پریشانی، حیران کرنا۔

تَبَغْثُرٌ۔ پریشان ہونا

اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَغْثَرَتْ نَفْسِيْ۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو میرا دل پریشان ہوجاتا ہے

بَغْدَادُ یا بَغْذَاد یا بَغْدَاذ یا بَغْدَاد: ایک مشہور شہر ہے۔

بَغْشٌ: ہلکا مینہ

فَاَصَابَنَا بُغَيْشٌ۔ ہم پر تھوڑا سا مینہ برسا (یہ تصغیر ہے بَغْشٌ کی کہتے ہیں ہلکے سے ہلکا مینہ طَلّ ہے یعنی پھوہار پھر رَذَاذ پھر بَغْش)

بُغْضٌ: (باب سمع یسمع اور نصر ینصر اور کرم یکرم تینوں باب سے آیا ہے) دشمن ہونا

اِبْغَاضٌ اور تَبْغِيْضٌ دشمن بنانا، دشمن سمجھنا۔

تَبَغُّضٌ دشمن رکھنا، یہ ضد ہے تَحَبُّبٌ کی۔

تَبَاغُضٌ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یہ ضد ہے تَحَابُبٌ کی مُبْغَضٌ محبوب کی ضد ہے اور مَبْغُوْضٌ فصیح نہیں ہے

بَغِيْضٌ بڑا بغض رکھنے والا

بَغْضَاءُ اور بِغْضَةٌ سخت بغض

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ سب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے (کیونکہ شیطان کو وہ بہت پسند ہے

مرد عورت کا جدا ہوجانا)۔
هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ۔ دوا ناپسند ہے مگر فائدہ کرنے والی ہے (یعنی بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ اس کے حق میں مفید ہے)
اَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا۔ سب جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں (کیونکہ بازار میں ہر ایک دوسرے کو چکمہ دینا چاہتا ہے اور اپنے فائدہ کا طالب رہتا ہے ایک حکیم کا قول ہے بازار یں لوگوں نے اسی لئے قائم کی ہیں کہ ایک دوسرے کو چکمہ (دھوکا) دیں دوسری وجہ یہ ہے کہ بازار میں جاکر آدمی دنیا کے دھندوں میں ایسا غرق ہوجاتا ہے کہ خدا کو بالکل بھول جاتا ہے۔ سارا دل مال و زر کے کمانے میں لگ جاتا ہے)
اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ
اللہ تعالیٰ ناتوان مومن کو ناپسند کرتا ہے۔
قُلْتُ وَمَا الْمُؤْمِنُ الضَّعِيْفُ قَالَ هُوَالَّذِيْ يَرَى الْمُنْكَرَ وَلَا يُنْكِرُ عَلٰى فَاعِلِهٖ (راوی نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا ناتوان مومن کون ہے فرمایا جو بُری بات (خلاف شرع) دیکھتا ہے پھر کرنے والے پر (ڈر سے) انکار نہیں کرتا (ہمارے زمانہ میں اکثر مومنوں کا یہی حال ہے اللہ رحم کرے ہزاروں باتیں خلاف شرع دیکھتے ہیں اور زبان سے بھی منع کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو وہابی کہیں گے ہمارے دشمن ہوجائیں گے جو پکے مومن ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)

بَغْلٌ: خچر
تَبْغِيْلٌ اور تَبَغُّلٌ اونٹ کی ایک تیز چال

اَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ اس نے آنحضرتؐ کو ایک نقرہ خچر (دُلدل) تحفہ بھیجا
فِيْهَا عَلَى الْعَيْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِيْلٌ وہ اونٹنی ایسی ہے کہ تھکن اور ماندگی پر بھی دوڑتی ہے اور خچر کی طرح تیز چلتی ہے (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)

بُغَامٌ: یا بُغُوْمٌ نیل گائے یا ہرن یا پہاڑی بکری یا اونٹ کی آواز
كَانَتْ اِذَا وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ اَوْ عَجُزِهٖ رَفَعَ بُغَامَهٗ۔ وہ جب اونٹ کی کوہان یا اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھتی تو آواز کرتا

بَغْيٌ: نافرمانی، سرکشی، شرارت، زنا کرنا، سوجنا
بِغْيَةٌ اور بُغْيَةٌ مقصد، مطلب
بُغَاءٌ اور بُغْيَةٌ اور بُغًى ڈھونڈھنا۔
اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَطِبْ بِهَا۔ میرے لئے چند پتھر تلاش کریں ان سے استنجا کروں (یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جبکہ اِبْغِنِیْ ہمزۂ وصل سے پڑھوا اور اگر اَبْغِنِیْ بہ ہمزۂ قطع ہو تو معنی یہ ہوں گے میری مدد کر ایسا ہی اس حدیث میں اِبْغُوْنِيْ حَدِيْدَةً اَسْتَطِبْ بِهَا ہمزۂ وصل اور ہمزۂ قطع دونوں ہوسکتے ہیں)
اِنَّهٗ خَرَجَ فِيْ بُغَاءِ اِبِلٍ ابوبکرؓ اونٹ کی تلاش میں نکلے
اَبْغِنِيْ خُبَيْبًا مجھ کو خبیب دیدو۔
اِنْطَلِقُوْا بُغْيَانًا۔ ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاؤ (بُغْیَانٌ باغی کی جمع ہے اور بُغَاۃٌ بھی آئی ہے)
لَقِيَهُمَا رَجُلٌ بِكُرَاعِ الْغَمِيْمِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَاغٍ وَّهَادٍ (جب آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ دونوں ہجرت

کی نیت سے مدینہ جا رہے تھے تو رستہ میں ایک شخص ان سے ملا پوچھنے لگا تم کون ہو۔ ابوبکر نے کہا ایک ڈھونڈھنے والا ہے اور ایک رستہ بتانے والا ہے (وہ آنحضرتؐ کو نہیں پہچانتا تھا جو ابوبکر کے پیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار تھے۔ ابوبکر نے کمال دانائی سے یہاں توریہ کیا باغ سے اپنے تئیں مراد لیا یعنے میں طالب ہوں اور مرید اور رستہ بتانے والے سے آنحضرت صلعم کو یعنی آپ میرے پیر او رمرشد ہیں دین کا رستہ بتاتے ہیں پوچھنے والا کچھ اور سمجھا کہ یہ کسی گمی ہوتی چیز کی تلاش میں جا رہے ہیں)

تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔ عمارؓ کو باغی گروہ قتل کریگا۔ معلوم ہوا کہ معاویہ کا گروہ باغی تھا جو امام برحق سے منحرف ہو گیا تھا اسی کے ہاتھوں حضرت عمارؓ شہید ہوئے۔ معاویہ نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ باغیہ بغی سے یہاں مشتق نہیں ہے بلکہ بغاء سے اور مطلب یہ ہے کہ جو گروہ عثمانؓ کے خون کا طالب ہوگا وہ عمار کو قتل کرے گا اور انہوں نے حدیث کا آخری فقرہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ عمار تو اس گروہ کو بہشت کی طرف بلائے گا یعنی امام برحق کی اطاعت اور انقیاد کی طرف اور یہ گروہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائے گا یعنی سرکشی اور بغاوت کی طرف)

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا۔ اگر عورتیں تمہاری اطاعت کریں تو اب ان کو ستانے کا کوئی رستہ نہیں رہا بجز اسکے کہ تم ان پر ظلم کرو یہ اور بات ہے

أَنَا أُبْغِضُكَ لِأَنَّكَ تَبْغِي فِي أَذَانِكَ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تو اپنی اذان میں حد سے بڑھتا ہے (یعنے اذان کے الفاظ کو گانے کی طرح لمبا کرتا ہے یہ فعل خلاف سنت ہے)

مترجم کہتا ہے دیکھو صحابہ کا طریق ایک ذرا سی سنت کی مخالفت پر کس قدر ناخوش ہوتے تھے کہ سنت کے خلاف کرنے والے سے بغض رکھتے وائے ہم لوگوں کے حال پر کہ دین کے فرائض اور اصول عقائد کے منکروں سے بھی الفت اور صحبت رکھتے ہیں

فَدَمَلَ عَلَى الْبَغْيِ وَلَا يَدْرِي بِهِ ان کا زخم اچھا تو ہو گیا مگر اندر فساد رہ گیا ان کو خبر نہیں ہوئی

اِمْرَأَةٌ بَغِيٌّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فِي كَلْبٍ ایک چھنال عورت کتے کے سبب سے بہشت میں گئی (رحم کرکے اس کو پانی پلایا تھا مگر ابن زیاد کے ساتھیوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشوں پر رحم نہ کیا ان کو پیاسا شہید کیا بھلا یہ بہشت میں کیونکر جا سکتے ہیں)

مَهْرُ الْبَغِيِّ رنڈی کی خرچی

رَعَيْتَ بَغْوَتَهَا وَبَرَمَتَهَا وَحُبْلَتَهَا وَبَلَّتَهَا وَفَتْلَتَهَا ثُمَّ تَقْطَعُهَا ارے تو نے اس درخت کے کچے پھلوں کو چرایا اور گدر پھلوں کو اور شاخوں کو اور تیار پھلوں کو اور پختہ پھلوں کو پھر تو اس کو کاٹتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ایک پھل دار جنگلی درخت کاٹ ڈالا ایک روایت میں مَغْوَتَهَا ہے یہ غلط ہے صحیح بَغْوَتَهَا ہے)

مَا الْبَغِيُّ لَهُ یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوا (یہ نخعی نے ابراہیم بن مہاجر کی نسبت کہا جب وہ بیت المال کے خزانچی مقرر ہوئے)

اِبْغِنَا رِسْلًا۔ ہمارے لئے دودھ تلاش کر

لَا تُبْتَغَى لَهُمَا ثَالِثًا اگر آدمی کے پاس دو میدان

سونا ہو تو تیسرے کی تلاش میں رہیگا (قناعت نہیں کرنے کا جتنا مال زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی طمع اور حرص اور بڑھتی جائے گی)

وَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ کسی کو یہ سزاوار نہیں یا کسی کو یہ نہیں چاہیئے۔

رَجُلٌ اِسْتَعَارَ جَارِیَةً لَمْ یَبْغِہَا غَائِلَةً ایک شخص نے ایک لونڈی عاریتًا لی اور اس کی نیت اس کو ہلاک کرنے کی نہ تھی لیکن وہ ہلاک ہوگئی تو اس پر تاوان نہ ہوگا (امامیہ کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ عاریتًا لینا درست ہے)

تَبْتَغِیْ اِمْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْیِ - ایک عورت قیدیوں میں سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی (ایک روایت میں تَسْعٰی ہے یعنی دوڑ رہی تھی)

یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ ذکر الٰہی کی مجلسیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ نیکی کے ڈھونڈھنے والے آ (اب تجھکو اس کا ثواب ملے گا) برائی کے ڈھونڈنے والے اب برائی سے باز رہ توبہ کر (اس وقت تیری توبہ قبول ہوگی)

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھکو ناتوان کمزور غریب لوگوں میں تلاش کرنا (میں انہی کے ساتھ رہتا ہوں)

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاۗءَ الْعَنَتَ (اس کے معنی باب البار مع الرار میں گذر چکے

اَہْلَکَہُمُ الْبَغْیُ ان کو ظلم اور سرکشی نے تباہ کیا۔

خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا وہ ہمارے واسطے کچھ روٹی کمانے گئے ہیں۔

بَغَی الْجُرْحُ زخم سوج گیا۔

اَلَا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ بُغَاۃَ الْعِلْمِ جان لو اللہ تعالیٰ علم ڈھونڈھنے والوں سے یعنی طالبینِ علم سے محبت رکھتا ہے۔

باب الباء مع القاف

بَقْرٌ: کھولنا، چیرنا، کشادہ کرنا، دریافت کرنا۔

تَبَقُّرٌ ۔ فراخ اور کشادہ ہونا۔

بَقَرَۃٌ گائے۔

بَقَرٌ وَّبَقَرَاتٌ وَبُقُرٌ جمع

نَہٰی عَنِ التَّبَقُّرِ فِی الْاَہْلِ وَالْمَالِ. آنحضرتؐ نے مال و دولت عیال اطفال میں بہت پھیلاؤ سے منع فرمایا (اس لئے کہ بہت پھیلاؤ سے آدمی پریشان ہوجاتا ہے، زندگی کا لطف مٹ جاتا ہے، عبادت اچھی طرح ادا نہیں ہوتی)

سَیَاْتِیْ فِتْنَةٌ بَاقِرَۃٌ تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ قریب میں ایک بڑا فساد پیدا ہوگا (فساد جو تفرقہ انداز ہوگا جس میں عقلمند علم والا شخص بھی حیران رہ جائے گا (کیونکر اس فساد سے بچے)

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الْبَاقِرُ امام محمد باقر یعنی متبحر دریائی علم

اِنَّ ہٰذِہٖ لَفِتْنَةٌ بَاقِرَۃٌ کَدَاءِ الْبَطْنِ لَا یُدْرٰی اَنّٰی یُؤْتٰی لَہٗ یہ فتنہ (یعنی حضرت عثمان کا قتل) ایک بڑا فتنہ ہے جیسے پیٹ کا مرض اس کی دوا کیونکر کریں معلوم نہیں

فَمَا بَالُ ہٰؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ یَبْقُرُوْنَ بُیُوْتَنَا۔ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ہمارے گھروں کو کھول رہے ہیں کشادہ کر رہے ہیں (بعضوں نے یَبْقِرُوْنَ روایت کیا ہے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ تَبْقِیْر کے معنی بُقَّیْرٰی کھیلنے کے ہیں جو مٹی سے لڑکے

کھیلا کرتے ہیں)
وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهَا ۔ حضرت حمزہؓ نے ان اونٹنیوں کی کوکھیں چیر ڈالیں (گانے والیوں کا گانا سنکر اس وقت حضرت امیر حمزہ نشہ میں تھے یہ قصہ مشہور ہے)
فَبَقَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ میں نے کچا چٹھہ ان پر کھول دیا (ساری باتیں ان سے بیان کر دیں)
اِنْ دَنَا مِنِّيْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ اگر کوئی مشرک میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ (اس خنجر سے) پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم نے آنحضرتؐ سے کہا جیسے اوپر گذر چکا)
فَبَقَرَ الْاَرْضَ ہدہد نے زمین کے نیچے پانی دیکھ لیا۔
فَاَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِّنْ نُحَاسٍ تانبے کی ایک گاڑی بنانے کا حکم دے دیا۔ (یعنی ایک دیگ بصورت گائے کے)
فِيْ ثَلَاثِيْنَ بَاقُوْرَةً بَقَرَةٌ تیس گایوں میں ایک گائے زکوٰۃ کی دینا ہوگی (یمن والے بَقَرَةٌ کو بَاقُوْرَةٌ کہتے ہیں)
رَاَيْتُ بَقَرًا تُنْحَرُ میں نے خواب میں دیکھا گائیں کاٹی جا رہی ہیں اور اللہ کا کرنا بہتر ہے اور جو اس نے دوسری بدر کے بعد عطا فرمایا (یعنے مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا وہ کافروں کے جماؤ کی خبر سے کچھ پریشان نہیں ہوئے بلکہ یوں کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل)
يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةَ گایوں کی جماعت میں گھس آتا ہے۔

بَقْطٌ : توشہ خانہ، جدا کرنا، اسباب کا اکٹھا کرنا۔
بَقْطٌ جماعت گروہ ایک ٹکڑا

تَبْقِيْطٌ ۔ چڑھنا، دور کرنا، جلدی کرنا۔
اِنَّ عَلِيًّا حَمَلَ عَلٰى عَسْكَرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَمَا زَالُوْا يُبَقِّطُوْنَ ۔ حضرت علیؓ نے مشرکوں کی فوج پر حملہ کیا وہ برابر الگ الگ ہو کر پہاڑ کی طرف بھاگتے رہے
مَا اخْتَلَفُوْا فِيْ بُقْطَةٍ انہوں نے زمین کے کسی قطعہ میں اختلاف نہیں کیا یا الگ ہو کر ایک گروہ نہیں بنایا
بُقْطَةٌ گروہ اور زمین کا ایک قطعہ ایک روایت میں فِيْ نُقْطَةٍ ہے
لَا يَصْلُحُ بَقْطُ الْجِنَانِ ۔ باغ کا بٹائی پر دینا درست نہیں (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھجور تراشتے ہیں جو کھجور گر پڑے اس کا لینا درست نہیں)
بَاقُطَانِيْ عباسیہ کا ایک وزیر تھا۔

بَقَعٌ : سپیدی۔
بُقْعٌ ۔ ایک کنواں ہے مدینہ میں اور ایک مقام ہے شام میں اور پانی بھرنے والے جن کا بدن جا بجا پانی سے تر ہو اور وہ لوگ جو پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوں
بُقْعَةٌ جگہ اور (دھبا) اس کی جمع بُقَعٌ اور بِقَاعٌ ہے)
فَاَمَرَ لَنَا بِذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى ۔ آپ نے ہم کو چند اونٹ سفید کوہان والے دلوائے
اَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَ عَدَّ مِنْهَا الْغُرَابَ الْاَبْقَعَ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی ان میں ایک سفید کوا بھی ہے (جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے)

یُوْشِكُ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ عَلَیْکُمْ بُقْعَانُ الشَّامِ قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر شام کے سفید لوگ یا سفید اور سیاہ کے بیچ میں دوغلے حاکم بنیں گے (عرب لوگ شام اور روم کی سفید عورتوں سے نکاح کریں گے ان کی دوغلی اولاد حکومت حاصل کرے گی)۔

رَاٰی رَجُلًا مُّبَقَّعَ الرِّجْلَیْنِ وَقَدْ تَوَضَّاَ ابوہریرہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا تھا اور اس کے پاؤں پر سوکھے داغ رہ گئے تھے

بُقَعَ الْغُسْلِ یا بُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِہٖ میں دھونے کے یا پانی کے دھبے (نشان) آپ کے کپڑے میں دیکھتی

ثُمَّ اَرَاہُ فِیْہِ بُقْعَۃً اَوْ بُقَعًا پھر میں اس کپڑے میں ایک دھبا یا کئی دھبے دیکھتی یعنی دھونے کے نشان۔

رَاَیْتُ قَوْمًا بُقْعًا۔ میں نے چند لوگوں کو دیکھا جو پیوند لگے کپڑے پہنے تھے (یعنی مفلس پریشان حال)

لَقَدْ عَثَرْتُ مِنَ الْاَعْرَابِیِّ عَلٰی بَاقِعَۃٍ میں نے اعرابی سے آفت کی خبر سنی (باقعہ اصل میں ایک ہوشیار چڑیا ہے جو پانی پیتے وقت داہنے بائیں دیکھتی جاتی ہے کہیں شکاری نہ آتا ہو یہ آنحضرتؐ نے یا حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ سے فرمایا)

فَفَاتَحْتُہٗ فَاِذَا ھُوَ بَاقِعَۃٌ میں نے اس سے جھگڑا کیا وہ بڑا ہوشیار عقلمند نکلا

بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ ایک مقام ہے مدینہ میں وہیں مدینہ والوں کی قبریں ہیں اصل میں بقیع اس کشادہ میدان کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں اور غرقد ایک قسم کا درخت ہے وہاں یہ درخت ہوں گے اس لئے اس کو بقیع الغرقد کہنے لگے)

بُقِعَ الرَّجُلُ اس کو سخت کہا گیا اس پر بہتان لگایا

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَکَتْ عَلَیْہِ بِقَاعُ الْاَرْضِ الَّتِیْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ عَلَیْھَا۔ جب مومن مر جاتا ہے تو زمین کے وہ سب ٹکڑے اس پر روتے ہیں جن پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا

بَقٌّ، کشادہ کرنا، پراگندہ کرنا، چیرنا، پھاڑنا، بک بک لگانا اور جمع ہے بَقَّۃٌ کی یعنی مچھر یا جوں

لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْبَقِّ۔ مچھر کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اِنَّكَ مَلَاْتَ الْاَرْضَ بِقَاقًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَقْبَلْ مِنْ بِقَاقِكَ شَیْئًا بنی اسرائیل کے ایک عالم نے ستر کتابیں احکام شرعیہ میں تصنیف کیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس وحی بھیجی اس عالم سے کہہ تو نے ساری زمین اپنی بک بک سے بھر دی مگر اللہ تعالیٰ نے تیری بک بک میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں بَقَّ بَقًّا وَبَقَاقًا یا اَبَقَّ اِبْقَاقًا اس نے بک بک لگائی

رَجُلٌ لَقٌّ بَقٌّ بیہودہ بکی آدمی۔ اسی طرح لَقْلَاقٌ بَقْبَاقٌ اور بَقَّاقٌ بَقَّاقَۃٌ تَبَقْبَقَ الرَّجُلُ اور تَبَقْبَقَ عَلَیْنَا الْکَلَامُ کے بھی یہی معنی ہیں

مترجم کہتا ہے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث اور فقہ کی ترجمہ اور تالیف کیں مجھ کو اسی حدیث کا خیال آیا اور میں نے کہا بار الٰہا خدایا اگر تو قبول کرے تو ایک حدیث کی خدمت نجات کے لئے کافی ہے اگر قبول نہ کرے تو یہ سب محنت بے نتیجہ ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مَالِیْ اَرَاكَ لَقًا بَقًّا کَیْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ
(آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا) ابوذر کیا بات ہے میں
تجھ کو بڑا باتونی پاتا ہوں اس وقت تیرا حال کیا
ہوگا جب لوگ تجھ کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے
(ایک روایت میں لَقًا بَقًا ہے بہ تخفیف قاف
یعنے پھینکا گیا نکالا گیا۔ اس حدیث میں ایک
صریح معجزہ ہے آنحضرتؐ کا ابوذر کا یہی انجام
ہوا۔ لوگ ان کی حق گوئی سے ناراض ہو گئے یہاں
تک کہ حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ان کو
مدینہ سے نکل جانے کی صلاح دی اور وہ ربذہ
میں جا کر رہے وہیں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ)

بَقْلٌ: سبزی، ترکاری جو بیج سے اُگے
بَقْلَةٌ ایک بُقُوْلٌ جمع
وَاَبْقَلَ حَمْضُهَا مکہ کی زمین نے اپنی خواہش
نکالی (یعنے ہریالی سبزی عرب لوگ کہتے ہیں۔
اَبْقَلَ الْمَکَانُ۔ یہ مکان سبزہ زار ہو گیا
فَهُوَ بَاقِلٌ وہ سبز ہے، فَهُوَ
مُبْقِلٌ نہیں کہیں گے جیسے اَوْرَسَ
الشَّجَرُ فَهُوَ وَارِسٌ اور فَهُوَ مُوْرِسٌ
نہیں کہیں گے)
بَاقِلٌ ایک شخص تھا جو کلام میں عاجز تھا اسکی
مثال لاتے ہیں کلام نہ کر سکنے میں کہتے ہیں:۔
اَعْیٰی مِنْ بَاقِلٍ۔ باقل سے بھی زیادہ عاجز
کلام کرنے میں)
فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ شَیْبَانَ
حِیْنَ بَقَلَ وَجْهُهٗ بنی شیبان کا ایک
شخص ان کی طرف اٹھا جب اس کے منہ پر
جوانی کا سبزہ آ گیا تھا۔
بَقَلَ الصَّبِیُّ بچہ کے منہ پر جوانی کی سبزی
آ گئی۔
بَاقِلَّاءٌ۔ ایک مشہور بھاجی ہے یعنے لوبیا یا
چولائی، حدیث میں ہے اَکْلُ الْبَاقِلَّاءِ
یُمَخِّخُ السَّاقَیْنِ۔ باقلا کا کھانا پنڈلیوں
میں مغز پیدا کرتا ہے۔
بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ۔ خرفہ کی بھاجی

بَقْیٌ یا بَقَاوَةٌ یا بَقْوَةٌ۔ انتظار کرنا، دیکھنا
کسی کی طرف
بَقَاءٌ۔ زندگی، زیست، باقی رہنا۔ اللہ تعالیٰ
کا ایک نام بَاقِیْ بھی ہے یعنی ابدی جس کی کوئی
انتہا نہیں۔
بَقَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ تَاَخَّرَ لِصَلٰوةِ الْعَتَمَةِ۔ ہم آنحضرتؐ
کے انتظار میں رہے، آپ کو تکتے رہے، آپ نے
عشا کی نماز میں دیر کی۔
فَبَقَیْتُ کَیْفَ یُصَلِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ۔ میں دیکھتا رہا آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے ہیں
کَرَاهَةَ اَنْ یَّرٰی اَنِّیْ کُنْتُ اَبْقِیْهِ۔ میں
یہ برا سمجھا آنحضرتؐ مجھ کو دیکھیں کہ میں آپ کو تک
رہا ہوں (ایک روایت میں اَبْقِیْهِ کے بدل
اَنْقُبُهٗ ہے یعنی میں آپ کی کھوج میں ہوں)
وَکَانَ اَبْقَی الرَّجُلَیْنِ فِیْنَا۔ وہ ان دو مردوں
میں ہم پر زیادہ رحم کرنے والے تھے (یا زیادہ
اصلاح کرنے والے؛ ایک روایت میں اَتْقَی
الرَّجُلَیْنِ ہے یعنے دونوں میں زیادہ پرہیزگار تھے
تَبْقِهٖ وَتَوَقَّهٗ اپنی جان باقی رکھ اس کو
ہلاکت سے بچا۔
لَا تُبْقِیْ عَلٰی مَنْ یَّتَضَرَّعُ اِلَیْهَا۔ دوزخ
کے سامنے کتنی ہی عاجزی کرو وہ رحم نہیں کرے گی

(وہ تو قہر الٰہی کا مظہر ہے ہمارا مالک رحم کرے گا دوزخ کیا رحم کرے گی وہ تو عذاب کے لئے مامور ہے)
اِلَّا اِرَادَۃَ بُقَاءٍ عَلَیْہِمْ۔ آپ کا مطلب ان پر شفقت اور مہربانی کا۔
لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ جو لوگ اس وقت پشت زمین پر ہیں اُن میں سے کوئی (سو برس کے بعد) باقی نہ رہے گا (اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ حضرت خضر بھی گذر گئے)
مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ تو کیا سمجھتا ہے یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑیگا
لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ مسجد کی طرف (اندر آنے کے لئے) جتنے دروازے ہیں کوئی نہ چھوڑا جائے سب بند کردیئے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ (اس کو قائم رہنے دو۔ بیٹنی نے کہا یہ حدیث ابوبکر صدیق رضی کی خلافت کی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث خلافت کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ یہی مضمون دوسری حدیث میں حضرت علی کے لئے بھی وارد ہے)۔
اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ البتہ یہ دونوں حدیثیں جناب صدیق اکبر اور جناب علی مرتضٰی کے کمال قرب اور اتحاد اور خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں۔
فَلَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اس نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا (مطلب یہ ہے کہ اکثر بدر والے صحابہ اس میں رخصت ہوئے)
وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ اپنے تیر باقی رکھو، (جلدی میں سب نہ چلا دو) ایک روایت میں وَاسْتَبِقُوْا نَبْلَكُمْ ہے اپنے تیروں کو آگے بڑھاؤ)
فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَیْنَا جب تک ہم زندہ رہیں آپ پر سے تصدق ہوں
فَلَمْ یَبْقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ اِثْنَیْ عَشَرَ۔ آنحضرتؐ کے پاس (جنگ احد میں) بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں رہا (وہ عشرہ مبشرہ اور جابر اور عمارؓ تھے بعضوں نے کہا طلحہ اور بارہ انصاری یہ سب باری باری شہید ہوئے اور آنحضرتؐ اور طلحہ پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے اوپر کا قصد کیا تو سعد بن ابی وقاص نے تیر مار مار کر اُن کو اوپر آنے نہ دیا)
اَبْقَی اللّٰہُ سَفِیْنَتَہٗ حَتّٰی اَدْرَکَھَا اَوَائِلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی کشتی باقی رکھی (یعنے اس کے کچھ ٹکڑے یہاں تک کہ اس اُمت کے پہلے لوگوں نے ان کو پا لیا)۔
کَانَ فِیْ حُذَیْفَۃَ بَقِیَّۃٌ۔ حذیفہ میں رنج و غم کا کچھ اثر باقی رہ گیا تھا (ان کے والد کو مسلمانوں نے کافر سمجھکر مار ڈالا حذیفہ کہتے ہی رہے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں کسی نے نہیں سنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے حذیفہ میں اس فضیلت اور رحم کا اثر باقی تھا عرب لوگ کہتے ہیں فِیْ فُلَانٍ بَقِیَّۃٌ یعنے فلاں شخص میں فضیلت اور بزرگی باقی ہے یا رحم و کرم باقی ہے)
اَنْتُمْ بَقِیَّۃُ اللّٰہِ فِیْ عِبَادِہٖ۔ تم لوگ اللہ کی رحمت ہو اس کے بندوں پر

اَلنَّارُ لَا تُبْقِيْ عَلٰى مَنْ تَضَرَّعَ اِلَيْهَا۔ آگ کے سامنے کوئی عاجزی کرے تو آگ اس پر رحم نہیں کرتی
اِنَّ لَنَا فِيْكُمْ بَقِيَّةً۔ ابھی ہمارا تمہارے اوپر کچھ باقی ہے (فاضل ہے)
حَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهٗ فِيْ عُنُقِهٖ اس بے تمیز گنوار نے آپ کی چادر پکڑ کر اس زور سے گھسیٹی کہ چادر پھٹ کر اس کا حاشیہ آپ کے گلے میں رہ گیا (یا حاشیہ کا نشان آپ کے گلوئے مبارک میں پڑ گیا جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے)
وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا یہ اُمت اپنے مقام پر کھڑی رہ جائے گی (جب ہر اُمت اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے گی) اور منافق لوگ بھی جو ظاہر میں مسلمان تھے اس میں شریک رہیں گے (جیسے دنیا میں مسلمانوں کی جماعت میں چھپے رہتے تھے)
اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مگر چند اہل کتاب کے بچے کھچے (جو اپنے اصلی دین پر قائم ہیں)
فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى فِيْ ثَالِثَةٍ وَعِشْرِيْنَ یعنے بائیسویں اور چوبیسویں اور چھبیسویں رات (بعضوں نے کہا مہینہ انتیس دن کا حساب کیا ہے تو اکیسویں[۲۱] اور تیئیسویں[۲۳] اور پچیسویں[۲۵] راتیں مراد ہوں گی)
فِيْ تِسْعٍ بَقِيْنَ اَوْ خَمْسٍ اَوْ ثَلٰثٍ یعنی اکیسویں اور تیئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں راتیں۔
لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ۔ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا طوق یا طوق نہ رہے (یہ راوی کا شک ہے کہ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ کہا یا صرف قِلَادَةٌ)۔
فِيْ فُلَانٍ بَقِيَّةٌ فلاں شخص میں ابھی بہتری ہے
اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ قائم رہنے والی نیکیاں (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بھی انہی نیکیوں میں سے ہیں)
لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ: اس کا میل کچیل کچھ باقی نہ رہیگا
لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا: اس کا میل کچیل کچھ باقی نہیں رکھنے کا (پانچوں نمازیں تمام صغیرہ گناہوں سے صاف کردیں گی بعضوں نے کہا کبیرہ سے بھی)
ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا اِلَّا كَتِفَهَا۔ ایک بکری کاٹی (اس کا سب گوشت خیرات کر دیا) آنحضرتؐ نے پوچھا کہو کیا بچا انہوں نے کہا کچھ نہیں ایک مونڈھا فقط بچا ہے آپ نے فرمایا واہ سب بچا فقط مونڈھا نہیں بچا (اللہ کی راہ میں جو دیا گیا وہی درحقیقت بچا باقی سب فنا ہوا گیا گذرا ہوا)
مَا مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا وَصِيٍّ يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ حَتّٰى يُرْفَعَ بِرُوْحِهٖ وَعَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔ کوئی پیغمبر یا اس کا وصی زمین میں (مرنے کے بعد) تین دن سے زیادہ نہیں رہتا اس کی روح، ہڈی گوشت سب آسمان پر اٹھا لیا جاتا ہے (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں تو یہ حدیث یا تو ماؤل ہے یا موضوع ہے)

باب الباء مع الکاف

بَكَاءٌ: کم سخنی، دودھ کی کمی

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ فِيْنَا بُكَاءٌ - ہم پیغمبر لوگ ہیں بے ضرورت بات نہیں کرتے (عرب لوگ کہتے ہیں بَكَأَتِ النَّاقَةُ اونٹنی کا دودھ کم ہوگیا۔

شَاةٌ بَكِيئَةٌ یا بَكِيءٌ - کم دودھ والی بکری

مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ بَكِيئَةً كَانَتْ اَوْ غَزِيرَةً - جس نے دودھ والا جانور کسی مسکین شخص کو) دودھ پینے کے لئے دیا خواہ وہ جانور کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فَقَامَ اِلَى شَاةٍ بَكِيئٍ فَحَلَبَهَا۔ آنحضرتؐ تشریف لائے میں خوابگاہ پر تھا (سونا چاہتا تھا) آپ ایک بکری کی طرف اٹھے جو بالکل کم دودھ دیتی تھی اس کا دودھ دوہا

هَلْ ثَبَتَ لَكُمُ الْعَدُوُّ قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ بَكِيئَةٍ - کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جما رہا جتنی دیر میں کم دودھ والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ فَلَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزُرَتْ اَوْ بَكَأَتْ جو شخص دودھ کا جانور کسی کو للّٰہ دودھ پینے کے لئے دے اس کے لئے ہر بار دودھ نچوڑنے پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی خواہ اس کا دودھ بہت ہو یا کم ہو۔

بَكْتٌ : تلوار یا لاٹھی سے مارنا بری طرح پیش آنا تَبْكِيتٌ کے بھی یہی معنی اور تنبیہ کرنا، الزام دینا، خاموش کرنا

اِنَّهُ اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ بَكِّتُوْهُ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کو لائے جو شراب پیتا تھا آپ نے فرمایا اس کو سزا دو (ڈانٹو جوتی لکڑی سے مارو یوں کہو ارے بے شرم بے حیا، بے غیرت) بَكِّتُوْهُ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا۔ اس کو برا بھلا کہو لیکن یوں نہ کہو اللہ تجھکو ذلیل کرے (کیونکہ گنہگار مسلمان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرنا بہتر ہے یوں کہنا چاہیے اللہ اس کو نیک توفیق دے اس کو توبہ نصیب کرے)

بَكَرٌ: صبح سویرے جلدی کرنا۔

بُكُوْرٌ - صبح سویرے آنا ایسے ہی تَبْكِيرٌ اور جلدی آنا نماز کے لئے ایسے ہی مُبَاكَرَةٌ اور اِبْكَارٌ اور اِبْتِكَارٌ۔

بَاكُوْرَةٌ - فصل کا نیا میوہ۔

بُكْرَةٌ صبح اس کی جمع بُكَرٌ اور بُكْرَاتٌ

بَكَارَةٌ کنوارا پن

بَكْرٌ - نر نوجوان اونٹ

مَنْ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ - جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے اول وقت آئے اور سرے سے خطبہ پائے

نُبَكِّرُ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ - ہم جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتے (یعنی قیلولہ اس کے بعد کرتے) حنابلہ اور بعض محدثین کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہے کیونکہ جمعہ مومنوں کی عید ہے خلفائے راشدین سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ابن مسعودؓ نے چاشت کے وقت جمعہ پڑھ لیا اور کہا میں گرمی سے ڈرا۔ حنفیہ اور مسائل میں ابن مسعودؓ کا قول لیتے ہیں پھر اس مسئلہ میں کیوں نہیں لیتے اور اگر کوئی جمعہ زوال سے پہلے کسی عذر سے پڑھ لے تو اس کو کیوں ملامت کرتے ہیں)

لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَا بَكَّرُوْا

بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ۔ میری اُمت ہمیشہ میرے طریق پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز سویرے (سورج ڈوبتے ہی) پڑھتے رہیں گے۔

بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ فَاِنَّہٗ مَنْ تَرَکَ الْعَصْرَ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۔ ابر کے دن نماز جلدی پڑھ لو (اس کا خیال رکھو) کیونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی (عمداً نہ پڑھی) اس کا سارا عمل اکارت ہوگیا (اس دن کا کیونکہ عصر دن کا آخری حصہ ہے اور اس پر سارے دن کے اعمال کا خاتمہ ہوتا ہے اور خاتمہ ہی کے اچھا ہونے پر نجات کا دار و مدار ہے بعضوں نے کہا ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہوجائیں گے)۔

لَا تُعَلِّمُوْا اَبْکَارَ اَوْلَادِکُمْ کُتُبَ النَّصَارٰی اپنی کم عمر اولاد کو نصاریٰ کی کتابیں مت پڑھایا کرو ایسا نہ ہو ان کا ایمان بگڑ جائے توحید کے بدل تثلیث دل میں سما جائے۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے چھوٹے کم عمر بچوں کو نصاریٰ کے مذہبی مدارس (مشن اسکولس) میں جانے کی یا نصاریٰ کی مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت دینا زہر قاتل ہے میں نے اپنے ایک بچے کو جو ابھی کم عمر تھا لیکن مذہبی اعتقادات سیکھ چکا تھا انگریزی اسکول میں بھیجا وہاں کے مدرس نے مذکر مونث ... اس کو پڑھایا جب گھر میں آیا تو میں نے سنا وہ اپنا ... یاد کر رہا تھا کیا کہہ رہا تھا گاڈ خدا گاڈھہ خدا ... میں نے کہا معاذ اللہ توبہ کر کفر کا کلمہ زبان سے ... خدا کی نہ کوئی جورو ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے ... پڑھانے والے مدرس پر لعنت کر

اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک جوان نر اونٹ قرض لیا۔

کَاَنَّھَا بَکْرَۃٌ عَیْطَاءُ ۔ گویا وہ ایک جوان چھوکری لمبی گردن والی ہے

وَسَقَطَ الْاُمْلُوْجُ مِنَ الْبِکَارَۃِ ۔ جوان اونٹوں کے بدن سے املوج گر گیا (املوج ایک درخت ہے جس کے کھانے سے اونٹ بہت موٹے ہوجاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کا موٹاپا جاتا رہا دبلے ہوگئے)

جَاءَتْ ھَوَازِنُ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ یا اَبِیْھَا ۔ یہ ایک محاورہ ہے عرب کا، مطلب یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے بے شمار لوگ آن پہنچے یا کوئی ان میں کا باقی نہ رہا سب آگئے۔

جَاؤُا عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ یعنی فلاں لوگ سب کے سب آگئے۔

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ مُبْتَکِرَاتٍ لَا عُوْنًا حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار ہوتیں (ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام ہوجاتا دو بارہ نہ ہوتیں)

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ اَبْکَارًا اِذَا اعْتَلٰی قَدَّ وَاِذَا اعْتَرَضَ قَطَّ ۔ حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار میں کام تمام کرنے والی ہوتیں۔ اگر اوپر سے مارتے تو لمبے دو ٹکڑے کر دیتے، اگر عرض میں سے مارتے تو بیچ میں سے دو کر دیتے (عربی میں قَدّ کہتے ہیں طول میں برابر دو کر دینے کو اور قَطّ عرض میں دو کر دینے کو حجاج ظالم نے اپنے عامل کو جو فارس میں تھا یہ لکھا اِبْعَثْ اِلَیَّ مِنْ عَسَلِ خُلَّارٍ مِنَ النَّحْلِ الْاَبْکَارِ مِنَ الدَّسْتِفْشَارِ الَّذِیْ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ مجھ کو خلار کا (جو ایک مقام کا نام ہے) شہد بھیج جو کوئی (کم عمر) مکھیوں سے نکلا ہو ہاتھ کا نچوڑا

ہوا اس کو آگ نہ لگی ہو۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔
بِالْاٰصَالِ وَالْبُکُرَاتِ شام صبح
اُدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَۃُ وَالثِّیَابُ الْمُتَدَاعِبَۃُ (یہ حضرت علی کا قول ہے) میں تمہاری ایسی خاطرداری اور نگہبانی کرتا ہوں جیسے جوان اونٹنیوں کی کرتے ہیں جب ان کے کوہان بہت بوجھ لادنے سے پھٹ جاتے ہیں یا جیسے پرانے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں جن کو ایک طرف سے سیتے ہیں تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔

بَکْعٌ: بری طرح پیش آنا، قائل کرنا، کاٹنا، غالب آنا ہر جگہ پے در پے مارنا۔
تَبْکِیْعٌ: غالب آنا، خوب کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا
لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ تَبْکَعَنِیْ بِھَا۔ میں ڈرا کہیں ایسا کرنے سے تم مجھ سے بری طرح نہ پیش آؤ۔
فَبَکَعَہٗ بِہٖ فَرْخٌ فِیْ اَقْفَائِنَا۔ وہ ان سے بری طرح پیش آئے پھر ہم گردنیاں دے کر نکالے گئے
فَبَکَعَہٗ بِالسَّیْفِ تلوار سے پے در پے اس پر وار کئے
بَکْعَہ بہت سا مال (یہ عام محاورہ ہے)

بَکٌّ: محتاج ہونا، بدن کا سخت ہونا، بہادری سے پھاڑنا، جدا کرنا، فسخ کرنا، مزاحمت کرنا، رحم کرنا کچل ڈالنا، خوب زور سے جماع کرنا۔
فَتَبَاکَ النَّاسُ عَلَیْہِ۔ لوگوں نے اس پر ہجوم کیا۔
مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّۃَ بَکَّۃُ۔ مکہ کا ایک نام بکہ بھی ہے کیونکہ وہ ظالموں مغروروں کی گردن کچل دیتا ہے (بعضوں نے کہا بَکَّۃُ خاص خانہ کعبہ اور مکہ سارا شہر)
اِنَّمَا سُمِّیَتْ بَکَّۃَ لِاَنَّھَا تَبُکُّ فِیْھَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ۔ مکہ کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہاں مرد اور عورتوں میں مڈبھیڑ ہوتی ہے۔

بَکْلٌ: ملونی آمیزش، لپیٹ کی باتیں۔
بَکِیْلَۃٌ اور بَکَالَۃٌ آٹا اور گھی ملا ہوا یا ستو اور گھی اور کھجور ملا ہوا۔
اَبْکَلْتَ یَا تَبَکَّلْتَ عَلَیَّ۔ (امام حسن بصری نے کہا جب ایک شخص نے الٹ کر وہی سوال کیا) تو نے سب گڈمڈ کر دیا (عرب لوگ کہتے ہیں) بَکَلَ عَلَیْنَا حَدِیْثَہٗ یا تَبَکَّلَ فِیْ کَلَامِہٖ جب کوئی الٹی سیدھی باتیں کرے (خلط ملط گڈمڈ)
نَوْفٌ بَکَالِیٌّ حضرت علی کا ساتھی تھا۔

بَکَمٌ: گونگا ہونا۔
اَبْکَمُ گونگا۔
اَلصُّمُّ الْبُکْمُ۔ بہرے گونگے مراد جاہل گنوار ہیں
سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ قریب میں ایک فتنہ ایسا نمود ہوگا جو بہرا گونگا اندھا ہوگا۔ (یعنی لوگ ایسے بدحواس ہو جائیں گے نہ حق بات سنیں گے نہ کہیں گے نہ دیکھیں گے)

بُکًی یا بُکَاءٌ رونا (بعضوں نے کہا بُکًی بالقصر صرف آنسوؤں سے رونا اور بکاء بلند آواز سے رونا۔
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُکَاءً فَتَبَاکَوْا۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

فَلَمَّا رَآهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى جب آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو دیکھا (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) تو آپ رو دیئے (وہ اپنے گھر کے مالدار تھے مگر ہجرت کر کے سب مال دولت کو دھتا بتایا، شہادت کے بعد کفن کے لئے بھی کچھ نہ تھا، ایک چادر وہ بھی پھٹی پیوند لگی ہوئی)

بَكَيَا عَلَيْهِ ۔ آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں

رَجُلٌ بَكَّاءٌ ۔ بہت رونے والے آدمی ہیں۔

ایسا ہی رَجُلٌ بَكِيٌّ ہے۔

اِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ ۔ اگر وہ (یعنی ابوبکر صدیق) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (امامت کریں گے) تو رونے لگیں گے (آپ کو یاد کر کے)

لِمَ تَبْكِي اَوْ لَا تَبْكِي (یہ راوی کا شک ہے یعنے آپ نے یوں فرمایا کسی اور سے) یہ کیوں روتی ہے یا خود اسی سے مت رو۔

فَبَكَى مُوسٰى حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیئے (ان کا رونا حسد کی راہ سے نہ تھا بلکہ اپنی امت کا حال دیکھ کر با وصف اتنی کوشش کے ان کی امت آنحضرتؐ کی امت سے بہت کم رہی یا اپنے حال پر روئے کہ میں بھی آنحضرتؐ کی امت میں کیوں نہ پیدا ہوا آنحضرتؐ کا درجہ اور مرتبہ دیکھ کر ایک نوعمر ان سے بڑھ گیا)

اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ مردے کو اسکے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یعنے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے عزیز ادھر روتے ہیں اور ادھر اس کو عذاب شروع ہوتا ہے یعنے کافر اور منافق کو)

قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى (ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا پروردگار نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی ابی رو دیئے (کہاں میں ایک قطرۂ ناچیز اور کہاں وہ شاہنشاہ عالیجاہ، مالک زمین و آسمان)

فَبَكٰى وَبَكٰى ۔ ابوبکر روئے اور خوب روئے (وہ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرتؐ ہیں مگر دوسرے لوگ نہ سمجھے، انہوں نے ابوبکر کے بے محل رونے پر تعجب کیا)

فَبَكٰى وَاَبْكٰى آنحضرتؐ اپنی والدہ کو یاد کر کے روئے اور حاضرین کو بھی رلایا۔

فَبَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ آنحضرتؐ روئے (اپنی امت پر شفقت کی راہ سے کہ وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوں گے) اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو (وہ ہر آفت سے محفوظ رکھے)

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (یہ حضرت علی نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا) اپنی خطاؤں پر رو۔

بِكَ : تیرے ساتھ یا تیری وجہ سے یا تیری مدد سے یا تیرے طفیل سے۔

بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ ۔ آپ ہی کی وجہ سے مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے اور کسی کے لئے نہ کھولوں یا مجھکو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا اور کسی کے لئے نہ کھولوں۔

وَبِكَ خَاصَمْتُ تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں لڑتا ہوں یا خاص تیری ہی رضامندی کے لئے میں لڑتا ہوں۔

اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیرے ہی پاس لوٹ آنے والا ہوں۔

باب الباء مع اللام

بَلْبَلٌ یا بَلْبَالٌ رنج اور غم

بَلْبَلَةُ الصَّدْرِ۔ سینہ کا وسوسہ
دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ زلزلے اور رنج وغم نزدیک آن پہنچے۔
اِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْبَلَابِلُ وَالْفِتَنُ دنیا میں اس امت کا عذاب یہ ہے رنج اور صدمے فتنہ وفساد
لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَلَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً۔ تم بلبلاؤ گے (رنجوں میں خوب مبتلا ہو گے) اور خوب چھانے جاؤ گے (اچھے برے الگ کرنے کے لئے یہ حضرت علیؓ کا خطبہ)
بُلْبُلٌ۔ ایک مشہور چڑیا ہے۔

بَلْتٌ : کاٹنا، کٹ جانا

بُلَتٌ۔ ایک قسم کی چڑیا ہے جس کا پر جلتا رہتا ہے اگر اس کا ایک پر دوسری کسی چڑیا پر پڑے تو وہ جل کر رہ جائے۔
اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ وَالرَّنْقَاءَ وَالْبُلَتَ۔ سب پرندوں کو جمع کرو اس کو چھوڑ دو جو اپنے بچے کو دانہ دے رہا ہو یا انڈوں پر بیٹھا ہو اور بُلَت کو بھی چھوڑ دو (یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے)

بَلْجٌ : خوش ہونا

بُلُوجٌ۔ روشن ہونا
اَبْلَجُ الْوَجْهِ۔ آنحضرتؐ ہنس مکھ تھے یا آپ کا چہرہ روشن اور چمکدار تھا۔
لَيْلَةُ الْقَدْرِ بَلْجَةٌ: شب قدر روشن ہوتی ہے۔
بُلْجَةٌ۔ بہ ضمہ باء صبح کی روشنی
تَبَلَّجَ۔ خوش ہوا۔
اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ۔ فجر کی روشنی ہو گئی
بَلَجَ الْحَقُّ۔ حق ظاہر ہو گیا۔
لَوْ اَنَّ الْمَوْتَ يُشْتَرٰى لَاشْتَرَاهُ الْكَرِيْمُ الْاَبْلَجُ وَاللَّئِيْمُ الْمَلْهُوْجُ۔ اگر موت مول ملتی تو سخی روشن منہ والا اور بخیل لالچ والا دونوں اس کو مول لیتے (کیونکہ دنیا میں راحت کسی کو نہیں ہے ایک شاعر کہتا ہے
اَلَا مَوْتٌ يُبَاعُ فَاشْتَرِيْهِ وَلَوْ اَنْفَقْتُ كُلَّ الْمَالِ فِيْهِ۔ کہیں موت بکتی ہو تو میں اس کو خرید لوں اپنا سارا مال اس کے بدل دیدوں
اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ۔ اسلام کا رستہ روشن ہے۔

بُلُوحٌ : عاجز اور درماندہ ہونا، پانی کا خشک ہو جانا

تَبْلِيحٌ عاجز ہونا، انکار کرنا۔
اِبْلَاحٌ عاجز کرنا، تھکانا۔
تَبَالُحٌ۔ ایک دوسرے سے انکار کرنا۔
لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ مسلمان برابر ثواب کے کاموں میں جلدی کرنے والا مستعد رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے (جہاں ناحق خون کیا بس تھک گیا (اب نیکی کے کام اس سے نہیں ہو سکتے
اِسْتَنْفَرْتُهُمْ فَبَلَحُوْا عَلَيَّ۔ میں نے ان سے یہ چاہا کہ جہاد کے لئے نکلیں مگر انہوں نے نہ مانا تھک کر رہ گئے (فتنی نے غلطی کی جو اس باب میں یہ لکھا:۔
اَلْحَقُّ اَبْلَحُ بَيِّنٌ حالانکہ وہ اَبْلَجُ بَيِّنٌ ہے بہ جیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں:۔
اَلْحَقُّ اَبْلَجُ وَالْبَاطِلُ لَجْلَجٌ حق بات صاف اور روشن ہوتی ہے اور جھوٹ بات پیچیدہ مشتبہ الجھی ہوئی)
يُقَالُ لَهٗ اُعْدُ مَا بَلَغْتَ وَقَدْ مَالَ عَنِيْفَةً حَتّٰى اِذَا بَلَحَ۔ جو شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اس سے کہیں گے جہاں تک تیرے

پاؤں پہنچ سکیں دوڑ وہ دوڑے گا جب تھک کر
رہ جائے گا۔
اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُّکْلِحًا
مُّبْلِحًا۔ تمہارے پیچھے طرح طرح کے فساد ہیں اور
ایسی بلا ہے جو لوگوں کو چڑچڑا (ترش رو) بنا دیگی
تھکا دے گی۔
اِرْجِعُوْا فَقَدْ طَابَ الْبَلَحُ۔ اب لوٹ چلو کھجور
پک گئی (مجمع البحار میں ہے کہ پہلے کھجور جب نکلتی ہے
اس کو طلع کہتے ہیں پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر
رطب پھر تمر)

بَلَدٌ یا بَلْدَۃٌ۔ شہر اور مکہ معظمہ اور جانوروں کے رہنے
کی جگہ اور خاک اور قبر اور قبرستان اور گھر اور
نشان ۔ بِلَاد جمع ہے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَاکِنِی الْبَلَدِ میں جنوں سے
تیری پناہ میں آتا ہوں۔
فِیْھِمْ اَنْتُمْ تَالِدَۃٌ بَالِدَۃٌ۔ خلافت عباس کی
اولاد میں ہمیشہ قائم رہے گی۔
بُلَیْد ایک موضع ہے ینبوع کے قریب
اَحَبُّ الْبِلَادِ اَلْمَسَاجِدُ۔ سب سے پسندیدہ
جگہ (اللہ کے نزدیک) مسجدوں کی جائے ہے۔
بَلْدَۃٌ۔ چاند کی ایک منزل کو بھی کہتے ہیں وہ چھ
ستارے ہیں کمان کی شکل میں۔
اِنَّ التَّحَلُّلَ قَبْلَ التَّبَلُّدِ چستی اور چالاکی سستی
اور آرام طلبی سے پہلے ہونا چاہیے۔
بَلِیْد غبی، کند ذہن۔
بَلُدَ الرَّجُلُ بَلَادَۃً۔ وہ سست ایدی ہوگیا۔

بَلْدَح : ایک مقام ہے مکہ کے قریب یا ایک پہاڑ ہے
جدہ کے رستہ میں۔
لَقِیَ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ نُفَیْلٍ
بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَکَانَ یَتَعَبَّدُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ
عَلٰی دِیْنِ اِبْرَاهِیْمَ۔ آنحضرتؐ عمرو بن نفیل سے
بلدح کے نیچے ملے وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی
حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے (آنحضرتؐ نے
ان کو کھانے کے لئے بلایا مگر انہوں نے اس ڈر سے
کہیں بتوں کا ذبیحہ نہ ہو نہ کھایا)

بَلِسٌ : ناامید
اِبْلَاسٌ خیر اور بھلائی کم ہونا ٹوٹ جانا، حیران
ہونا، غمگین ہونا، غم سے خاموش ہوجانا، ناامید ہونا
بَلَسٌ۔ جس کے پاس بھلائی نہ ہو اور ایک پھل
ہے انجیر کی طرح جو یمن میں بہت ہوتا ہے۔
بُلْسٌ مسور
بَلَّاس اس کا بیچنے والا۔
فَتَنَاشَبَ اَصْحَابُهٗ حَوْلَهٗ وَاَبْلَسُوْا حَتّٰی
مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِکَةٍ۔ آپ کے اصحاب آپ
کے گرد جمع ہوگئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ
ہنسی کا ایک دانت بھی نہیں کھولا
مُبْلِسٌ۔ خاموش اور حیران اور ناامید اسی سے ہے
ابلیس یعنے حیران اور متحیر اور اللہ کی رحمت سے
ناامید۔ بعضوں نے کہا ابلیس اصل میں یونانی
لفظ فولیس سے ماخوذ ہے جس کے معنی تہمت لگانے
والا یا تجربہ کار۔
بُزْلِیْسٌ اصل میں ترکی لفظ ہے یعنے تنگ قیدخانہ
جس میں آدمی لیٹ نہ سکے پھر بولس حاکم کے سپاہیوں
کو کہنے لگے (یعنی پولیس کو جس کو ضبطیہ بھی کہتے ہیں)
اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا۔ کیا تو نے جنوں کو
ان کی حیرانی پریشانی دہشت زدگی کو نہیں دیکھا
وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَبْلَسُوْا۔ میں ان کا
خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوجائیں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهٖ اِبْلِيْسُ وَ جُنُوْدُهٗ میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان ابلیس کے لشکروں کی پریشان اور حیران کرنے سے

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّرِقَّ قَلْبُهٗ فَلْيُدِمْ اَكْلَ الْبَلَسِ۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے تو وہ ہمیشہ انجیر کھایا کرے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ فَقَالَ فِيْ كُلِّهٖ الصَّدَقَةُ فَذَكَرَ الذُّرَةَ وَالدُّخْنَ وَالْبُلْسَ وَالْجُلْجُلَانَ ابن جریج نے کہا میں نے عطا تابعی مشہور سے پوچھا کون سے اناجوں میں صدقہ ہے انہوں نے کہا سب میں صدقہ (زکوٰۃ) لازم ہے پھر انہوں نے جوار اور باجرے اور مسور اور تل کا ذکر کیا۔

بَعَثَ اللّٰهُ الطَّيْرَ عَلٰى اَصْحَابِ الْفِيْلِ كَالْبَلَسَانِ۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں پر (جو کعبہ خراب کرنے کو آئے تھے) ایسے پرندے بھیجے جو زرزور (ایک چڑیا ہے) کے برابر تھے اور بلسان ایک درخت ہے مشہور ملک مصر میں اس کا تیل ایک عمدہ دوا ہے۔

بَلَاطٌ: پختہ یا پتھر بچھی ہوئی زمین

عَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ میں نے اونٹ کو بلاط میں باندھ دیا (یہ بلاط ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)

اَلْبَلَاطَةُ الْحَمْرَاءُ۔ لال پتھر سماق کا جو کعبہ میں تھا کہتے ہیں حضرت علی وہیں پیدا ہوئے۔

كَانَ الْبَلَاطُ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ بلاط وہ مقام تھا جہاں جنازوں پر اب نماز پڑھتے ہیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس کو بطحا کہتے تھے وہاں بازار لگتے۔

مُبَالَطَةٌ۔ تلواروں سے ایک دوسرے کو مارنا

تَبَالَطُوْا۔ چپتی کی۔

بَلُّوْط ایک مشہور درخت ہے۔

بَلْعٌ: نگل جانا۔

اِبْلَاعٌ نگلانا

تَبْلِيْعٌ۔ ظاہر ہونا، نمود ہونا۔

بَلَّعَ الشَّيْبُ فِيْ رَاْسِهٖ اس کے سر میں سفیدی نمود ہو گئی۔

اِبْتِلَاعٌ۔ نگل جانا

بَالُوْعَةٌ اور بَلُّوْعَةٌ۔ گھر کا وہ سوراخ جو پانی جذب کرتا جائے۔

بَلِّعْ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ (رکوع میں) اپنی انگلیوں کے کناروں سے گھٹنے کو نگل جا (یعنے مضبوط تھام لے)

بَلْعَمٌ: بہت کھانے والا آدمی اور ایک عابد کا نام بنی اسرائیل میں بُلْعُمٌ اور بُلْعُوْمٌ نرخرا جس میں سے کھانا معدہ میں جاتا ہے۔

لَا يَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاسِعِ السُّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ حضرت علی کا قول ہے اس امت کا کام ایک ہی شخص کی وجہ سے خراب ہوگا جس کی آنت کشادہ اور نرخرہ بھی زبردست ہوگا (یعنے اسکے مداخل اور مخارج بہت ہوں گے مسرف ہوگا بہت کھانے والا' مراد معاویہ ہیں کہتے ہیں ان کے دسترخوان پر سو طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے اور وہ کھاتے کھاتے اخیر میں کہتے پیٹ تو نہیں بھرا لیکن منہ تھک گیا یہ اثر تھا اس دعا کا جو آنحضرتؐ نے ان کو دی تھی۔)

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ۔ اللہ اسکا پیٹ نہ بھرے

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ
فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ لَوْ بَثَثْتُهُ لَقُطِعَ هٰذَا
الْبُلْعُوْمُ ۔ مَیں نے آنحضرتؐ سے (علم کے) دو برتن
یاد رکھے ایک کو تو مَیں نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا
اگر میں پھیلاؤں (ظاہر کروں) تو ابھی یہ نرخرہ نلکہ
پھوڑ ڈالا جائے (ذبح کر دیا جاؤں مُراد وہ باتیں
ہیں جو آنحضرتؐ نے راز کے طور پر ابو ہریرہؓ کو
بتلائی تھیں کہ میری امت کا یہ حال ہونا ہے، فلاں
فلاں ظالم حاکم مسلط ہوں گے میری اہل بیت پر
ایسے ایسے مظالم ان کے ہاتھوں کئے جائیں گے،
بنی اُمیہ کے حکام کے نام وغیرہ) بعضوں نے کہا
علم باطن اور علم الاسرار مُراد ہے جو ابو ہریرہؓ نے
خاص خاص لوگوں اور امام زین العابدینؓ کو بتلایا
تھا۔ بیٹنی نے اس مقام میں یہ شعر لکھا ہے یَارُبَّ
جَوْهَرَةٍ مَّا لَوْ اَبُوْحُ بِهٖ لَقِيْلَ لِيْ اَنْتَ
مِمَّنْ يَّعْبُدُ الْوَثَنَا وَلَا اسْتَحَلَّ رِجَالٌ
مُسْلِمُوْنَ دَمِيْ يَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا يَاْتُوْنَهٗ
حَسَنًا ۔ بہت سے جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو
کھول دوں تو لوگ مجھ کو بُت پرست کہیں گے
اور مسلمان میرا خون حلال سمجھیں گے اور جو بُرے
سے بُرا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا جانیں گے (میں
کہتا ہوں معاذ اللہ بیٹنی کا یہ خیال محض باطل ہے
اور اس شعر کا مضمون سراسر الحاد اور زندقہ اور کفر
ہے اور تعجب ہے بیٹنی پر کہ انہوں نے محدث ہو کر
ایسا الحادی شعر اس مقام میں بیان کیا آنحضرتؐ
نے ظاہری شریعت کے خلاف کوئی علم کسی کو تعلیم
نہیں کیا خود حضرت علی اور حضرت عائشہ کے کلام
سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے، اب رہا علم
درویشی اور تصوف اور تبتل اور انقطاع الی اللہ
اور تجرید عما سوی اللہ تو اس کی تعلیم خود قرآن اور
احادیث نبویہ میں موجود ہے اور جو شخص شریعت
ظاہری اور سنت نبوی کے خلاف کو فقیری اور
درویشی سمجھے وہ زندیق اور ملحد ہے اور اس کی
درویشی ایسی ہے جیسے ہندو مشرک فقیروں اور
جوگیوں کی ہوتی ہے اس کو اسلام سے کیا علاقہ ایسی
درویشی آخرت میں کچھ کام آنے والی نہیں)

بَلْغٌ ، مرد فصیح اور حکم نافذ
بَلَاغٌ پہنچانا ناپسندیدگی مقصود تک پہنچنے
کا سامان زاد سفر
بَلَاغَةٌ فصاحت شیریں زبانی
بُلُوْغٌ پہنچنا، جوان ہونا، قریب ہونا۔
تَبْلِيْغٌ پہنچا دینا، سنا دینا
وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا
اِلٰى حِيْنٍ ۔ جو تو ہم پر اتارے اس کو ہمارے
لئے قوت اور مراد تک پہنچنے کا سامان بنا دے
ایک مدت دراز تک
كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ
یا مِنَ الْبُلَّاغِ ۔ جو شخص ہماری ان باتوں کو
جو پہنچائی جاتی ہیں نقل کرنا چاہے یا جو شخص ان
لوگوں میں سے جو بڑے پہنچانے والے ہیں ہماری
بات پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا دے لوگوں کو سنا دے
کہ میں نے مدینہ کو حرم کیا۔
بَلَغْتَ مِنَّا الْبَلَغِيْنَ یا بَلَغْتَ مِنَّا الْبِلَغِيْنَ
(یہ حضرت عائشہ صدیقہ نے جنگ جمل میں حضرت
علی سے کہا) تم ہماری طرف سے انتہا تک پہنچ گئے
(اخیر یہ ہے کہ لڑنے کو مستعد ہوتے۔ یہ ایک مثل ہے
جیسے کہتے ہیں لَقِيْتُ مِنْهُ الْبُرَحِيْنَ (بُرَحِيْن

اور بَرَحِیْن اور بِرَحِیْن اور بُرَحِیْن بھی
مستعمل ہیں) یعنے ہیں نے اس سے بڑی سختیاں
اٹھائیں۔

بُلَغ یا بِلَغ معنی بالغ عرب لوگ کہتے ہیں
خُطَبٌ بُلَغٌ وَاَمْرٌ بَرِحٌ بڑا انتہا کا
سخت کام ہے۔

اَحْمَقُ بُلْغٌ۔ احمق ہے مگر اپنا مطلب حاصل
کرلیتا ہے (دیوانہ بکار خود ہوشیار) یا خبیث
اور بدزبان ہے۔

اَللّٰھُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ۔ یا اللہ یہ بات سنی جائے
مگر پوری نہ ہو (واقع نہ ہو)

اَیْمَانٌ بَالِغَةٌ۔ بڑے زور کی قسمیں۔

لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔ جو شخص یہاں
موجود ہے وہ اس کو پہنچا دے جو یہاں حاضر نہیں ہے
رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ ایسے بہت لوگ
ہوں گے یا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو یہ بات
پہنچائی جائے گی وہ اس کو سننے والے سے زیادہ یاد
رکھیں گے۔

یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچاتے تھے یعنی مرفوع
کرتے تھے۔

حَتّٰی تَبْلُغَ نَفْسِیْ یہاں تک کہ میں مرجاؤں۔

یَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ایسا نہ ہو لوگ آپ سے
وہ تلوار زبردستی چھین لیں۔

فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِكَ اب آج کے دن
بغیر تیری مدد کے کس طرح میرا کام نہیں چل سکتا۔

بُلْغَةٌ روزمرہ کی خوراک

رُحْ مِنَ الدُّنْیَا بِبُلْغَةٍ دنیا سے بقدر کفایت
لے کر چل دے (یعنے موٹے جھوٹے کپڑے اور
روکھے سوکھے کھانے پر قناعت کر کیونکہ چند روز
یہاں رہنا ہے)

فَتَكَلَّمَ اَبْلَغُ النَّاسِ جو شخص سب لوگوں میں
اچھی تقریر کرنے والا تھا اس نے کہنا شروع کیا

مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰی تم کو کس بات نے اس
مرتبہ تک پہنچا دیا (کہ تم حکیم اور فیلسوف ہو گئے
یہ لقمان سے کسی نے کہا)

مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ
دَرَجَةٌ وَّمَنْ رَمٰی بِهٖ كَانَ لَهٗ عَدْلُ رَقَبَةٍ
جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا تیر کسی کافر تک
پہنچائے (اس کو زخمی کرے) اس کے لئے تو ایک
درجہ ہے اور جو شخص صرف تیر چلائے (گو وہ کافر
تک نہ پہنچے) اس کو ایک بُردہ آزاد کرنے کا ثواب
ملے گا۔ اگر مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
پڑھو تو معنی یہ ہوں گے (جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک
تیر لے کر پہنچے یعنی جہاد کے لئے) اس کو ایک
درجہ ملے گا اور جو کوئی تیر چلائے اس کو ایک
بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا)

وَلَا یُبَلِّغُ عَنِّیْ غَیْرِیْ اَوْ رَجُلٌ مِّنِّیْ
سورۂ براۃ کو اپنی طرف سے میں خود پہنچاؤں
یا میرے عزیزوں میں سے کوئی (عرب کا دستور
تھا کہ عہد توڑنے کی اطلاع خود عہد کرنے والا
دے یا اس کا کوئی رشتہ دار اسی خیال سے
آپ نے ابوبکر صدیق کے پیچھے جو جا چکے
حضرت علی کو روانہ کیا)

مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً۔ بڑی عمدہ اور فصیح نصیحت

فَطَفِقَ یُعَلِّمُهُمُ الْمَنَاسِكَ حَتّٰی بَلَغَ
الْجِمَارَ آپ نے لوگوں کو حج کے ارکان تعلیم
کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے

کے مقاموں تک پہنچے۔
قَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ مَا بَلَغَنِیْ۔ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا ہے جو میرا حال ہوا تھا (نہایت بیقرار اور پریشان)
ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ پھر اس کو اس بلا پر صبر کرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ پر جو اس کی قسمت میں آگے سے لکھا گیا ہے پہنچا دیتا ہے۔
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ تو ہی مددگار ہے اور تو ہی مقصود تک پہنچانے والا ہے۔
فِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا بَلَاغِیْ اس دنیا میں جہاں مجھکو سامان کرنا ہے (آخرت کا)
لَا تَطْلُبُوْا مِنَ الدُّنْيَا اَكْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ دنیا اتنی ہی چاہو جتنی زندگی گذارنے کو کافی ہو
فَاِنَّهَا دَارُ بُلْغَةٍ وَّمَنْزِلُ قُلْعَةٍ دنیا توشہ تیار کرنے کا گھر ہے (چند روز کے بعد دوسرے گھر میں جانا ہے) یعنی آخرت کے گھر میں
بَلَقٌ: چت کبلا ہونا، حیران ہونا اسی سے ہے فرسٌ اَبْلَقُ جس گھوڑے کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں
بُلُوْقٌ جلدی کرنا، کھولنا، بند کرنا ازالۂ بکارت کرنا
تَبَلَّقَ الْبَابُ۔ دروازہ پورا کھولا گیا۔
اِنْبَلَقَ کھل گیا۔
بَلْقَاء شام میں ایک شہر ہے۔
بَلْقَعٌ یا بَلْقَعَه۔ پٹپر بے آب و دانہ زمین بَلَاقِع جمع ہے۔
اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہے۔ گھر کی برکت کھو دیتی ہے۔ گھر والے محتاج ہو کر نکل بھاگتے

ہیں گھر اُجاڑ ہو جاتا ہے۔
فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ بَلَاقِعَ زمین میری وجہ سے ویران ہو گئی۔
شَرُّ النِّسَاءِ الْبَلْقَعَةُ جس عورت میں کوئی بھلائی نہ ہو وہ سب عورتوں سے بُری ہے۔
بَلَلٌ: تری گیلا پن، تھوڑی چیز آراستگی۔
بُلَّةٌ تری۔
بَلَال ناطہ جوڑنا، خیر بھلائی
بِلَالٌ. پانی تری جو حلق کو گیلا کر دے، پانی ہو یا دودھ بعضوں نے کہا بَلَلٌ کی جمع ہے۔
بَلٌّ اور بَلَّةٌ ترکرنا ناطہ جوڑنا)
بُلُّوْا اَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ ناطہ جوڑتے رہو اگرچہ سلام ہی سے جوڑو (یعنی اگر دوسری باتیں صلہ رحم کی نہ ہو سکیں (مثلاً کھلانا پلانا تحفہ ہدیہ سلوک وغیرہ) تو سلام علیک تو نہ چھوڑو)
فَمَسَحَ بِبَلَّةِ مَا بَقِیَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ سر اور پاؤں پر اس تری سے مسح کر لیا جو ہاتھوں میں باقی رہ گئی تھی (منہ ہاتھ دھونے کے بعد)
اِحْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا۔ ایک شخص کو احتلام ہوا (خواب دیکھا) مگر اس نے منی کی تری نہ پائی
اِبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ۔ رگیں تر ہو گئیں
فَاِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا بیشک تم سے ناطہ ہے میں اس کو تر چیزوں سے گیلا کرتا رہوں گا۔ (جوڑتا رہوں گا عرب لوگ گیلا کرنے سے جوڑنا اور سوکھانے سے توڑنا مُراد لیتے ہیں)
مَا تَبِضُّ بِبِلَالٍ ذرا بھی پانی یا دودھ نہیں دیتی
رَاَيْتُ بَلَلًا مِّنْ عَيْشٍ میں نے خوب ارزانی دیکھی (ارزانی پانی سے ہوتی ہے اس وجہ سے

اس کو بَلَلْ کہا
لَسْتُ اُحِلُّ زَمْزَمَ لِمُغْتَسِلٍ وَّهِیَ لِشَارِبٍ
حِلٌّ وَّ بِلٌّ۔ میں زمزم کے پانی سے نہانے کی
اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کے لئے وہ حلال اور
مباح ہے یا تندرستی ہے جیسے کہتے ہیں بَلَّ مِنْ
مَرَضِہٖ یعنے بیماری سے چنگا ہوگیا۔ بعضوں نے
کہا بِلٌّ فقط تابع ہے حِلٌّ کا جیسے کہتے
ہیں روٹی ووٹی سامان دامان
مَنْ قَدَّرَ فِیْ مَعِیْشَتِہٖ بَلَّہُ اللّٰہُ جس نے
انداز کے ساتھ زندگانی کی (سوچ سمجھ کر اپنا
خرچ رکھا جتنی چادر اتنا ہی پاؤں پھیلایا
اسراف اور فضول خرچی سے باز رہا) اس کو
اللہ مالدار رکھے گا۔
فَاِنْ شَکَوْا بِانْقِطَاعِ شُرْبٍ اَوْ بَالَّۃٍ
اگر پانی پینا موقوف ہوجائے یا اور کسی فائدے
کے بند ہو جانے کی شکایت کریں عرب لوگ کہتے ہیں
لَا تَبُلُّكَ عِنْدِیْ بَالَّۃٌ تجھکو مجھ سے کوئی
فائدہ نہ ہوگا۔
بَلِیْلَۃُ الْاِرْعَادِ ڈرانے کی آندھی
مَا شَیْءٌ اَبَلُّ لِلْجِسْمِ مِنَ اللَّهْوِ هُوَ شَیْءٌ
كَلَحْمِ الْعُصْفُوْرِ (بدن کو چنگا کرنے والا کھیل
کود سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے وہ تو چڑیا کے گوشت
کی طرح ہے (جیسے پرندوں کا گوشت مقوی ہے
ایسے ہی کھیل کود کسرت دل لگی مذاق چہل سے
بھی آدمی کی صحت اچھی ہوتی ہے)
ثُمَّ یَحْضُرُ عَلٰی بُلَّتِہٖ۔ پھر اپنا عیب لئے
ہوئے حاضر ہوا یہ حضرت عمرؓ نے مغیرہ کے لئے حکم
دیا تھا کہ تین دن کی مہلت اس کو دیکر حاضر کریں)
اَلَسْتَ تَرْعٰی بَلَّتَهَا کیا تو اس کی کلی (شگوفہ)
نہیں چراتا (جانوروں کو نہیں کھلاتا)
فَرَاٰی بِلَّۃً۔ اس نے تری دیکھی۔
بَلْبَال رنج اور غم بَلَابِل جمع ہے۔
بِلَال آنحضرتؐ کے مؤذن تھے۔
بَلَمٌ یا بَلَمَۃٌ اونٹنی کی خواہش جفتی کے لئے اور
اس کی فرج سوجھ جانا۔ اس خواہش کی وجہ سے
بَیْلَمَانِ ایک مقام کا نام ہے یمن یا سندیا
ہند میں
رَاَیْتُہٗ بَیْلَمَانِیًّا اَقْمَرَ هِجَانًا۔ میں نے دجال
کو دیکھا وہ ایک موٹا سفید رنگ آدمی ہے
کَقَدِّ الْاُبْلُمَۃِ۔ گوگل کی چھال چیرنے کی طرح
(بیچ میں سے برابر دو ٹکڑے ہوجاتے ہیں (یعنی
ہم تم برابر ہیں)
بَلَّانٌ: حمام
سَتَفْتَحُوْنَ بِلَادًا فِیْهَا بَلَّانَاتٌ تم ایسے
ملکوں کو عنقریب فتح کروگے جہاں حمام ہونگے
بَلُّوْرٌ: یا بِلَّوْرٌ ایک مشہور چمکتا سفید پتھر
لَا یُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ الْاَحْدَبُ الْمُوْجَہُ
وَلَا الْاَعْوَرُ الْبَلُّوْرَۃُ۔ امام جعفر صادقؓ نے
فرمایا ہم اہل بیت سے وہ کبڑا محبت نہیں رکھیگا
جو دونوں طرف سے (پیٹھ اور سینہ کی طرف سے)
کبڑا ہو اور نہ وہ کانا جس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو
(بَلُّوْرَہ کے معنی صاحب نہایہ نے ابو عمرو زاہد سے
ایسے ہی نقل کئے ہیں اور پٹنی اور سیوطی نے ان کی متابعت کی
لیکن لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی لغت میں
بَلُّوْرَہ موٹے تازے دلیر آدمی کو کہتے ہیں)
نِعْمَ الْفَصُّ الْبَلُّوْرُ بلور اچھا نگینہ ہے۔
بَلْہَ: اسم فعل ہے یعنے چھوڑ دے۔
بَلَہٌ نادانی، بھولاپن، صاف دلی۔

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بَلْهَ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ۔ بہشت میں ایسی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی بشر کے دل پر نہیں گذریں (وہم میں بھی نہیں آئیں) ان نعمتوں کو تو جانے دو جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں (کبھی بَلْهَ ترک کے معنی میں آتا ہے اس حالت میں معرب ہوتا ہے ورنہ مبنی بر فتحہ اور جب معرب ہو تو حرف جر اس پر آتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا مِّنْ بَلْهِ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ اور خطابی نے غلطی کی جو کہا ٹھیک یہ ہے کہ مِنْ کا حرف نکال دیا جائے)

اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْبُلْهُ۔ اکثر بہشتی لوگ وہ ہوں گے جو سادے سیدھے صاف دل ہیں اُن کے دل میں اینچ پیچ مکر نہیں ہے۔

بُلَهْنِيَةٌ۔ خوش گذرانی (قتبی نے کہا جس کو عقل نہ ہو)

اَبْلَهُ۔ نادان اور سلیم القلب بے شر اس کی جمع بُلْهٌ ہے۔

فَاِنَّ خَيْرَ اَوْلَادِنَا اَلْاَبْلَهُ الْغَفُوْلُ ہماری اچھی اولاد وہ ہے جو صاف دل یا شرم والی شر پہنچانے سے غافل ہو۔

عَلَيْكُمْ بِالْبَلْهَاءِ۔ بلہا عورت لازم کر لو (ہم نے پوچھا بلہا کیا ہے فرمایا پردہ کرنے والی پاکدامن

بَلَاءٌ آزمانا، ایک چیز کی حقیقت کھولدینا نعمت دینا، آفت میں ڈالنا۔

اِبْلَاءٌ۔ آزمانا، قسم دینا، پرانا کرنا، نعمت دینا ظاہر کرنا۔

اِبْتِلَاءٌ۔ آزمانا، کسی آفت میں پھنسانا (بعضوں نے کہا اِبْتِلَا بھی خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے)

فَمَشٰی قَيْصَرُ اِلٰی اِيْلِيَاءَ لَمَّا اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ قیصر بیت المقدس کی طرف گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کیا (ایرانی فوجوں کو دفع کر دیا)

مَنْ اُبْلِيَ فَذَكَرَ فَقَدْ شَكَرَ۔ جس شخص کو کوئی نعمت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے تو اس نے شکر کر لیا۔

مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَبْلَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی پر احسان کیا ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُبْلِنَا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یا اللہ ہم کو مت آزما مگر اس طرح سے جو ہمارے حق میں بہتر ہو۔

اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی نذر وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو (تو نذر شرعی ایک عبادت ہوئی جو غیر خدا کی نذر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا)

اَبْلِ اللّٰهَ تَعَالٰی عُذْرًا فِيْ بِرِّهَا۔ ماں سے سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر اچھا کر (یعنی اپنی مغفرت کے لئے معقول سبب گردان)

عَسٰی اَنْ يُّعْطٰی هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِيْ بَلَائِيْ کہیں یہ اس شخص کو نہ مل جائے جس نے میری طرح اللہ کی راہ میں محنت نہ کی۔

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَّا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ فَارَقَنِيْ فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بِاللّٰهِ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَتْ لَا وَلَنْ اُبْلِيَ اَحَدًا بَعْدَكَ ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی آنحضرت نے فرمایا میرے اصحاب میں سے بعضے ایسے بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہونے پر پھر مجھ کو نہ دیکھیں گے۔ یہ

حدیث سنکر حضرت عمرؓ نے ام المومنین سے پوچھا تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں انہوں نے کہا نہیں اب تمہارے بعد میں کسی کو اس کی خبر نہیں دینے کی۔

اَبْلِیْ وَ اَخْلِقِیْ۔ پرانا کر اور بوسیدہ کر (ایک روایت میں اَخْلِفِیْ ہے فائے موحدہ سے یعنے دوسرا کپڑا اس کے بدل پہن)

تُبْلِیْ وَ تُخْلِقِیْ (وہی معنی یہ دعا ہے یعنے تو زندہ رہے یہ کپڑا تیرے بدن پر پرانا ہو جائے۔

کُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا۔ ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَبْلَانَا۔ شکر اس خدا کا جس نے ہم پر احسان کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلٰی وَ ابْتَلٰی شکر اللہ کا جس نے نعمت بھیجی اور بلا بھیجی

وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی اور قبر اور گل جانے کو بھول گیا

سُئِلَ عَنِ الْمَیِّتِ یَبْلٰی جَسَدُہٗ قَالَ نَعَمْ حَتّٰی لَا یَبْقٰی لَہٗ لَحْمٌ وَلَا عَظْمٌ اِلَّا الطِّیْنَۃَ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا فَاِنَّهَا لَا تَبْلٰی بَلْ تَبْقٰی فِی الْقَبْرِ مُسْتَدِیْرَۃً حَتّٰی یُخْلَقَ مِنْهَا كَمَا خُلِقَ مِنْهَا اَوَّلَ مَرَّۃٍ۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کیا مردے کا بدن گل جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں نہ گوشت رہتا ہے نہ ہڈی رہتی ہے صرف وہ مٹی جس سے پیدا ہوا تھا گول ہو کر قبر میں رہ جاتی ہے وہ نہیں گلتی قیامت کے دن اسی میں سے پیدا ہو گا۔ جیسے پہلی بار اس میں سے پیدا ہوا تھا۔

وَقَدْ اَبْلٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اس نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں کوشش کی۔

ثُمَّ ابْتُلِیْنَا حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَحْدَہٗ۔ آنحضرتؐ کے بعد ہم بلا میں پڑ گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (چھپ کر) اکیلے نماز پڑھنے لگا۔

بَشِّرْہُ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ۔ عثمان کو بہشت کی خوشخبری دیدے گو ایک مصیبت ان پر آ ئے گی (گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوتے مگر ان پر بلوہ نہیں ہوا بلکہ ابولولو مردود نے دھوکے سے مار ڈالا)

اِبْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاہُ تُطِیْعُوْنَ اَوْ هِیَ۔ اللہ تعالےٰ نے تم کو آزمایا ہے دیکھے تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی (سنتے ہو حضرت عائشہ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی حضرت علی اس وقت کے امام برحق تھے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی)

اِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ نَبْلُوْا عَلَیْهِ الْكَذِبَ بیشک ہم اس کے ساتھ ان کے جھوٹ کا امتحان کرتے تھے (حالانکہ وہ ان سب میں زیادہ سچے تھے، جھوٹ سے مُراد یہاں غلط ہے کیونکہ کعب احبار سچے تھے صرف اہل کتاب کی کتابوں سے بعضی باتیں نقل کرتے جو ٹھیک نہ نکلتیں)

اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِیَكَ وَ اَبْتَلِیَ بِكَ میں نے (اے محمد) تجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تجھ کو آزماؤں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں (اللہ کی آزمائش ایک کام کا دکھا دینا ہے ورنہ اس کو ہر ایک ہونے والی بات ازل سے معلوم تھی)

وَعَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ۔ اللہ نے مجھ کو اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو پھنسایا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ۔ یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جن کی وجہ سے بلا اترتی ہے (امام زین العابدین

نے فرمایا گناہ یہ ہیں مظلوم کی فریاد نہ سننا، مصیبت زدہ کی مدد نہ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا۔

فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهٗ کوئی شخص ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ رکھنا چاہیے کوئی شخص ہے اس کی خدمت اور کارگذاری کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا۔ ہر سننے والا سن لے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اسکے اچھے احسانوں کو بیان کرتے ہیں۔

مَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي۔ آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔

وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً کچھ کوڑا کچرا رہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کریگا، عرب لوگ کہتے ہیں۔

مَا اُبَالِيهِ وَبِهٖ بَالًا وَّ بَالَةً وَّ بَلَاءً وَّ مُبَالَاةً یعنے میں ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا

مَا بَالَيْتُ بِهٖ مجھ کو اس کا کچھ بھی رنج نہیں ہوا

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِي۔ یہ سب لوگ بہشتی ہیں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں بعضوں نے کہا مجھکو کچھ برا معلوم نہیں ہوتا)

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِي۔ یہ سب لوگ دوزخ والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

مَا اُبَالِيهِ بَالَةً مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں

لَا اُبَالِي اَبَوْلٌ اَصَابَنِي اَمْ مَاءٌ کچھ پرواہ نہیں مجھ کو پیشاب لگ گیا یا پانی

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ قَلِيلِ الْحَيَاءِ لَا يُبَالِي بِمَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهٗ فَاِنْ تَفْتِشْهُ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لَغِيَّةً اَوْ شِرْكَ شَيْطَانٍ اللہ تعالیٰ نے ہر فحش بکنے والے زبان دراز بے شرم پر جو اپنے کہے کی پرواہ نہ کرے نہ دوسرے کے کہے کی بہشت حرام کر دی ہے اگر تو اس کو دیکھے تو لغو پائے یا ولد الزنا یا شیطان کا ساجھی (بعضوں نے لَغِيَّةً کی جگہ لَعْنَةً پڑھا ہے یعنی ملعون بعضوں نے لَعْنَةً یا لُعَنَةً یعنی بہت لعنت کرنے والا)

اَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَيٌّ وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بِلِّيٍّ وَذِي بَلِيٍّ ابھی تو خطاب کے بیٹے (حضرت عمرؓ) زندہ ہیں لیکن جب وہ وقت آئے گا کہ کچھ لوگ ادھر کچھ ادھر یعنی مختلف فرقہ اور گروہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں ذِي بِلِّيَّانٍ ہے معنی وہی ہیں عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ بِذِي بِلَّى یا بَلِّیٍّ یا بَلَّى یا بِلِّيٍّ یا بُلِّي یا بَلِيٍّ یا بِلِّيَانٍ یا بَلِّيَانٍ یا بُلِّيَانٍ یعنے وہ اتنی دور ہے کہ اس کا کچھ حال معلوم ہی نہیں کبھی کہتے ہیں ذَهَبَ بِذِي هِلِّيَانٍ وَذِي بِلِّيَانٍ۔ وہ ایسی جگہ چل دیا معلوم نہیں ہوتا کہاں گیا ہے۔

كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ نَاقَةً اَوْ شَاةً وَيُسَمُّوْنَ الْعَقِيرَةَ الْبَلِيَّةَ۔ جاہلیت کے زمانے میں قبر کے پاس ایک گائے یا اونٹنی یا بکری کو زخمی کر کے چھوڑ دیتے یا قبر کے پاس باندھ دیتے یا ایک گڈھے میں ڈال دیتے نہ اس کو چارہ دیتے نہ پانی وہیں مر کر رہ جاتی اس کو بَلِيَّةً کہتے (مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مردہ حشر کے دن ان جانوروں پر سوار ہوگا۔ اسلام نے آکر یہ خیالات باطل

کئے اور بے رحمی کے کام موقوف کرائے افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان ان کفار کی پیروی کر کے پھر جانوروں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جاکر ذبح کرنے لگے ہیں جیسے اُجالا شاہ کا مرغہ شیخ سدّو کا بکرا، لاحول ولاقوۃ الا باللہ اس قسم کا جانور گو اس پر ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر بھی کہا ہو جب ذبح سے پہلے غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا تو ایک طائفہ علما کے نزدیک حرام ہے اور مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں؛

لَتَبْتَاَنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا۔ یا تم نماز کے لئے ایک امام تجویز کرو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو۔

بَلٰیٓ[1] وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان بہشت کے بالاخانوں میں کیوں نہیں مومن پہنچ جائیں گے (یعنی جو سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی امت کے مومن ہیں باقی پیغمبروں کے پیرو دوسر مکانوں میں رہیں گے)

بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ آنحضرتؐ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے)۔

غَزْوَةُ بِالْمُصْطَلِقِ۔ یعنی بنی مصطلق (مریسیع کا) غزوہ۔

باب الباء مع المیم

بِمَ: باحرف جر ہے اور ما استفہامیہ ہے یعنی کس وجہ سے یا کس امر کی ما کا الف محذوف کردیا استفہامیہ اور موصولہ میں فرق کرنے کے لئے بِمَا الف کے ساتھ یعنی اس وجہ سے۔

بَمٌّ: ستار کی سخت ترین آواز یا ستار کا موٹا تانت بُمٌّ ایک لغت ہے۔ بُوْمٌ میں بمعنی اُلو

باب الباء مع النون

بَنْدٌ: بڑا جھنڈا جس کے نیچے دس ہزار آدمی ہوں

اَنْ تَغْزُوا الرُّوْمَ فَتَسِیْرُ بِثَمَانِیْنَ بَنْدًا تم روم (یعنی نصاریٰ) سے جہاد کروگے وہ اسی نشان لے کر آئیں گے (ہر نشان کے تلے دس ہزار یعنی آٹھ لاکھ فوج سے مقابلہ کرینگے)

بُنْدُقَةٌ: غلہ جو مٹی سے بناتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں۔

لَا یُؤْكَلُ مَا قَتَلَهُ الْحَجَرُ مِنَ الْبُنْدُقَةِ پتھر (یا مٹی کی) گولی سے جو جانور مارا جائے اس کو نہ کھائیں (اب بُنْدُقٌ اور بُنْدُقِیَّةٌ اور بَارُوْدَہ کہنے لگے ہیں۔ بندوق کو جس میں سیسہ کی گولی ڈال کر مارتے ہیں اس کی جمع بَنَادِقٌ اور بَنَادِیْقُ گولی کو رَصَاصَہ اور باروت کو بَارُوْدُ کہتے ہیں)

بَنَادِیْقُ الْفَتِیْلَةِ۔ توڑہ دار بندوقیں۔

بَنَسٌ: شر سے بھاگنا۔

تَبَنُّسٌ پیچھے ہٹنا

بَنِّسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ لَا تَطُمُّ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِیٌّ یَسْمَعُ كَلَامَكُمْ۔ گھروں سے ذرا پیچھے ہٹ کر باتیں کیا کرو ایسا نہ ہو کہ اور عورتیں تمہاری واہی (شہوت انگیز) باتیں

[1] یہ تینوں الفاظ یعنی بلی اور بالحمد للہ اور بالمصطلق اس لغت سے متعلق نہیں ہیں مگر صاحب مجمع کی پیروی سے ہم نے یہیں لکھ دیتے ہیں

گالی گلوج سُنکر مغلوب ہوجائیں (اُن پر بُرا
اثر پڑے)

بَنَانٌ : انگلیوں کے سرے پور
مَا عَرَفْتُهٗ اِلَّا بِبَنَانِهٖ ۔ جابرؓ کہتے ہیں میں
نے اپنے والد (عبداللہ) کو جو جنگ احد میں شہید
ہوئے تھے زخموں کی وجہ سے نہیں پہچانا مگر ان کی
انگلیوں کے سرے دیکھ کر پہچانا۔
اِنَّ لِلْمَدِيْنَةِ بَنَّةً ۔ مدینہ میں ایک خاص طرح
کی خوشبو ہے (کیونکر خوشبو نہ ہوگی ساری دنیا
میں ایمان کی خوشبو وہیں سے پھیلی)
قَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ لِعَلِيٍّ مَا اَحْسِبُكَ
عَرَفْتَنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ بَلٰى وَاِنِّيْ
لَاَجِدُ بَنَّةَ الْغَزْلِ مِنْكَ ۔ اشعث بن قیس
نے حضرت علیؓ سے کہا میں سمجھتا ہوں امیرالمومنین نے
مجھ کو نہیں پہچانا فرمایا کیوں نہیں تیرے تو ہاتھ
سے اب تک سوت کی بُو میں سونگھ رہا ہوں (یعنی
میں تجھکو خوب پہچانتا ہوں تیرا باپ جولاہا تھا)
(ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا میرا فیصلہ
جلدی کردو انہوں نے کہا تَبَنَّنْ ٹھہر۔ یہ
اَبَنَّ بِالْمَكَانِ سے نکلا ہے یعنی وہاں مقیم ہوا
بَنَّ کے معنی بھی وہی ہیں)
بُنَانَه ۔ ایک محلہ ہے بصرے میں اور ایک قبیلہ
بھی ہے اُسی میں سے ثابت بنانی تھے۔

اِبْنٌ : بیٹا داصل میں بَنَوٌ تھا۔ اَبْنَاءٌ اور
بَنُوْنَ جمع ہے۔
تَبَنّٰى حُذَيْفَةُ سَالِمًا ۔ حذیفہ نے سالم کو بیٹا
بنایا تھا۔
اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ ۔ وہ تو میرے بیٹے ہیں (میں شفقتِ
پدری کے لحاظ سے ان پر خرچتا ہوں مجھ کو ثواب
کیا ملے گا۔

اِبْنَةٌ : یا بِنْتٌ بیٹی دختر بَنَات جمع كُنْتُ
اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں
میں گڑیوں سے کھیلا کرتی (معلوم ہوا کہ گڑیاں
اس حدیث میں سے مستثنیٰ ہیں جو مورتوں کی ممانعت
میں وارد ہے اور اسی لئے گڑیوں کی بیع اور شرا
جائز رکھی ہے۔ جمہور علما کا یہی قول ہے بعضوں
نے کہا یہ گڑیاں پوری مورتیں نہ تھیں اور حضرت
عائشہ کم سن تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ان کو
اجازت دی)

بِنْهَا : ایک گاؤں ہے مصر میں آنحضرتؐ نے اسکے
شہد کے لئے برکت کی دعا کی۔

اِبْنِيَةٌ یا بِنَاءٌ عمارت، جڑ بنیاد، گھر، ڈیرہ، خیمہ
فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ ۔ آپ نے حکم دیا وہ
ڈیرہ اکھیڑا گیا۔ اَبْنِيَةٌ جمع ہے۔
كَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فِيْ مُبْتَنٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ
پہلے جو پردے کا حکم اترا اس وقت جب آنحضرتؐ
کا زفاف حضرت زینب سے ہوا۔
اِبْتِنَاءٌ اور بِنَاءٌ کے معنی زوجہ کو اپنے گھر لانے
کے اور زوجہ سے صحبت کرنے کے بھی ہیں رکھتے ہیں
بَنَى الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ بِاَهْلِهٖ ۔ مرد نے
اپنی جورو سے صحبت کی۔
بَنٰى بِالثَّقَفِيَّةِ ۔ ثقیف کی عورت سے آپ نے
صحبت کی۔
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتٰى تُبْنِيْنِيْ ۔ حضرت علیؓ نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ کب مجھ کو میری بی بی سے
صحبت کرنے دیں گے۔
يُبْنِيْ عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ ۔ صفیہ کے ساتھ آپ

پر ایک ڈیرہ لگا دے۔

بَنٰی بِھَا وَھِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے صحبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (وہ اس عمر میں جوان ہو گئی ہوں گی)۔ امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ عورت جب نو برس کی ہو جائے تو خاوند جبراً اس سے صحبت کر سکتا ہے مگر دوسرے تینوں امام یہ کہتے ہیں اگر وہ صحبت کے قابل ہو جائے تو کر سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے (گرم ملکوں میں عورتیں نو دس بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں لیکن سرد ملکوں میں پندرہ سولہ برس میں جوان ہوتی ہیں بہرحال جوانی کے بعد صحبت کرنا بہتر ہے اور کم عمری کی شادی خوب نہیں ہے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے)

مَا رَأَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّقِیًا الْاَرْضَ بِشَیْءٍ اِلَّا اَنِّیْ اَذْکُرُ یَوْمَ مَطَرٍ فَاِنَّا بَسَطْنَا لَہٗ بِنَاءً۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرتؐ کو زمین سے اپنے تئیں بچاتے نہیں دیکھا (یعنی آپ بے تکلف زمین پر بیٹھ جاتے فرش وغیرہ کے پابند نہ رہتے) البتہ ایک دن مجھ کو یاد ہے پانی برسا تو ہم نے آپ کے لئے چمڑا بچھایا۔ بِنَاءٌ اور مَبْنَاۃٌ اور مِبْنَاۃٌ۔ چمڑے اور پردے اور سایہ دان کٹھری کو گرائے (یعنی ناحق خون کرے) وہ ملعون ہے)

اِبْنُ اٰدَمَ بُنْیَانُ اللّٰہِ آدمی اللہ کی عمارت ہے (اسی نے اس کو کھڑا کیا ہے تو بلا وجہ شرعی آدمی کو مارنا اللہ کی عمارت گرانا ہے اس کی سخت سزا ملے گی)

مَنْ ھَدَمَ بُنْیَانَ رَبِّہٖ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ جو کوئی اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (ناحق خون کرے وہ ملعون ہے)

رَأَیْتُ اَنْ لَّا اَجْعَلَ ھٰذِہِ الْبَنِیَّۃَ مِنِّیْ بِظَھْرٍ۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں۔

ھَلْ شَرِبَ الْجَیْشُ فِی الْبُنَیَّاتِ الصِّغَارِ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سرحد سے آیا تھا) کیا لشکر کے لوگ چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں (اس نے کہا نہیں بڑے برتن میں پانی آتا ہے ایک پی کر دوسرے کو دے دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں)

مَنْ بَنٰی فِیْ دِیَارِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَھُمْ وَمَھْرَجَانَھُمْ حُشِرَ مَعَھُمْ۔ جو شخص عجم کے ملک میں رہے اور ان کی طرح نوروز اور مہرگان کی عید کرے اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا[ع] (ایک روایت میں مَنْ تَنَأَ ہے اور وہی ٹھیک ہے)

اِذَا قَعَدَتْ تَبَنَّتْ۔ وہ عورت اتنی موٹی ہے کہ جب بیٹھتی ہے تو ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الگ کر کے چارزانو مٹاپے کی وجہ سے اس کو چمڑے کے قبہ سے تشبیہ دی)

اَلْکَلِمَاتُ الَّتِیْ بُنِیَ عَلَیْھَا الْاِسْلَامُ اَنْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ جن کلموں پر اسلام کی بنا ہے وہ چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور

[ع] معاذ اللہ اس حدیث سے کافروں کی رسمیں بجالانے یا ان میں شریک ہونے کی کس قدر قباحت نکلی بعضے علماء نے تو یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہولی یا دیوالی وغیرہ مراسم ہنود میں کوئی شریک ہو تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اسکے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے افسوس کہ بعض ملکوں میں مسلمان عید نوروز وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں ۱۲

لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔

فَاَمَرَ بِبِنَائِہٖ فَنُقِضَ۔ پھر آپ نے حکم دیا آپ کے لئے جو ڈیرہ لگایا گیا تھا وہ توڑ دیا گیا۔ (یہ اعتکاف کا قصہ ہے)

نَهٰى اَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا۔ آنحضرتؐ نے قبروں پر گچ کرنے سے ان کو پختہ بنانے سے ان پر عمارت جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ ہر ایک عمارت (آخرت میں آدمی کے لئے ایک وبال ہوگی مگر اتنی جتنی ضرور ہے، بے اسکے گزر نہیں، سردی اور گرمی اور پانی سے بچنے کے لئے)

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبِنَاءِ۔ حرام مال عمارت میں خرچ کرنے سے بچے رہو یہ دین کی خرابی کی بنیاد ہے یا عمارت اور گھر میں حرام کام نہ کرو ان سے بچے رہو ورنہ عمارت برباد ہوگی گھر ویران ہوگا۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) اسی طرح ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حمایت اور امداد کرنا چاہیے۔ کافروں کے مقابلہ میں اس کو ذلیل نہ ہونے دینا چاہیے (سبحان اللہ قومیت کی کیا عمدہ تعلیم ہے اگر مسلمان اس بیش بہا نصیحت پر چلتے تو ان کی بربادی اور عزت ریزی کیوں ہوتی)

فَلَعَلَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ عبداللہ بن عمرؓ نے شاید یہ اس وقت کہا جب انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا یا عمارت نہیں بنائی تھی۔

بَابُ الْبَاءِ مَعَ الْوَاوِ

بَوْءٌ، لوٹنا، کٹ جانا، لوٹانا، موافق ہونا، اقرار کرنا اعتراف کرنا۔

تَبْوِئَةٌ۔ کھول دینا، اقامت کرانا، نکاح کرنا سیدھا کرنا، تیار کرنا۔

بَاءَةٌ۔ نکاح یا جماع

بَوَاءٌ۔ برابر یکساں

بَاءَ۔ پھر گیا، لوٹا، رجوع کیا

اَبَاءَ اُترا

بَوَّاَ اتارا ٹھہرایا۔

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ میں تیرے احسان اور اپنے تقصیر اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔

قَدْ بَاءَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا۔ اس نے تو خطا کا اقرار کر لیا

بَاءَ بِالْاِثْمِ گناہ لے کر لوٹ گیا۔

بُؤْنَا بِالْغَضَبِ ہم خدا کا غصہ لے کر لوٹے۔

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا۔ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ گیا (یا تو کہنے والا کافر ہو گیا اگر وہ جھوٹا ہے۔ ورنہ جس کو کہا اگر وہ سچا ہے)

اِنْ عَفَوْتُ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِهٖ۔ اگر میں اس کو معاف کر دوں (قصاص نہ لوں) تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی (یعنی مقتول) کو قتل کرنے کا گناہ لے کر لوٹ جائے گا ایک روایت میں یوں ہے اِنْ قَتَلَهٗ كَانَ مِثْلَهٗ اگر مقتول کے وارث نے قاتل کو قصاصاً قتل

کرڈالا ثواب دونوں برابر ہو گئے (یعنی قاتل اور وارث مقتول اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ رہی۔)

بُوْءِ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذَنْبِكَ۔ حاکم اسلام کے سامنے اپنے قصور کا اقرار کر (جھوٹ مت بول انکار نہ کر)

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ لگائے وہ دوزخ میں جو اس کا ٹھکانا ہے اس میں اترے (اس حدیث کو بہت سے علما نے متواتر کہا ہے)

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص علم اس نیت سے حاصل کرے کہ دوسرے عالموں پر فخر کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

مَنْ حَفَرَ لِلْمُؤْمِنِ قَبْرًا فَكَاَنَّمَا بَوَّاَهُ بَيْتًا مُوَافِقًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص ایک مسلمان کے لئے قبر کھودے اس نے گویا اس کو قیامت تک ایک موافق گھر دیا۔

اَاُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَةِ الْغَنَمِ۔ کیا میں بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لوں

هٰهُنَا الْمُتَبَوَّاُ۔ یہیں یعنے مدینہ میں ٹھکانا ہے یا یہیں قبر ہے۔

بَاءَهُ الْاِمَامُ بِفُلَانٍ۔ حاکم نے فلاں شخص کا خون اس پر لگایا

عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ۔ نکاح کرنا اپنے اوپر لازم کرلو (جب شہوت ہو اور گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو)

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ۔ جو شخص تم میں سے جماع کی قدرت رکھتا ہو یا جورو پالنے کی

اِنَّ امْرَاَةً مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ لِلْبَاءَةِ۔ ایک عورت کا خاوند مرگیا ایک شخص اس پر سے گذرا دیکھا تو وہ (دوسرے) نکاح کے لئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے (بَاهَة کے معنی بھی وہی ہیں جو باءة کے ہیں اسی طرح بَاهٌ کے، بعضوں نے کہا بَاهٌ غلط ہے گو عوام میں بہت مشہور ہے)

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ بَاهِيْ۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن گیا میں نے دیکھا وہ جماع کر چکے تھے۔

اِنَّ رَجُلًا بَوَّاَ رَجُلًا بِرُمْحِهٖ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کی طرف اپنا بھالا سیدھا کیا (اس کو مارنے کی نیت سے)

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَبَاءَوْا۔ آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ برابر برابر رہیں (یعنے غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت ماریں یہ نہیں کہ غلام کے بدل آزاد کو اور عورت کے بدل مرد کو مار ڈالیں جیسے وہ چاہتے تھے۔ بعضوں نے کہا صحیح يَتَبَاوَؤُا ہے تَبَاوُءٌ سے جس کے معنی برابری کے ہیں)

اَلْجِرَاحَاتُ بَوَاءٌ۔ زخموں میں برابری کی جائیگی (اگر برابری ممکن ہو)

مَا بَالُ الْعَقْرَبِ مُغْتَاظَةً عَلَى ابْنِ اٰدَمَ فَقَالَ اَتُرِيْدُ الْبَوَاءَ امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا بچھو کو کیا ہوا ہے جو آدمی پر اتنا غصہ رکھتا ہے (بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا) فرمایا وہ بدلہ کرتا ہے آدمی بھی تو بغیر جوتا مارے اس کو نہیں چھوڑتا

فَيَكُوْنُ الثَّوَابُ جَزَاءً وَالْعِقَابُ بَوَاءً ثواب تو نیکیوں کا بدلہ ہے اور عذاب گناہوں

سزا ہے سزا بقدر گناہ ہوگی برابر برابر
وَھُوَ بِبِیْئَۃٍ سَوْءٍ وہ برے حال میں ہے
اِنَّہٗ لَحَسَنُ الْبِیْئَۃِ. وہ تو اچھے خاصے حال میں ہے

بَابٌ : دروازہ۔
اَبْوَابٌ اور بِیْبَانٌ اور اَبْوِبَۃٌ
بَوَّاب دربان
بَوَّبَہٗ، تَبْوِیْبًا اس کو باب باب مرتب کیا
تَبَوَّبَ دربان مقرر کیا
وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَیْنَ الْبَابَیْنِ اور بلال کو میں نے دیکھا دروازے کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑے ہیں۔
حَتّٰی یَاتُوْنَ بِہٖ بَابَ الْاَرْضِ پھر اس کو زمین والے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں (وہاں سے زمین پر لاکر اسفل السافلین میں لے جاتے ہیں)
اَنَا دَارُ الْعِلْمِ یا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا گھر یا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں (گھر میں آدمی دروازے ہی سے آسکتا ہے جو اوپر سے آجائے وہ اُچکا چور ہے اسی طرح پکا عالم وہ ہے جو آنحضرتؐ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور آپ کے ذریعہ سے علم حاصل کرے اہل بیت کے رائی اور اجتہاد کو دوسروں کے رائی اور اجتہاد پر مقدم رکھے، ان کی محبت قلبی منجملہ لوازم ایمان سمجھے ورنہ وہ ایک چور ہے جو آنحضرتؐ کو تو ناراض کرتا ہے اور آپ کے حکم کے خلاف چلتا ہے پھر آپ کی امت بن کر نجات کا طالب ہوتا ہے)
ھٰذَا مِنْ بَابَۃِ کَذَا۔ یہ فلانی وجہ یا فلانی شرط سے ہے۔
حَتّٰی تُسَلِّمُوْا اَبْوَابًا اَرْبَعَۃً۔ ایمان اس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک چاروں باتیں تسلیم نہ کرو۔
(اللہ پر ایمان لانا اس کے رسول پر ایمان لانا قرآن پر ایمان لانا (کہ وہ اللہ کا کلام ہے) امام وقت پر ایمان لانا۔ اس حدیث کو امامیہ نے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَۃِ یعنے جو کوئی ان باتوں میں سے تین باتیں مانے اور ایک نہ مانے وہ گمراہ ہے۔)

بُوْحٌ یا بُوْحَانٌ بجلی کا خوب چمکنا، آواز کرنا تھک جانا اور مصیبت آنا
ثُمَّ ھَبَّتْ رِیْحٌ سَوْدَاءُ فِیْھَا بَرْقٌ مُتَبَوِّجٌ پھر ایک کالی آندھی آئی اس میں بجلی خوب چمک رہی تھی۔
قَضَیْتَ اُمُوْرًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَھَا بَوَائِجَ فِیْ اَکْمَامِھَا لَمْ تُفَتَّقِ۔ یہ ایک شعر ہے حضرت عمرؓ کے مرثیہ کا جو شماخ نے کہا یعنے تم نے بہت سے بڑے بڑے کاموں کا فیصلہ کیا مگر ان کے بعد ایسی بلائیں سربستہ شگوفوں میں چھوڑ گئے جو ابھی تک نہیں کھلے۔
اِجْعَلْھُمَا بَاجًا وَّاحِدًا۔ اس کو ایک چیز کرلو۔

بَوْحٌ : اصل اور ذکر اور فرج اور نفس اور جماع
بُوْحٌ۔ ظاہر ہونا، کھل جانا
بَاحَ بِالشَّیْءِ اس بات کو ظاہر کر دیا۔
بَاحَۃُ الطَّرِیْقِ بیچا بیچ رستہ۔
بَوُّوْحٌ۔ پیٹ کا ہلکا جو راز نہ چھپا سکے
بَاحَۃٌ۔ بیچا بیچ دریا صحن اس کی جمع بُوْحٌ ہے
لَا اَزَالُ بِبَاحَتِکَ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا (یہ حضرت علی نے معاویہؓ سے کہا، میں ہمیشہ تیرے میدان میں رہوں گا (تجھ سے لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قضیہ چکا دے۔
اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ کُفْرًا بَوَاحًا مگر یہ کہ علانیہ

(صاف صریح) کفر کرے (جو سب کے نزدیک بالاتفاق
کفر ہو۔ ایک روایت میں کُفْرًا بَرَاحًا ہے۔ معنی
وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام سے
بغاوت کرنا اس پر خروج کرنا جائز نہیں ہے
گو وہ فاسق ہو۔ بیہقی نے کہا اس پر اہل سنت کا
اجماع ہے کہ حاکم اسلام فسق کی وجہ سے معزول
نہیں ہوتا البتہ کفر اور بدعت کی وجہ سے معزول
ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر نماز چھوڑ دے تب بھی
معزول ہو جاتا ہے اگر حاکم اسلام کفر اور بدعت
کرنے لگے تو مسلمانوں پر اس کو معزول کرنا واجب
ہو جاتا ہے یا اس کے ملک سے ہجرت کر جانا۔)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ بَاحَةِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ عورتوں
کو بیچا بیچ رستہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (بلکہ
رستے کے داہنے بائیں بازو سے چلیں)

يُعَرِّضُ وَلَا يُبَوِّحُ۔ اشارہ کنایہ کرتے تھے
صاف کھول کر نہیں کہتے تھے۔

نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَدَعُوهَا كَبَاحَةِ
الْيَهُودِ اپنے مکانوں کے صحنوں کو صاف
پاک رکھو (جھاڑ جھوڑ کر) اور یہودیوں کے
صحن کی طرح اس کو (میلا کچیلا کچرا کوڑا) مت
چھوڑو (سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہمارے پیغمبر صاحب
نے کی تھی مگر مسلمانوں نے مکانات اور صحنوں کی
صفائی کا خیال چھوڑ دیا اور یہودیوں سے بھی
زیادہ میلا کچیلا رکھنے لگے۔)

حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ ذَرَارِيَّكُمْ
جب تک ہم ان لوگوں کو جو تم میں لڑائی کے قابل ہیں
قتل نہ کر لیں اور تمہارے بال بچوں کو مباح نہ
بنائیں (ان کو لونڈی غلام کر لیں)

فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ۔ ان کا انڈا پھوڑ دے
(یعنی صدر مقام ان کے جماؤ کا مباح کر دے
(عورتوں کو لونڈیاں بنائے اولاد کو قید کرے)

بُوْرٌ، بنجر زمین یا افتادہ آزمائش ہلاکی۔

بُوْرٌ۔ تباہ ہلاک۔ مذکر اور مونث اور تثنیہ
اور جمع سب اس میں یکساں ہے۔

فَأُولَٰئِكَ قَوْمٌ بُورٌ وہ لوگ تو تباہ ہونے
والے ہیں یا تباہ شدہ ہیں۔

لَوْ عَرَفْنَاهُ أَبَرْنَا عِتْرَتَهُ۔ اگر ہم اس کو
پہچانتے تو اس کی آل اولاد سب کو تباہ کر دیتے

فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ۔ ثقیف قبیلے
میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبید ثقفی)
دوسرا ہلاکو (حجاج بن یوسف ثقفی) جس نے
علاوہ میدان جنگ کے ایک لاکھ بیس ہزار
آدمیوں کو ناحق کولڈ بلڈ (قتل کیا (ان میں
بڑے بڑے تابعین اور اولیاء اللہ تھے مردود مرتے
وقت کہنے لگا یا اللہ مجھکو بخش دے لوگ کہتے
ہیں تو مجھکو نہیں بخشے گا)

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک ایسا مرد ہے
جو بہکا بکا تباہ ہونے والا (بیفکرا) ہے اس
کو کسی بات کا خیال نہیں ہے (جس کو اردو میں
ہولا کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا بَائِرٌ تابع ہے
حَائِرٌ کا جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی
ووٹی سالن والن)

وَإِنَّ لَكُمُ الْبُورَ وَالْمَعَامِيَ۔ جو زمینیں
افتادہ یا بنجر ہیں وہ تم لے لو (یہ آنحضرتؐ نے
اکیدر کو لکھا تھا۔ ایک روایت میں بُور
بہ ضمہ با ہے وہ جمع ہے بَوَار کی معنی وہی
افتادہ زمین)

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ بَوَارِ الْأَيِّمِ سب پناہ [illegible]

عورت کے نہ پوچھے جانے سے (کوئی اس سے نکاح کرنا نہ چاہے) خدا کی پناہ بَارَتِ السُّوقُ سے نکلا ہے یعنے بازار اینڈ ہوگئی کوئی وہاں کا مال نہیں خریدتا
اِنَّ دَاوٗدَ سَأَلَ سُلَیْمَانَ وَهُوَ یَبْتَارُ عِلْمَهٗ۔ حضرت داؤد پیغمبر نے حضرت سلیمان علیہما السلام سے ان کا امتحان لینے کو ایک سوال کیا
کُنَّا نَبُوْرُ اَوْلَادَنَا بِحُبِّ عَلِیٍّ۔ ہم اپنی اولاد کی آزمائش کیا کرتے تھے ان کو حضرت علی سے محبت ہے یا نہیں کیونکہ حضرت علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے جس کو ان سے محبت نہیں ہے وہ کمبخت بے ایمان ہے)
حَتّٰی وَاللّٰهِ مَا نَحْسِبُ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ شَیْءٌ یُبْتَارُ بِهٖ اِسْلَامُنَا۔ یہاں تک کہ قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے یہ ایسی چیز ہے جس سے ہماری مسلمانی کا امتحان ہوتا ہے۔
کَانَ لَا یَرٰی بَأْسًا بِالصَّلٰوةِ عَلَی الْبُوْرِیِّ بورئیے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (کیونکہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیز نہیں ہے اور امامیہ کے نزدیک کھانے پینے پہننے کی چیزوں پر سجدہ ناجائز ہے۔ بوریا کو بوری اور باریہ اور وریا کہتے ہیں)
مترجم کہتا ہے جس مسجد میں کپڑے کا فرش ہوتا ہے تو اکثر اس پر اپنا بوریا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں بعضے سنت جماعت حضرات خواہ مخواہ مجھ پر طعن کرتے ہیں نہیں سمجھتے کہ ہم ایسی نماز کیوں نہ پڑھیں جو سب کے نزدیک جائز ہو اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔ آنحضرتؐ سے کپڑے پر بھی نماز پڑھنا منقول ہے مگر فرائض کا کپڑے پر پڑھنا ثابت نہیں ہے گو صحابہ سے منقول ہے آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی یا تو مٹی پر نماز پڑھتے یا بورئیے پر

سَأَلْتُهٗ عَنِ السُّجُوْدِ عَلَی الْبُوْرِیَاءِ میں نے ان سے پوچھا بورئیے پر سجدہ کرنا کیسا ہے
حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ۔ بویرہ کا ہر طرف سے جلنا (بویرہ ایک موضع ہے مدینہ میں وہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے جو ان کی بدعہدی کی وجہ سے جلائے گئے)
بَارْقَلِیْط یا فَارْقَلِیْط عبرانی لفظ ہے یعنے سراہنے والا یا سراہا گیا (عربی میں حَامِدٌ مُحَمَّدٌ مَحْمُوْدٌ۔ یہ سب آنحضرت کے نام ہیں)

بُؤْسٌ: سختی۔

بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ ہائے سمیہ کے بیٹے عمار بن یاسر کی سختی مصیبت تجھ کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہ کا گروہ ہے)

بَوْصٌ: آگے بڑھنا دوڑنا بھاگنا، چھپ جانا گم ہونا

اِنَّهٗ کَانَ جَالِسًا فِیْ حُجْرَةٍ قَدْ کَادَ یَنْبَاصُ عَنْهُ الظِّلُّ۔ آپ ایک حجرے میں بیٹھے اور سایہ آگے بڑھ رہا تھا کم ہو رہا تھا۔
اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ یَسْتَعْمِلَ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ فَبَاصَ مِنْهُ۔ حضرت عمر نے سعید بن عاص کو کہیں کا حاکم (گورنر) کرنا چاہا وہ بھاگ گئے روپوش ہوگئے (حکومت کو پسند نہ کیا)
ضَرَبَ اَزَبَّ حَتّٰی بَاصَ ازب (شیطان) کو مارا یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلا

بَاعٌ یا **بُوْعٌ** دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ

اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّیْ بَوْعًا اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ جب کوئی بندہ مجھ سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (یہ حدیث قدسی ہے پروردگار کا آنا اور جلد آنا اس سے ثابت ہوتا ہے)

بُوْغَاءٌ: نرم زمین۔ ریتلی۔ کمینہ آدمی، احمق۔ کام کا خراب ہونا۔
بَوْغَاءُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی مہک۔
تَبَوُّغٌ۔ غلبہ کرنا۔
تَلُفُّهُ فِی الرِّیْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ (اس عبارت میں قلب ہوگیا ہے اصل میں یوں ہے)
تَلُفُّهُ الرِّیْحُ فِیْ بَوْغَاءِ الدِّمَنِ یعنے آندھی اس کو لے جاکر گوبریلی نرم زمین میں لپیٹ دیتی ہے
تَلُفُّهُ الدِّمْنَةُ الْبَوْغَاءُ مُعْتَمِدًا (یہ ایک حضرمی شخص کے قصیدے کا مصرعہ ہے) اسکو گھر کے سامنے کی گوبریلی نرم زمین لپیٹے ہوئے ہے اور اس ارادے سے آیا ہے
اِنَّمَا هِیَ سِبَاخٌ وَّ بَوْغَاءُ۔ مدینہ کی زمین یا تو کھاری ہے یا نرم ریتلی ہے۔

بَوْقٌ۔ بُرائی اور جھگڑا لانا
بَائِقَةٌ سختی بلا۔ بَوَائِقُ جمع ہے۔

بُوْقٌ: نرسنگا تونا
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ بہشت میں وہ شخص نہ جائے گا جسکے ہمسایہ کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو۔
مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِی النَّاسِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَسَیَقِلُّوْنَ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ۔ جو شخص حلال مال کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے یا جو نیک عمل کرے وہ سنت کے طریق پر (بدعتوں سے بچا ہے معلوم ہوا جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ فائدہ نہ دے گا) اور لوگ اس کی آفتوں سے بے ڈر ہوں (کسی کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے گی) وہ بہشت میں داخل ہوگا ایک شخص بولا اس وقت میں تو ایسے لوگ بہت ہیں (جو حلال مال کھاتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے) آپ نے فرمایا ہاں آج تو ایسے لوگ بہت ہیں لیکن میرے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے (دوسری روایت میں یوں ہے وَسَيَكُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے (جو حلال مال کھائیں گے سنت پر چلیں گے خلق خدا کو بلا وجہ شرعی نہ ستائیں گے) مترجم کہتا ہے پہلی روایت میں جو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں کم ہوں گے یہ فرمانا بالکل صحیح اور درست نکلا۔ ہمارے زمانہ میں تو لاکھ آدمیوں میں بھی ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا جو ان تینوں باتوں کا جامع ہو اکثر تو حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہیں کوئی کوئی حلال مال کھاتا ہے تو بدعتوں میں گرفتار ہے سنت کی پابندی نماز وغیرہ نیک اعمال میں نہیں کرتا کوئی سنت پر بھی چلتا ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کو ستاتا ہے ان کو تنگ کرتا ہے ان کی غیبت کرتا ہے ان کو حقیر اور اپنے تئیں افضل اور اعلیٰ جانتا ہے۔ اس حدیث سے اتباع سنت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی کہ ہر عمل خیر میں طریقۂ سنت کی پیروی ضروری ہے اس عمل کا نتیجہ آخرت میں کچھ عمدہ نہ ہوگا اور سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی ان عبادات اور ریاضت شاقہ اور چلوں سے بہتر ہے جو سنت کے موافق نہ ہوں افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنے پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر دوسرے درویشوں اور فقیروں کی پیروی کرتے ہیں کہیں چلے کرتے ہیں کہیں ضربیں اور نعرے لگاتے ہیں کہیں ترک حیوانات کرتے ہیں۔ تعویذ گنڈے عملیات تسخیر

فال کشی کی فکر میں رہتے ہیں کہیں رات بھر میں سو سو دوگانے ادا کرتے ہیں کہیں ایک شب میں کبھی ایک رکعت میں قرآن ختم کر ڈالتے ہیں کہیں آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف مسنونہ کو چھوڑ کر دلائل الخیرات یا مجمع الحسنات یا درود اکبر یا حزب البحر یا دعائے سیفی یا گنج العرش یا عمل چار شنبہ پر رات دن جمے رہتے ہیں ہر چند ان کا بھی پڑھنا ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی سورج کی روشنی چھوڑ کر ایک چراغ کی روشنی پر قناعت کرے یا ایک عمدہ اور جاری نہر کو چھوڑ کر ایک چھوٹے گڑھے سے گدلا پانی لے آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف میں جو برکت اور ثواب اور اجر اور تاثیر ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی ولی یا درویش کے اوراد اور وظائف میں حاصل ہونے کی امید نہیں ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ہمارے زمانے میں سنت پر عمل کرنا تو کیا سنت پر چلنے سے نام کے مسلمانوں کو ایک نفرت سی ہو گئی ہے معاذ اللہ اس کا درجہ تو کفر تک پہنچتا ہے جمعہ کی نماز میں عمداً وہ سورتیں جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے (سورۂ منافقون اور سورہ جمعہ) اسی طرح عید کی نماز میں سورۂ قاف اور قمر جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے ہرگز نہیں پڑھتے ان کو سمجھاؤ بھی تو نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے۔

بَلْ بُوْقًا۔ ایک نرسنگا بنالو جیسے یہودی کیا کرتے ہیں نماز کے لئے اس کو پھونک دیتے ہیں)

یَنَامُ عَنِ الْحَقَائِقِ وَیَسْتَیْقِظُ لِلْبَوَائِقِ سچی اور عمدہ باتوں سے تو وہ سوتا (غافل) رہتا ہے اور شر اور فساد کے لئے بیدار (جاگتا مستعد) رہتا ہے۔

بَوْق: جماع کرنا، گول کرنا، بیچنا، مول لینا، چشمہ یا ندی کو لکڑی وغیرہ سے پانی نکلانے کے لئے کھودنا۔

اِنَّکُمْ سَتَبُوْکُوْنَ عَیْنَ تَبُوْکَ بِقِدْحٍ۔ وہ تبوک کے چشمہ کو ایک تیر سے کرید رہے ہیں۔

مَازِلْتُمْ تَبُوْکُوْنَهَا بَوْكًا۔ تم برابر اس کو کریدتے رہے۔

اِنَّ بَعْضَ الْمُنَافِقِیْنَ بَاكَ عَیْنًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِیْهَا سَهْمًا۔ بعضے منافقوں نے ایک چشمہ کو کھودا جہاں آنحضرتؐ نے ایک تیر رکھ دیا تھا۔

رُفِعَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَکَرَ امْرَأَۃً اَجْنَبِیَّۃً اَنَّكَ تَبُوْکُهَا فَاَمَرَ بِجَلْدِہٖ۔ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ کے پاس ایک شخص لایا گیا اس نے ایک بیگانی عورت کا تذکرہ کر کے دوسرے شخص سے کہا تھا تو اس کو چودتا ہے انہوں نے حکم دیا اس کو حد قذف لگاؤ (کیونکہ زنا کی تہمت وہ لگا چکا گو اس نے صراحتاً زنا کا لفظ نہیں کہا) اصل میں بَوك گدھے یا چارپایوں کی لگن کو کہتے ہیں

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ عَلَامَ تَبُوْكُ یَتِیْمَتَكَ فِیْ حِجْرِكَ فَکَتَبَ سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلَی ابْنِ حَزْمٍ اَنِ اضْرِبْهُ الْحَدَّ۔ ایک شخص نے دوسرے قریشی شخص سے کہا بھلا یہ کیا بات ہے تو یتیم لڑکی کو جو تیری پرورش میں ہے چودتا ہے تو سلیمان بن عبدالملک خلیفہ نے ابن حزم کو لکھا اس کو حد قذف لگاؤ۔

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَتْ لَهٗ بُنْدُقَۃٌ مِّنْ

مُسْكٍ فَكَانَ يَبُلُّهَا ثُمَّ يَبُوْكُهَا۔ عبداللہ بن عمر کے پاس مُشک کی ایک گولی تھی وہ اس کو پانی سے تر کرتے پھر دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کو پھراتے۔

بَوْلٌ : پیشاب۔ اَبْوَال جمع

مِبْوَلَةٌ۔ پیشاب دان

بَالٌ۔ حال شان دل

مَنْ نَامَ حَتّٰی اَصْبَحَ فَقَدْ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنِهٖ۔ جو شخص صبح تک سوتا رہا (نماز کے لئے نہیں اٹھا) تو شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غالب ہو گیا میں کہتا ہوں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّیْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِیْ اُذُنِهٖ۔ جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان ایک پاؤں اپنا اٹھا کر اسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے (جیسے کتا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے)

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ۔ کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے۔

یَبُوْلُ کَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَۃُ۔ عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں۔

یَبُوْلُ قَائِمًا۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے

لَا تَبُلْ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) کھڑے رہ کر پیشاب کرنا، دبر کو خوب روکے رہتا ہے اس میں سے باؤ سرے نہیں پاتی)

خَرَجَ یُرِیْدُ حَاجَةً فَاتَّبَعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ تَنَحَّ فَاِنَّ کُلَّ بَائِلَةٍ تُفِیْخُ۔ آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلے آپ کے صحابیوں میں سے کوئی آپ کے پیچھے چلے آپ نے فرمایا سرک جا ہر پیشاب کرنے والے کی باؤ سرتی ہے۔

فَهٰلَّا نَاقَةً شَصُوْصًا اَوْ اِبْنَ لَبُوْنٍ بَوَّالًا (اسلم کو جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کا ایک اونٹ پر لادے ہے تھے تو کہنے لگے) بے دودھ کی اونٹنی لینی تھی یا دو برس کا بہت پیشاب کرنے والا اونٹ لینا تھا (یعنی خراب اونٹ جو بہت بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لادنے سے گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے)

کَانَتِ الْکِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِی الْمَسْجِدِ فَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرُشُّوْنَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ مسجد نبوی میں کتے پیشاب کرنے آیا جایا کرتے لیکن لوگ (پاک کرنے کے لئے) وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ کیونکہ مسجد کی زمین اس وقت کچی تھی سوکھے سے پاک ہو جاتی (ابن اثیر نے کہا فی المسجد۔ تقبل وتدبر سے متعلق ہے نہ تبول سے مگر یہ تفسیر بے معنی ہے کیونکہ اگر باہر پیشاب کرتے تھے تو اسکے ذکر کی کیا ضرورت)

کَانَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ قَطِیْفَةٌ بَوْلَانِیَّةٌ امام حسن اور امام حسین کے لئے ایک چادر تھی بولانی (یعنے بولان کی بنی ہوئی جو ایک مقام کا نام ہے عرب کہتے ہیں وہاں بدوی لوگ حاجیوں کا اسباب چرایا کرتے۔ بولان کا درّہ ہندستان کی سرحد پر بھی مشہور ہے)

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ۔ جو شان والا کام اللہ جل جلالہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص رہے گا یا تو پورا نہ ہو گا یا اس میں برکت

نہ ہوگی یا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا یا آخرت میں وہ کچھ کام نہ آئے گا)

نَمَا اَلْقِیٰ لَہٗ بَالًا اس نے ادھر دل ہی نہیں لگایا متوجہ ہوکر سنا ہی نہیں۔

اِنَّہٗ کَرِہَ ضَرْبَ الْبَالَۃِ۔ کانٹا مارنا برا سمجھا (شکاری سے کہتے ہیں اب کے کانٹا مار جو مچھلی نکلے وہ اتنے کو میں نے لی اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)

مَا بَالُ الرَّضَاعِ۔ رضاع کا کیا حال ہے

مَا بَالُ اَقْوَامٍ۔ اُن لوگوں کا کیا حال ہے۔

بُولَسُ یا بُوْلَسُ۔ دوزخ میں ایک قید خانہ ہے یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَمْثَالَ الذَّرِّ حَتّٰی یَدْخُلُوْا سِجْنًا فِیْ جَھَنَّمَ یُقَالُ لَہٗ بُوْلَسُ۔ غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح (حقیر اور چھوٹے) بنکر حشر کئے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بُولَس ہے داخل ہوجائیں گے

بُوْنٌ[1]: فرق اور فضیلت اسی طرح بُوْنٌ مسافت فاصلہ فَلَمَّا اَلْقَی الشَّامُ بَوَانِیَہٗ عَزَلَنِیْ وَاسْتَعْمَلَ غَیْرِیْ (یہ خالد بن ولیدؓ نے کہا) جب شام نے اپنی پسلیاں ڈالدیں تو حضرت عمرؓ نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا۔

اَلْقَتِ السَّمَاءُ بُرْکَ بَوَانِیْھَا۔ آسمان نے جتنا کچھ پانی اس میں تھا سب ڈال دیا۔

اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ ایک شخص نے یہ منت مانی کہ بوانہ میں (جو ایک ٹیلہ ہے ینبوع کے پرے) ایک اونٹ نحر کرے

باب الباء مع الھاء

بَہْ بَہْ: ایک کلمہ ہے جو کسی بات یا چیز کو بڑا سمجھ کر یا اس کو پسند کر کے کہتے ہیں یعنی بَخٍ بَخٍ کے معنی میں ہے (صاحب نہایہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے بَہْ بَہْ اِنَّکَ لَضَخْمٌ مگر بَخٍ بَخٍ کے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ بَہْ بَہْ کا کلمہ بطور انکار کے فرمایا۔ بَخٍ بَخٍ انکار کے محل میں نہیں کہتے)

بَھَاءٌ: مانوس ہوجانا، سمجھنا، خالی کرنا۔

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَحْلِفُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَقَالَ اَرَی النَّاسَ قَدْ بَھَؤُا بِھٰذَا الْمَقَامِ عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک شخص کو دیکھا جو مقام ابراہیم کے پاس قسم کھا رہا تھا اس کے چہرے پر کچھ رعب نہ تھا تو انہوں نے کہا میں دیکھتا ہوں اب لوگوں کو اس مقام سے اُنس ہوگیا (وہاں رہتے رہتے دل سے اس کی عظمت اور ہیبت جاتی رہی)

عَلَیْکَ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ بَھَؤُا بِہٖ وَاسْتَخَفُّوْا عَلَیْہِ اَحَادِیْثَ الرِّجَالِ (یہ میمون بن مہران تابعی کا قول ہے) اللہ کی کتاب تو اپنے اوپر لازم کرلے کیونکہ لوگوں نے اس سے انس حاصل کرلیا (اس کی عظمت ان کے دلوں سے کم ہوگئی) اور لوگوں کی باتوں کو اس کے خلاف ہلکا سمجھا (یعنے قرآن کے خلاف بھی کوئی بات کہے تو اس کو کوئی بڑا امر نہ سمجھا) ایک روایت میں بَھُوْا بِہٖ ہے بغیر ہمزہ کے مگر لغت کی رُو سے یہ صحیح نہیں ہے

بَھْتٌ یا بَھْتٌ یا بُھْتَانٌ کسی پر جھوٹ باندھنا

بَھْتٌ حیران ہونا، حیران کرنا

بُھْتٌ۔ جھوٹ۔

...کو باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب نہایہ اور مجمع کا مسامحہ

[1] صاحب نہایہ نے کہا اس لغت کو باب الباء مع النون میں لانا تھا مگر یہاں اس لئے بیان ہوا کہ یہ لغت بصیغہ جمع ہی مستعمل ہے اور ظاہر باب ہے مع الواو ۱۲ منہ

بَهُوْتٌ۔ بہت جھوٹ باندھنے والا
وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ۔ اور جھوٹ نہیں بولیں گے جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ کر لائیں (یعنے دوسرے کے نطفہ کو اپنے خاوند کا نطفہ نہیں کہیں گے)
وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (یعنی غیبت اسی کو کہتے ہیں کہ آدمی سچی بات دوسرے کی نسبت اس کی پیٹھ پیچھے کہے جو اگر اس کے منہ پر کہتا تو اس کو بُری لگتی اور اگر وہ بات دوسرے کی نسبت کہے جو اس میں نہ ہو تب تو اس نے بہتان کیا (جو معاذ اللہ غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)
وَمَنْ بَاهَتَ فِيْ ذٰلِكَ جس نے اس میں جھوٹ باندھا۔
اِنَّهُمْ قَوْمٌ بُهُتٌ (عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ یہودی بڑے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں) یہ جمع ہے بَهُوْت کی جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے)
مَنْ بَاهَتَ مُؤْمِنًا اَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ طِيْنَةِ خَبَالٍ۔ جس نے مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر بہتان کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو پیپ اور خون کی کیچڑ میں قید کرے گا۔ (معاذ اللہ کیا سخت عذاب ہوگا مسلمانو ڈرو کسی مسلمان پر جھوٹا طوفان نہ لگاؤ) (طوفان جو مترجم پر کئے جاتے ہیں کہ میں اولیاء اللہ کا منکر ہوں ائمہ مجتہدین کو برا کہتا ہوں۔ شفاعت اور کرامات کا منکر ہوں حاشا للہ یہ سب دروغ بیفروغ ہیں)
بَهْجٌ یا بَهْجَةٌ۔ خوشی، حسن خوبی، آراستگی
فَاِذَا رَاَى الْجَنَّةَ وَبَهْجَتَهَا۔ جب وہ بہشت اور وہاں کی بہار زیب و زینت دیکھے گا۔
رَجُلٌ بَهِيْجٌ یا بَهِجٌ۔ ہمیشہ خوش رہنے والا
تَبْهِيْجٌ اچھا کرنا
اِبْهَاجٌ خوشنما ہونا۔
مُبَاهَجَةٌ۔ مقابلہ فخر
تَبَهُّجٌ خوش ہونا
اِبْتِهَاجٌ اور اِسْتِبْهَاجٌ خوش ہونا
بَهْرٌ، تونگری، دوری، دوستی، رنج ہلاکت بہتان روشنی غلبہ تعجب
بُهْرٌ بیچا بیچ کشادہ زمین سانس پھول جانا
اَبْهَرُ گردن کی رگ یا پیٹھ کی رگ جو دل سے ملی ہے۔
بَاهِرٌ روشن۔
مُبَاهَرَةٌ۔ فخر کرنا۔
اِبْتِهَارٌ جھوٹا دعویٰ کرنا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کی حالانکہ نہیں کی اور گالی دینا دعا میں عاجزی کرنا، پوری کوشش کرنا۔
اِنْبِهَارٌ سانس چڑھنا دم پھولنا
عَرَضَ لِيْ بُهْرٌ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْكَلَامِ میری سانس پھول گئی، میں بات نہ کرسکا۔
اِنَّهٗ سَارَ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ۔ وہ چلے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی بعضوں نے کہا ابْهَارَّ اللَّيْلُ کا معنی یہ ہے کہ تارے اچھی طرح کھل گئے رات روشن ہوگئی۔
فَلَمَّا اَبْهَرَ الْقَوْمُ اِحْتَرَقُوْا۔ جب دن ہوا تو لوگ (مارے گرمی کے) جل گئے۔
صَلٰوةُ الضُّحٰى اِذَا بَهَرَتِ الشَّمْسُ الْاَرْضَ چاشت کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج زمین

پر اپنی روشنی پھیلا دے (دھوپ زمین کو گرم کر دے یعنی ۹ بجے کا وقت بھی نماز نفل دن کو آنحضرتؐ سے منقول ہے) لیکن اشراق کی نماز جو سورج نکلتے ہی بعضے لوگ پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے بعضوں نے کہا اشراق وہی چاشت کی نماز ہے

قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ لِعَلِيٍّ اُصَلِّي الضُّحٰى اِذَا بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَا حَتّٰى تَبْهَرَ الْبَتْرَاءُ عبد خیر نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا میں چاشت کی نماز اس وقت پڑھ لوں جب سورج نکل آئے انہوں نے کہا نہیں جب تک روشن نہ ہو جائے (خوب چمکنے نہ لگے دھوپ میں گرمی پیدا نہ ہو)

اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تیری آنکھ چکا چوند کر دے گی۔

وَقَعَ عَلَيْهِ الْبُهْرُ اس کی سانس پھول گئی (دم چڑھ گیا)

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قَطْعٌ اَوْ بُهْرٌ۔ اس کی سانس چڑھنے لگی

رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ غُلَامٌ اِبْتَهَرَ جَارِيَةً فِيْ شِعْرٍ حضرت عمرؓ کے پاس ایک چھوکرا لایا گیا جس نے شعر میں ایک چھوکری کی نسبت یہ کہا کہ میں نے اس سے زنا کی ہے (ابن اثیر نے کہا اِبْتِهَار ایسا دعویٰ جھوٹا کرنا اگر سچا کرے تو وہ ابتیار ہے)

اَلْاِبْتِهَارُ بِالذَّنْبِ اَعْظَمُ مِنْ رُكُوْبِهٖ گناہ پر خوش ہونا یا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ کرنے سے بدتر ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی گناہ سے ظاہر کرتا ہے اگر قدرت پاتا تو ضرور کرتا گویا اس نے وہ گناہ کیا اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی بولا پردۂ غیرت اور حیا پھاڑ ڈالا۔

فائدہ بعضے بے حیاؤں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی زناکاری کو فخریہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے ایسا کیا ویسا کیا معاذ اللہ یہ کہنا ان کا اس گناہ سے بھی سخت تر ہے فورًا توبہ کرنا چاہئے

لَوْ اَتَاهَا اَحَدُكُمْ مَا اَبْهَرَهٗ ذٰلِكَ اگر تم میں سے کوئی اس درخت کے پاس آتا تو اس کو اچھا نہ لگتا (کیونکہ اس میں کانٹے بہت تھے سایہ بھی کم)

اِنَّ ابْنَ الصَّعْبَةِ تَرَكَ مِائَةَ بُهَارٍ فِيْ كُلِّ بُهَارٍ ثَلَاثَةُ قَنَاطِيْرَ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ۔ ابن صعبہ (یعنے طلحہ بن عبیداللہ) نے مرنے کے بعد تین بہار سونے چاندی کے چھوڑے ہر بہار میں تین تین قنطار سونے چاندی کے تھے (ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے تو بہار تین سو رطل کا ہوا)

بَهْرَجَةٌ : باطل کرنا، لغو کرنا۔

دِرْهَمٌ بَهْرَجٌ۔ کھوٹا روپیہ

اِنَّهٗ بَهْرَجَ دَمَ ابْنِ الْحَارِثِ ابن حارث کا خون باطل کر دیا۔ (یعنی ہدر اور ضائع نہ دیت دلائی نہ قصاص)

اَمَّا اِذْ بَهْرَجْتَنِيْ فَلَا اَشْرَبُهَا اَبَدًا جب تو نے مجھ کو خالی چھوڑ دیا سزا نہیں دی تو میں بھی اب کبھی شراب نہ پیوں گا۔

اِنَّهٗ اَتٰى بِجِرَابِ لُؤْلُؤٍ بَهْرَجٍ۔ وہ کھوٹے موتیوں کی ایک تھیلی لے کر آیا بعضوں نے کہا بُهْرِجَ ہے بہ صیغہ مجہول یعنے اس موتی کی جو سیدھا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے سے لایا گیا اس لئے کہ محصول نہ دینا پڑے ، جن

لوگوں نے کہا اصل میں یہ نبھلہ ہندی لفظ تھا
فارسی میں اس کو نبھرہ کہنے لگے پھر عربی میں
بَھْرَج ہوگیا انہوں نے غلطی کی ہندی میں
نبھلہ کھوٹے یا خراب کے معنی میں کوئی لفظ نہیں ہے

بَھْزٌ: ہانکنا ڈھکیلنا نکالنا گھونسے لگانا لاتیں لگانا
اُتِیَ بِشَارِبٍ تُخْفَقُ بِالنِّعَالِ وَ یُبْھَزُ بِالْاَیْدِیْ
ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی اس کو
جوتے پڑنے گھونسے لگے۔

بَھْشٌ: گوگل، خوش باش کسی چیز کی طرف دوڑنا
خوشی اشتیاق۔
کَانَ یُدْلِعُ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ فَاِذَا
رَاٰی حُمْرَۃَ لِسَانِهٖ بَھَشَ اِلَیْهِ۔ امام حسن
علیہ السلام کو آنحضرتؐ اپنی زبان نکال کر دکھلاتے
وہ آپ کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتے۔
وَاِنَّ اَزْوَاجَهٗ لَتَبْتَهِشْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ
اِبْتِهَاشًا۔ اس کی بی بیاں اس وقت خوشیاں
منائیں گی۔
هَلْ بَهَشَتْ اِلَیْكَ کیا وہ سانپ تیری طرف
لپکا تھا (تجھ کو کاٹنے کے لئے)
مَا بَهَشْتُ لَهُمْ بِقَصَبَةٍ میں تو ایک سینٹھا
نرکل بھی لے کر ان کی طرف نہیں بڑھتا (ان کے
ہٹانے کو لڑنا اور جنگ کرنا کجا یہ ابوبکرہ صحابی
کا قول ہے وہ معاویہ اور حضرت علی کسی کی جانب
شریک نہیں ہوئے)
اَمِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ اَنْتَ کیا تو حجاز کا رہنے
والا ہے (حجاز کو بہش کہا کیونکہ یہ درخت وہاں
بہت پیدا ہوتا ہے)
اِنَّ اَبَا مُوْسٰی لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ
ابوموسیٰ اشعری حجاز والوں میں سے نہیں تھے۔
لَمَّا سَمِعَ بِخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَخَذَ شَیْئًا مِنْ بَهْشٍ فَتَزَوَّدَهٗ
حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْهِ۔ ابوذر غفاریؓ نے جب آنحضرتؐ
کی پیغمبری کی خبر سنی تو انہوں نے تھوڑی سی گوگل
نشہ کے طور پر لی اور آپ کے پاس آن پہنچے۔
اِجْتَوَیْنَا الْمَدِیْنَةَ وَانْبَهَشَتْ لُحُوْمُنَا
مدینہ کی ہوا ہم کو ناموافق ہوئی، ہمارے گوشت
کالے بدشکل ہوگئے۔ عرب لوگ کالے بدشکل
لوگوں کو کہتے ہیں وُجُوْهُ الْبَهْشِ

بَهْلٌ یا **بُهْلَةٌ**: لعنت پھٹکار تھوڑا مال آسان
بَهْلًا بمعنی مَهْلًا یعنے ٹھیرو آہستہ چلو۔
مُبَاهَلَه ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار کرنا۔
مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا فَلَمْ یُعْطِهِمْ
کِتَابَ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ جو شخص لوگوں کے
کسی کام کا اختیار رکھتا ہو (عام خدمت اور حکومت
پر مامور ہو (یعنی پبلک سرونٹ ہو) پھر اللہ کی کتاب
پر نہ چلے تو اس پر خدا کی پھٹکار
مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ اِنَّ الْحَقَّ مَعِیْ۔ جو شخص
چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں میں
حق پر ہوں (مباہلہ یہ ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ
میں طرفین جمع ہوں اور یوں دعا کریں یا اللہ جو
شخص ہم میں سے ناحق پر ہو اس پر لعنت کر)
مجمع البحرین میں ہے کہ مباہلہ اس طرح ہے تو
اپنی انگلیاں مخالف کی انگلیوں میں ڈالے پھر
یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِ
السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنْ کَانَ فُلَانٌ
جَحَدَ الْحَقَّ وَکَفَرَ بِهٖ فَاَنْزِلْ عَلَیْهِ حُسْبَانًا مِّنَ
السَّمَاءِ وَعَذَابًا اَلِیْمًا۔ اور مباہلہ کا وقت طلوع
فجر سے طلوع آفتاب تک ہے)

اَلَّذِیْ بَهَلَهٗ بُرَیْقٌ۔ جس پر لعنت کی اس کا نام بریق تھا۔

اِبْتِهَالٌ۔ دونوں ہاتھ لمبے کرنا اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ سوال کرنا۔

اَلْاِبْتِهَالُ اَنْ تَبْسُطَ یَدَیْكَ وَذِرَاعَیْكَ اِلَی السَّمَاءِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَكَ۔ ابتہال یہ ہے کہ ہاتھوں اور بانہوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے سر سے بھی اونچا کرلے۔

بَهَالِیْلُ بہلول کی جمع ہے یعنے خوشرو ہنس مکھ (بعضوں نے کہا سردار نیک روش نیک خصال)

ثُمَّ ابْتَهِلْ بِاللَّعْنَةِ عَلٰی قَاتِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ امیرالمومنین کے قاتل پر پھر خوب لعنت کر۔

بَهْمَةٌ: بکری، گائے، بھیڑ کا بچّہ

بَهْمٌ بُهْمٌ بِهَامٌ جمع ہے۔

بُهْمَةٌ: سخت مشکل کام، بہادر مرد جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے۔ بڑا پتھر لشکر اس کی جمع بُهَمٌ ہے

تَبْهِیْمٌ اقامت کرنا

اِبْهَامٌ۔ انگوٹھا، گول گول بات کہنا

بَهِیْمٌ کالا بھجنگ، ایک رنگ۔ بُهْمٌ جمع

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً بُهْمًا۔ قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں ایک رنگ حشر کئے جائیں گے۔ (ایک رنگ سے مُراد یہ ہے کہ سب صحیح اور سالم اور تندرست ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی کانا کوئی اندھا۔

فِیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ کالے مشکی یکرنگ گھوڑوں میں

شِیْعَتُنَا الْبُهْمُ۔ ہمارا گروہ جن کو کوئی نہیں پہچانتا

وَالْبُهْمُ الصَّافِیْنَ اور صف باندھنے والا لشکر

اَلْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ۔ کالا بھجنگ یک رنگ گھوڑا یا کُتّا

عَلَیْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ كَاَنَّهٗ مِنْ سَاسَمٍ۔ تم ایسے کتے کو مار ڈالو جو بالکل کالا ہو گویا آبنوس سے بنا ہے اس کی دونوں آنکھوں پر دو سپید ٹیکے ہوں (اس قسم کا کتا اکثر شریر اور کٹنا ہوتا ہے بعضوں نے کہا نہ شکار کے کام پر آتا ہے نہ گھر کی حفاظت کے کیونکہ اکثر سوتا رہتا ہے اور بھونکتا بھی نہیں۔

كَانَ اِذَا نَزَلَ بِهٖ اِحْدَی الْمُبْهَمَاتِ كَشَفَهَا۔ حضرت علیؓ کے سامنے جب کوئی پیچیدہ مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو آپ اس کو کھول دیتے (حل کر دیتے جواب شافی دیتے)

یُكْرَهُ الْحَرِیْرُ الْمُبْهَمُ لِلرِّجَالِ۔ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے۔

قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْهَمَةٌ عَلَی الْاِیْمَانِ مسلمانوں کے دل ایمان سے ٹھنسا ٹھنس ہیں۔

اٰیَةٌ مُّبْهَمَةٌ۔ یہ آیت عام ہے یا مطلق ہے یا گول گول ہے

مُحَرَّمٌ مُّبْهَمٌ۔ جو چیز بالکل حرام ہے کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔

تَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّیَاجِیْ وَالْبُهَمَ۔ تو اندھیری راتوں کی تاریکیوں کو روشن کر دیتا ہے مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اَبْهِمُوْا مَا اَبْهَمَ اللّٰهُ فِیْ حَلَائِلِ اَبْنَائِكُمْ اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں بیٹوں کی جوروں کو مطلقًا حرام کیا ہے (یہ قید نہیں لگائی کہ جن سے تمہارے بیٹوں نے دخول کیا ہو جیسے ربائب میں قید لگائی کہ جن کی ماؤں سے دخول کیا ہو تم

بھی اس کو مطلق رکھو (یہاں مبہم سے مجمل مراد نہیں بلکہ مطلق غیر مقید مُراد ہے)

وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رُعَاءَ الْإِبِلِ وَالْبُهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ اور تو ننگے پانوں ننگے بدن اونٹ بھیڑ بکری کے بچے چرانے والوں (یعنے گنواروں، دیہاتیوں مفلسوں) کو دیکھے گا لمبی لمبی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں (ایک روایت میں یوں ہے رُعَاةَ الْإِبِلِ الْبُهْمِ یعنے اونٹ چرانے والوں کالے لوگوں کو خطابی نے کہا۔

بُهْمٌ جمع ہے بَهِيمٌ کی یعنے مجہول بےنام ونشان۔

إِنَّ بَهْمَةً مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي آنحضرتؐ کے سامنے ایک بھیڑ یا بکری کا بچہ نکل گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ. اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چاہتا

مَا وَلَدَتْ قَالَ بَهْمَةً قَالَ اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً. کیا جنی اُس نے کہا مادہ جنی۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے بدل ایک بکری ذبح کر (اس سے معلوم ہوا کہ بَهْمَه بھیڑ کی مادیوں کو کہتے ہیں مگر لغت کی رو سے بہم عام ہے نر اور مادہ دونوں کو کہہ سکتے ہیں)

وَلَنَا بُهَيْمَةٌ ہمارے پاس ایک چھوٹی بھیڑ ہے

بَهِيمَه. ہر چارپائے چرنے والے جانور کو کہیں گے (جیسے گائے بکری بیل اونٹ بھیڑ وغیرہ اس لئے کہ وہ ابہم ہے یعنے بات نہیں کرسکتا۔)

أَبْهَمُ اور أَبْكَمُ گونگا۔

بَهَائِمُ بہیمہ کی جمع ہے۔

بَهْنٌ: خوش ہونا

إِبْتِهَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِنَّهُمْ خَرَجُوا بِدُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ يَبْتَهِنُونَ بِهِ يا يَتَبَهْنَوُنَ بِهِ. وہ درید بن صمہ کو لے کر نکلے اس کی وجہ سے خوشی کر رہے تھے (بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے:— يَتَبَهْنَسُونَ بِهِ تَبَهْنُسٌ کا معنی اکڑ کر چلنا مٹک کر شیر کی چال بھی ایسی ہی ہوتی ہے بعضوں نے کہا صحیح يَتَيَمَّنُونَ بِهِ ہے اس کے سبب سے نیک فال لیتے تھے اس کو مبارک سمجھتے تھے)

اِبْهَنُوا بِهَا آخِرَ الدَّهْرِ میری صحبت کی وجہ سے اخیر زمانہ تک خوشی کرتے رہو۔

بَهَاءٌ: خوبی حسن چمک

مُبَاهَاةٌ فخر کرنا

اِبْهَاءٌ خالی کرنا ویران کرنا

يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ان کے سبب سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

بَاهَى بِهِمْ. ان کے سبب سے یعنے ان کے ماہ رمضان میں عبادت کی وجہ سے فخر کیا۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے (وہ کہے گا میری مسجد نہایت عمدہ اور مزین اور مستحکم ہے وہ کہے گا میری مسجد بہت آراستہ ہے۔

يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ. مسجدوں پر فخر کرینگے (ہر ایک اپنی مسجد کی عمارت اور زینت پر ناز کرے گا دوسرے کی مسجد کو حقیر جانے گا۔

يَتَبَاهَوْنَ بِأَكْفَانِهِمْ اپنے اپنے کفنوں پر فخر کرتے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ لَيُبَاهِي بِالْعَبْدِ الْمَلَائِكَةَ. اللہ بندے سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے

فَحَلَبَ فِیْهِ ثَجًّا حَتّٰی عَلَاهُ الْبَهَاءُ - آپ
نے اس میں دودھ دوہا روانی کے ساتھ (جھر جھر)
یہاں تک کہ اس کی چکنائی (ملائی) اوپر آگئی۔
تَنْتَقِلُ الْعَرَبُ بِاَبْهَائِهَا اِلٰی ذِی الْخَلَصَةِ
عرب لوگ اپنے گھروں سمیت ذی الخلصہ کی طرف
چل دیں گے (پھر بُت پرستی شروع کریں گے)
اَبْهِمُوا الْخَیْلَ فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا
اب گھوڑوں کو ننگی پیٹھ چھوڑ دو (زین وین اتار
ڈالو) کیونکہ لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے
(یعنی جنگ ختم ہوگئی) یہ جملہ آنحضرتؐ نے ایک
شخص سے سُنا جب مکہ فتح ہوگیا تو فرمایا نہیں
تم برابر جہاد کرتے رہوگے یہاں تک کہ اخیر میں
جو مسلمان بچ رہیں گے وہ دجّال سے لڑیں گے)

باب الباء مع الیاء

بَیْتٌ : کوٹھری گھر
اَبْیَاتٌ اور بُیُوتٌ جمع اَبَابِیْت اور بُیُوتَات
اور اَبْیَاوَات جمع الجمع۔
بُیَیْتٌ ۔ چھوٹا گھر
بَشِّرْ خَدِیْجَةَ بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ۔ خدیجہ
کو بہشت میں ایک خولدار موتی یا زمرد کا گھر ملنے
کی خوشخبری سناؤ۔
حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُكَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ
عَلْیَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ ۔ (یہ حضرت عباس کے
قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ
کی تعریف میں کہا ہے) آپ کا گھرانہ جو خود آپ کی
بزرگی کی گواہی دیتا ہے اس نے خندف میں سے
بالائی حصہ گھیر لیا ہے دوسرے گھرانے اس کے نیچے
ہیں کمر بندوں کی طرح یا ان پہاڑوں کی طرح جو تلے
اوپر ہوتے ہیں (خندف الیاس بن مضر کی بیوی تھی
جو قریش کا جد اعلیٰ ہے اس کا بیٹا مدرکہ تھا
وہ بھی قریش کا جد اعلیٰ ہے عرب کے ملک میں
یہ بات مانی گئی ہے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد کی
چوٹی عدنان تھے اور عدنان کی نزار اور نزار کی
مضر اور مضر کی خندف اور خندف کی مدرکہ اور
مدرکہ کی قریش اور قریش کی حضرت محمدؐ غرض
حضرت محمدؐ کا خاندان سارے عرب کے خاندانوں
سے اشرف اور اعلیٰ تھا)
تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰی بَیْتٍ قِیْمَتُهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا
حضرت عائشہ کا قول ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے
نکاح کیا گھر کے کچھ سامان پر جو پچاس درم کی مالیت
کا ہوگا۔
کَیْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی یَکُوْنَ
الْبَیْتُ بِالْوَصِیْفِ (ابوذر) اس زمانہ میں
تو کیا کرے گا جب (لوگ بہت مارے جائیں گے)
ایک قبر کی جائے ایک غلام کے بدل ملے گی (اتنی
جائے کی قلت ہوگی) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے
کہ گھر خالی اور ویران ہو جاکر اتنے سستے ہوں گے
کہ ایک غلام کے بدل ایک گھر مل جائے گا یا گھر میں
غلام کے سوا کوئی آزاد خبر گیراں نہ رہے گا یا قبر
کن غلام کے سوا اور کوئی نہ ملے گا
لَا تَتَّخِذُوْا بَیْتِیْ عِیْدًا ۔ (میری قبر کو عیدگاہ
نہ بنانا کہ عید کی طرح وہاں ہر سال جماؤ کیا کرو۔
بعضوں نے کہا یہ اعتیاد سے نکلا ہے یعنی عادتی
مقام نہ کر لینا بلکہ اس کا ادب اور لحاظ قائم
رکھنا اور صحیح مطلب یہ ہے کہ عید کی طرح میری
زیارت نہ ٹھہرالینا کہ خواہ مخواہ ہر سال جیسے حج

یا عید میں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اس طرح میری قبر پر بھی جمع ہوا کریں اور اس کے آگے جو فرمایا کہ تمہاری درود مجھ کو پہنچ جاتی ہے تم کہیں بھی رہو اس کی تائید کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ کی قبر شریف پر سالانہ جماؤ عید کی طرح منع ہو تو دوسرے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبور پر سالانہ جماؤ جس کو عرس کہا کرتے ہیں کیونکر جائز ہوں گے خصوصًا جب دوسرے بدعات اور منکرات بھی اس میں کئے جائیں قاضی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر مظہری میں عرس کی ممانعت صاف بیان کر دی ہے اور اسکے بدعت ہونے میں شک نہیں)

لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (بلکہ گھروں میں سنت اور نفل پڑھتے رہو فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو)

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا (بلکہ فاقہ ہوگا)

هٰذَا اَمْرٌ بُيِّتَ بِلَيْلٍ۔ یہ امر تو رات سے ٹھہرالیا گیا تھا۔

كَانَ لَا يُبَيِّتُ مَالًا وَلَا يُقَيِّلُهُ۔ آنحضرتؐ جب آپ کے پاس پیسہ آتا تو ایک رات بھی اس کو اپنے پاس نہ رکھتے نہ دوپہر دن تک (بلکہ آتے ہی فورًا تقسیم کر دیتے)

اِنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُونَ آنحضرتؐ پوچھے گئے ایک گھر والوں پر اگر رات کو حملہ کیا جائے یہ تَبْيِيْتٌ سے نکلا ہے یعنی شبخون مارنا۔ بَيَاتٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

اِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ اگر تم پر رات کو کافر آن کر گریں (شبخون ماریں) تو یہ کہو حٰمٓ لا ینصرون (اسی سے رات کے اندھیرے میں مسلمان کی پہچان ہو جائے گی۔

لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ نہ تم کو رات کو رہنے کا ٹھکانا ملا نہ رات کا کھانا (یہ شیطان اپنے چیلے چاپڑوں سے کہتا ہے یعنے دونوں سے محروم ہوئے اب یہاں سے چل دو)

رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ۔ آنحضرتؐ نے اونٹ چرانے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ رات کو منا میں نہ رہیں یوم النحر میں رمی کر لیں (پھر بارہویں تاریخ آکر گیارہویں اور بارہویں کی رمی کر لیں۔

لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا رَحِمٍ کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات کو اکیلا نہ رہے مگر جب کہ وہ اس کا خاوند ہو یا (محرم) رشتہ دار ہو۔

مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا اپنے خاوند کے گھر کے کھانے میں سے

ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے (یا جو تمہارے پاس رہ چکے تھے آسمان کو چڑھ جاتے ہیں۔

هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔ حضرت علی کا تو یہ گھر ہے جہاں تم دیکھ رہے ہو لیسے قرب اور منزلت پر ان کے حق میں بدگمانی کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے۔

فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو عرب کے بہترین قبیلے میں رکھا۔

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ۔ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہوں سید نے کہا یہ شامل ہے مساجد اور مدارس

اور رباطات سب کو۔
فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِغْتَسَلَ۔ ابوطلحہ شب کو اپنی بی بی کے پاس رہے اس سے صحبت کی صبح کو غسل کیا۔
اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا۔ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام) تو ان سے پلیدی دور کر دے ان کو پاک کر دے اس حدیث سے امامیہ نے اہل بیت کی عصمت عن الخطا پر دلیل لی ہے مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ خطائے اجتہادی رجس نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے خصوصاً جب سید المعصومین سے بھی صادر ہوئی ہو مثلاً اساری بدر وغیرہ میں دوسرے رجس سے پاک کرنے کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب کچھ نہ کچھ رجس ہو ورنہ دعا بیکار اور لغو ہو جاتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک اُٹھا ان کے گناہ اور خطائیں سب معاف کر دے۔ علمائے اہل سنت میں سے صاحب دراساۃ اللبیب نے ائمہ اثنا عشر کی معصومیت کو تسلیم کیا ہے مگر یہ معصومیت گناہوں سے مراد ہے نہ کہ خطائے اجتہادی سے کیونکہ وہ گناہ نہیں ہے۔
باحٌ: ایک قسم کی مچھلی
اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ کَذَا وَکَذَا اَوْ بِیَاحٌ مُرَبَّبٌ۔ تجھکو کون سی چیز پسند ہے فلاں فلاں یا مچھلی تیار کی ہوئی (مصالحہ وغیرہ لگا کر خوش ذائقہ پکی ہوئی)
بَیْدَ: بمعنی غیر اور علی اور من اجل اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ میں سارے عرب لوگوں میں فصیح ہوں کیونکہ میں قریش میں سے ہوں (یا اتنی بات ہے کہ میں قریش میں سے ہوں)
بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا۔ صرف اتنی بات ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی (ایک روایت میں بَائِدَ اَنَّھُمْ ہے۔ بائِدَ کے معنی بھی وہی ہیں جو بَیْدَ کے ہیں۔ ایک روایت میں بِاَیْدٍ ہے یعنی ہم نے اس زور و قوت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو عطا فرمائے گا ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے)
بَیْدَاؤُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ فِیْھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ بیدا یہی ہے جہاں تم آنحضرتؐ پر جھوٹ بناتے ہو (اصل میں بیدا مکان کو بولتے ہیں یہاں بیدا سے ایک مقام مراد ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)
نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبَیْدَاءِ۔ بیدا میں نماز پڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ غضب کیا گیا تھا ذات الجیش بھی اسی بیدا کو کہتے ہیں جعفر جب وہاں پہنچتے تو جلدی سے پار ہو جاتے اور جب تک آنحضرتؐ کے فرودگاہ پر نہ پہنچتے نماز نہ پڑھتے۔
اِنَّ قَوْمًا یَغْزُوْنَ الْبَیْتَ فَاِذَا نَزَلُوْا بِالْبَیْدَاءِ بَعَثَ اللّٰہُ جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ یَا بَیْدَاءُ اَبِیْدِیْھِمْ فَیُخْسَفُ بِھِمْ کچھ لوگ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جب (مکہ کے قریب بیدا میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو بھیجے گا وہ (آن کر) کہیں گے ارے بیدا ان کو نابید کر دے۔ ہلاک کر دے پھر بیدا ان کو لے کر دھنس جائے گا (سب ہلاک ہو جائیں گے
اَلْاُمَمُ الْبَائِدَۃُ۔ جو امتیں ہلاک ہو گئیں
فَاِذَا ھُمْ بِدِیَارٍ بَادَ اَھْلُھَا وہ ایسے ملک میں پہنچے جہاں کے رہنے والے سب ہلاک ہو گئے تھے

نَحۡنُ الۡخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیۡدُ (بہشت کی حوریں
یہ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی مرنے والے نہیں

بَیۡدَرٌ؎: کھلیان (اس کا ذکر باب الباء مع الدال میں
گذر چکا)۔

بَیۡذَقٌ: پیدل اصل میں یہ فارسی لفظ پیادہ تھا اس
کو عربی بنالیا۔
وَجَعَلَ اَبَا عُبَیۡدَةَ عَلَی الۡبَیَاذِقَةِ۔ ابو عبیدہ
کو انہوں نے پیدل فوج کا سردار کیا (ایک
روایت میں عَلَی السَّاقَةِ ہے یعنی اس فوج کا جو
پیچھے اخیر میں رہتی ہے (ریر گارڈ) ایک میں عَلَی
الشَّارِفَةِ ہے یعنی ان لوگوں کا جو مکہ پر چڑھائی کریں)

بَیۡرَحَاءَ: (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں گذر چکا۔)

بَیَازِرُ: موٹی لاٹھیاں۔ یہ بَیۡزَرَةٌ کی جمع ہے۔

بَیۡسَانُ: ایک بستی ہے شام میں

بِیۡشَةُ: ایک وادی ہے یمامہ کے رستے میں وہاں شیر
بہت رہتے ہیں۔ سعدی علیہ الرحمہ گلستاں میں
کہتے ہیں: ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بِیۡشَیَارَجُ: اصل میں فارسی لفظ ہے پیش آوردہ
اس کو عربی بنالیا کھانے سے پہلے کچھ شربت یا میوہ
وغیرہ جو تنقل کے لئے مہمان کے سامنے لاتے ہیں۔
اَلۡبِیۡشَیَارَجَاتُ تُعَظِّمُ الۡبَطۡنَ۔ یہ کھانے
سے پہلے جو تنقلات لائے جاتے ہیں ان سے پیٹ
بڑھ جاتا ہے بعضے بیشیارج کو فیشفارج بھی کہتے ہیں

بَیۡضَةٌ: مرغ کا انڈا، خصیہ، خود، بیچ کا مقام
صدر مقام، جماعت کا مقام، دار الحکومت، مستقر
لَا تُسَلِّطۡ عَلَیۡہِمۡ عَدُوًّا مِنۡ غَیۡرِہِمۡ
فَیَسۡتَبِیۡحَ بَیۡضَتَہُمۡ۔ یا اللہ مسلمانوں پر غیر
مسلمان دشمن (مثلاً مشرک، یہود، نصاریٰ،
چین، چینی وغیرہم) ایسا مسلط مت کر جو ان کا انڈا
پھوڑ دے (ان کا صدر مقام جہاں سے اسلام نکلا
ہے) لے کر بالکل ان کو تباہ اور برباد کردے۔
(یہ دعا آپ کی قبول ہوگئی مسلمانی مکہ اور مدینہ
سے شروع ہوئی وہی مسلمانوں کا انڈا ہے ہر چند
کافر بہت بار مسلمانوں پر غالب ہوئے مگر حجاز کے
ملک کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا وہ آج تک مسلمانوں
کے قبضہ میں ہے تاتاریوں نے گو بغداد کو تباہ
کیا مگر بغداد مسلمانوں کا انڈا نہ تھا البتہ اس وقت
کا دار الحکومت تھا جیسے ہمارے زمانے میں
قسطنطنیہ ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن
عبدالوہاب جنہوں نے حجاز کا ملک فتح کر لیا تھا
اور کئی سال تک اس پر قابض رہے وہ مسلمان تھے
اسی طرح ترکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت
کی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے۔)

فائدہ:۔ جنگ طرابلس المغرب جو سنہ ۱۹۱۱ء میں ہوئی
اور اس میں اطالیا نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بمب
پھینکنا چاہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکومت
انگلشیہ کو مسلمان کا حامی بنادیا اور اس دولت کی
قوت وزور سے اطالیا نے سہم کر یہ واہی ارادہ فسخ
کردیا اب جو جنگ عظیم سنہ ۱۹۱۴ء سے یورپ میں ہو رہی
ہے اور جس میں ٹرکی اور جرمن اور آسٹریا ایک فریق اور
انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا فریق ثانی ہیں
اور تیسرا برس شروع ہو چکا ہے مگر اب تک یہ جنگ
جاری ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ملک حجاز کو تباہی سے
بچا لیا ہے انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا نے
بالاتفاق یہ اشتہار دیا ہے کہ مقدمات مقدسہ پر کوئی
حملہ نہ کریں گے یہ تائید الٰہی اور تاثیر دعائے نبوی نہیں
تو اور کیا ہے۔

؎ یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب الباء مع الدال میں ذکر کرنا تھا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ بَيْضَتَكَ۔ پھر آپ اپنے عزیزوں کنبے والوں پر ان کو لے کر آئے (یعنی ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے)

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ۔ چور پر اللہ کی پھٹکار ایک انڈا چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (شاید پہلے اللہ تعالیٰ نے چوری کا نصاب مقرر نہ فرمایا ہوگا یہ حدیث اسی وقت کی ہے پھر اللہ سبحانہ نے آنحضرتؐ کو بتلادیا ہوگا کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بعضوں نے کہا بیضہ سے اس حدیث میں خود مراد ہے یعنی جو جنگ میں سر پر رکھتے ہیں تاکہ تیر! اور تلوار کے زخم سے سر محفوظ رہے اس کی مالیت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے زیادہ)

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ۔ خود ٹوٹ گیا۔

أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ مجھکو اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سپید دونوں خزانے عنایت فرمائے (سرخ سے مراد سونا اور سپید سے چاندی ایران کے ملک میں چاندی کا زیادہ رواج تھا اور شام کے ملک میں سونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کو مسلمان فتح کرلیں گے وہاں کے خزانوں پر قبضہ کرلیں گے)

كَانَتْ لَهُمُ الْبَيْضَاءُ وَالسَّوْدَاءُ وَفَارِسُ الْحَمْرَاءُ وَالْجِزْيَةُ الصَّفْرَاءُ اجاڑ اور آباد زمین انہی کی تھی اور لال ایران اور زرد جزیہ (سونا جو خراج میں آتا وہ بھی انہی کا تھا)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْمَوْتُ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سفید موت اور لال موت دونوں نہ پھیل جائیں (سفید موت سے ناگہانی موت جس میں بیماری وغیرہ کچھ نہ ہو اور لال موت سے لڑائی میں مارا جانا مراد ہے)

سُئِلَ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ۔ جَو کو گیہوں کے بدل (کم و بیش) بیچنا کیسا ہے یہ اُن سے پوچھا گیا (انھوں نے یعنی سعد نے اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ ان کے نزدیک دونوں ایک جنس ہیں مگر دوسرے علما نے اس کو جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا سلت بھی ایک قسم کا گیہوں ہے)

فَخِذُ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ۔ دوزخ میں کافر کی ران اتنی بڑی ہو جائے گی جیسے بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ الْاَيَّامَ الْبِيْضَ آنحضرتؐ ہم کو ایام بیض چاندنی کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے (یعنی نفل روزہ ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ کو)

فَنَظَرْنَا فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيِّضِيْنَ ہم نے دیکھا تو ناگہاں آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہے ہیں۔

فَرَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے چلا آتا ہے اس کے سبب سے چمکتی ریتی کی چمک مٹ رہی ہے کیونکہ وہ آڑا آجاتا ہے تو آنکھ ریتی پر نہیں پڑسکتی ایک روایت میں مُبَيِّضًا ہے معنی وہی ہے)

فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ جب سورج بلند اور سپید ہوگیا۔

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ یا اللہ میرا منہ اس دن سپید رکھ جس دن کچھ منہ سپید ہوں گے کچھ کالے سیاہ

بَیْضَۃُ الْاِسْلَامِ ۔ اسلام کی جماعت اس کا صدر مقام راس

اَللَّیَالِی الْبِیْضُ ۔ تیرھویں چودھویں پندرھویں

وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ ۔ آپ نے اناج کی بال بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ اور زرد نہ ہو (یہ یقین ہو جائے کہ اب اناج پر کوئی آفت نہ آئے گی)

اَوَّلُ صَدَقَۃٍ بَیَّضَتْ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پہلی زکوٰۃ جس نے آنحضرتؐ کے چہرے کو خوش کیا۔

کَنْزُ اٰلِ کِسْرٰی فِی الْاَبْیَضِ ۔ کسریٰ والوں کا خزانہ اسکے سپید محل میں ہے۔

بَیْضَاءَ ۔ ایک قسم کا سفید مٹی گیہوں ہے بعضوں نے کہا مانہ جو بے پوست اور سورج کو بھی کہتے ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے)

بَاضَتِ الدَّجَاجَۃُ ۔ مرغی نے انڈے دیئے

بَاضَ الْحَرُّ بہت گرمی پڑی

بَیْعٌ ، بیچنا، خریدنا

مُبَایَعَۃٌ ۔ باہم خرید و فروخت کرنا، بیعت کرنا۔ (یعنی ہاتھ ملانا)

بَیِّعٌ اور بَائِعٌ بیچنے والا خریدنے والا

اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا ۔ بائع اور مشتری (خریدنے والا) دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے رچا ہیں تو معاملہ رکھیں چاہیں توڑ ڈالیں گو ایجاب و قبول ہو چکا ہو) جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مجلس نہ بدلیں، جہاں مجلس بدل گئی اب فسخ کا اختیار نہیں رہا)

نَھٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ ۔ ایک معاملہ میں دو معاملہ کرنے سے منع فرمایا (ایک بیع میں دو بیع سے مثلاً کوئی کہے اگر تو نقد خریدتا ہے تب تو میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا اگر ادھار خریدتا ہے تو پندرہ کو بیچا یا یوں کہے میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا۔ اس شرط پر کہ تو اپنا کپڑا دس روپیہ کو میرے ہاتھ بیچے)

لَا یَبِیْعُ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ ۔ کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے خرید فروخت پر خرید فروخت نہ کرے (یعنی ابھی بائع اور مشتری جدا نہیں ہوئے کہ اسی مجلس میں ایک تیسرا شخص آکر بائع سے کہنے لگے کہ میں تجھکو اس سے زیادہ قیمت دیتا ہوں یا مشتری سے کہنے لگے میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اسی قیمت پر اس سے بہتر مال تجھ کو دیتا ہوں)

کَانَ یَغْدُوْ فَلَا یَمُرُّ بِسَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَیْعَۃٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ ۔ وہ صبح کو جاتے اور کوئی پرانی دھرانی چیزیں بیچنے والا یا کچھ اور بیچنے والا ملتا تو اس کو سلام کرتے۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْاَرْضِ ۔ زمین کو بٹائی پر دینے سے آپ نے منع فرمایا۔

لَا تَبِیْعُوْھَا زمین کو بٹائی پر نہ دو (یعنی زمین کا کرایہ نہ کھاؤ بلکہ مسلمان بھائی کو بے کرایہ دو، اکثر علما نے نقدی کرایہ پر زمین دینے کو جائز رکھا ہے اور بعضوں نے بٹائی پر بھی جائز رکھا ہے)

اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ کیا مجھ سے اسلام پر بیعت نہیں کرتے۔ بیعت بھی ایک طرح

کی بیع ہے یعنے دوسرے کے ہاتھ اپنے تئیں بیچ دینا اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم کرلینا)

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعُ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُهْلِكُهَا ۔ ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے تئیں بیچتا ہے (اگر اللہ کے ہاتھ بیچا تو) آزاد کرتا ہے (اگر شیطان کے ہاتھ بیچا تو تباہ کرتا ہے) بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور اپنے تئیں مول لیتا ہے اور اپنے مالک سے پھر یا اس کو آزاد کرتا ہے یا برباد کرتا ہے)

بَايَعْتُهٗ فَوَعَدْتُهٗ فَنَسِيْتُهٗ فَذَكَرْتُهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ ۔ میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا (خرید فروخت کا) پھر میں نے آپ سے کچھ وعدہ کیا لیکن بھول گیا تین دن کے بعد مجھ کو اپنے وعدے کا خیال آیا (میں آنحضرتؐ کے پاس گیا) آپ نے فرمایا تو نے مجھکو حیران پریشان کردیا

اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ ۔ لونڈی تو دودھ بیچتی ہے اور تو قیمت لیتا ہے۔

وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ ۔ خریدار اسکے پیچھے لگے جس نے اس کے ہاتھ چوری یا غصب کا مال بیچا۔ (اس سے اپنے دام وصول کرے)

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ ۔ دیہاتی کا مال شہر میں رہنے والا نہ بیچے (بلکہ اسی کو بیچنے دے کیونکہ شہر والا شہر کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ وہ مہنگا بیچے اگر دیہاتی خود بیچتا تو شاید شہر والوں کو وہ مال سستا مل جاتا بعضوں نے کہا ممانعت اس صورت میں ہے جب شہر والوں کا نقصان ہوتا ہو اگر نقصان نہ ہوتا ہو تو کچھ قباحت نہیں)

لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ یا لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ ۔ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ بیچے کہ وہاں کی گھانس محفوظ رہے یا گھانس بھی بک جائے (کیونکہ جب وہاں پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لاسکیں گے یا لائیں گے تو پانی کے ساتھ گھانس کے بھی دام ان کو دینا پڑیں گے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنگل کی گھانس میں ہر ایک مسلمان کا حصہ ہے اور یہ کہ اس کا روکنا اور بیچنا جو ہمارے زمانہ میں اسلامی حکومتوں نے بھی اختیار کیا ہے ممنوع ہے)

فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ وہ چاہتا ہے میں اس کے ہاتھ ایسی چیز بیچوں جو میرے پاس نہیں ہے[۱]

لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ ۔ قرض اور بیع دونوں مل کر نا درست ہیں (مثلاً کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دے کہ وہ اس کے ہاتھ کوئی چیز کم قیمت پر بیچے یا اس سے کوئی چیز زیادہ قیمت پر مول لے جس قدر قیمت زیادہ ہے گویا وہی قرض کا سود ٹھہرے)

وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ نہ یہ درست ہے کہ بیع میں دو شرطیں کرے (یعنے ایک معاملہ میں دو معاملے جس کا ذکر اوپر گذر چکا یا یہ کہ مثلاً کپڑا ان شرطوں پر بیچے کہ میں اس کو دھو دوں گا اور سی دونگا)

نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ جو چیز اپنے ذمہ پر نہ آئی ہو (مثلاً ایک چیز خریدی لیکن ابھی وہ بائع ہی کے پاس ہے مشتری کے قبضے میں نہیں آئی) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (اس کو ہمارے زمانہ میں سٹہ کہتے ہیں یہ شریعت کی رُو سے بالکل منع ہے لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور

[۱] مثلاً بھاگا ہوا غلام یا پرایا مال یا پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا میں یا مال خریدشدہ جس پر ابھی قبضہ نہیں ہوا ۱۲ منہ

سے کی بدولت تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں)

إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْخِيَارُ لِلْمُشْتَرِيْ. اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو (یعنی مقدار مال مبیعہ یا ثمن یا شرط خیار یا میعاد وغیرہ میں (اور گواہ نہ ہوں) تو بائع کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ بائع کے حلف پر راضی ہو یا جس بات کا انکار کرتا ہے اس پر حلف کرے اگر مشتری بھی حلف کرلے تو اب یا تو ایک دوسرے کی بات مان لے یا بیع فسخ کردی جائے)

نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ لِتُحْرَثَ زمین کو کھیتی کے لئے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا (اس کا ذکر اوپر گذر چکا)

مَا اُبَالِیْ اَيَّكُمْ بَايَعْتُ۔ مجھے کچھ پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ کرتا (کیونکہ اس وقت سب لوگ ایماندار تھے ہر ایک کا اعتبار تھا)

نَهٰی عَنْ بَيْعَتَيْنِ۔ آپ نے دو طرح کی بیعوں سے منع فرمایا (بعضوں نے بَيْعَتَيْنِ پڑھا ہے)

لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا۔ جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کی بیع لازم نہ ہوگی (بلکہ ایک کی مرضی پر فسخ ہوسکتی ہے)

بَيِّنِ الْبَيِّعَانِ۔ بائع اور مشتری اصل حال کھولدیں (بیان کردیں کہ بیع میں یہ عیب ہے یا ثمن میں یہ نقص ہے)

نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ۔ کھجور کی بیع سے آپ نے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے (پختگی پر نہ آجائے)

اَيَبِيْعُكِ اَهْلُكِ بریرہ کیا تیرے مالک تجھ کو بیچ ڈالیں گے۔

نَهٰی اَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرِيُّ۔ باہر والے کی طرف سے شہر والا وکیل ہو کر خرید فروخت نہ کرے

بَايَعْنَاهُ عَلَى الْمَوْتِ۔ ہم نے مرجانے پر آپ سے بیعت کی (یعنی لڑکر مرجائیں گے بھاگیں گے نہیں)

اَلصَّلٰوةُ فِى الْبِيْعَةِ گرجا میں نماز پڑھنا (بِيَعَة جمع بِيْعٌ ہے)

نَتَبَايَعُ بِاَمْوَالِ النَّاسِ۔ ہم لوگوں کے مال اسباب بیچ دیا کرتے تھے (دلال تھے)

فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا بِحَبْلٍ۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک رسی کے بدل ہی (شاید وہ دوسرے کے پاس جاکر درست ہوجائے)

اُبْسُطْ يَدَكَ فَلَاُبَايِعَكَ یا فَلَاُبَايِعُكَ اپنا ہاتھ لاؤ تاکہ میں تم سے بیعت کروں یا میں تم سے بیعت کرتا ہوں۔

لَمْ يُبَايِعْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِالثَّمَنِ۔ عمرو بن عاص نے جو معاویہ سے بیعت کی تو قیمت لے کر (کہتے ہیں معاویہ نے اس شرط پر عمرو بن عاص سے بیعت لی کہ وہ ملک مصر ان کے حوالہ کریں گے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

اِذَا اَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔ جب تو کوئی چیز بیچے تو کہہ دے بھائی فریب اور دغا کا کام نہیں ہے

اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے

بَيْغٌ، جوش مارنا، ہلاک ہونا۔

تَبَيُّغٌ۔ جوش مارنا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ لَا يَتَبَيَّغْ بِاَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلَهُ۔ پچھنے لگانا لازم کرلو ایسا نہ ہو تم میں سے کسی پر خون غلبہ کرے اور اس کو مار ڈالے

اِبْغِنِیْ خَادِمًا وَّلَا یَکُوْنُ قَحْمًا فَانِیًا وَّلَا صَغِیْرًا ضَرَعًا فَقَدْ تَبَیَّغَ بِیَ الدَّمُ میرے لئے ایک لونڈی ڈھونڈھ جو نہ بالکل بوڑھی پھونس ہو نہ بالکل چھوٹی، کم سن اس لئے کہ میرا خون جوش مار رہا ہے۔

لِکَیْلَا یَتَبَیَّغَ عَلَی الْفَقِیْرِ فَقْرُہٗ تاکہ فقیر پر اس کی فقیری جوش نہ مارے۔

بَیْنٌ: جدائی اور ملاپ اور دوری اور زیادتی

بِیْنٌ۔ کنارہ حد

بَیَانٌ۔ فصاحت زبان آوری

اِبَانَۃٌ جدا کرنا۔

تَبْیِیْنٌ۔ ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا

تَبَیُّنٌ ظاہر ہونا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا یعنی تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے جیسے جادو سے ایک بے حقیقت چیز سچ مچ وہی چیز معلوم ہوتی ہے اسی طرح عمدہ تقریر بھی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتی ہے

اِنَّ اللّٰہَ نَصَرَ النَّبِیِّیْنَ بِالْبَیَانِ۔ اللہ نے پیغمبروں کی مدد بیان سے کی (یعنی حسن تقریر سے)

اَنْزَلَ اللّٰہُ فِی الْقُرْاٰنِ تِبْیَانَ کُلِّ شَیْءٍ اللہ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان اتارا۔

کَسْبُ الْحَرَامِ یَبِیْنُ فِی الذُّرِّیَّۃِ۔ حرام کی کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے۔

تَبَیَّنَ زِنَا الزَّانِیَۃِ۔ چھنال کا چھنیلا پن کھل جائے۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ فحش بکنا، گالی گلوچ اسی طرح زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں

اَعْطَاکَ اللّٰہُ التَّوْرَاۃَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو توراۃ عنایت فرمائی اس میں ہر چیز کا بیان ہے (ساری ضرورت کی باتیں کھول دی ہیں۔

اَلْاَنَاۃُ التَّبَیُّنُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ سن لو اطمینان اور سوچ سمجھ کر دریافت کر کے کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی بیقراری شیطان کی طرف سے ہے۔

مَا قُطِعَ مِنْ حَیٍّ وَّاُبِیْنَ مِنْہُ فَهُوَ مَیِّتٌ زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے اور جدا کر دیا جائے تو وہ مردار ہے

اَوَّلُ مَا یُبِیْنُ عَلٰی اَحَدِکُمْ فَخِذُہٗ قیامت کے دن سب سے پہلے جو آدمی کا حال کھولے گی (کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں) وہ اس کی ران ہوگی۔

هَلْ اَبَنْتَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ اَبَنْتَ هٰذَا کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو ایسا ہی دیا جیسے اس لڑکے کو دیا ہے (عرب کہتے ہیں)۔

اَبَانَہٗ بِمَالٍ اس کو خاص علیحدہ کر کے ایک مال دیا

کُنْتُ اَبَنْتُکِ بِنَخْلٍ۔ میں نے خاص تجھ کو کچھ درخت کھجور کے دیئے تھے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ حَتّٰی یَبِنَّ۔ جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لیں (ان کا بیاہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰی یَمُتْنَ ہے یہاں تک کہ وہ مر جائیں یعنی جیتے تک ان کو پالے)

حَتّٰی بَانُوْا یا حَتّٰی مَاتُوْا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے (شادی کر کے) یا مر گئے۔

اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْکَ (عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو آٹھ طلاقیں دیں لوگ کہتے ہیں) وہ بائن ہو گئی (طلاق بائن پڑ گئی

جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی مگر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق رجعی پڑے گی)

اَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْكَ پینے میں سانس لیتے وقت گلاس یا پیالہ کو اپنے منہ سے الگ رکھ (ایسا نہ ہو پیالہ میں منہ یا ناک سے کچھ نکل کر گرے اور دوسروں کو اس کے پینے میں کراہت آئے)

لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ۔ آنحضرتؐ لمبے بے ڈول نہ تھے یعنی تاڑ کی طرح بدنما لمبے تڑنگے۔

بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں یا اسی اثنا میں۔

بَیْنَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ جَالِسٌ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ۔ امیر المومنین علیؓ محمد بن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اس اثنا میں

فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ۔ آپ نے اس کو اتنی بکریاں دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں۔

فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا۔ اس کی بدکاری کھل گئی ثابت ہوگئی گواہی یا مشاہدہ سے)

اَبْیَنُ - ایک گاؤں ہے یمن میں بعضوں نے کہا عدن

اَلْبَیِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْیَمِیْنِ الْفَاجِرَةِ اچھی معتبر گواہی جھوٹی قسم سے زیادہ ماننے کے قابل ہے (یعنی اگر مدعا علیہ نے انکار پر قسم کھالی پھر مدعی کو سچے معتبر گواہ مل گئے تو ان کی گواہی مان لی جائیگی اور مدعی علیہ کی قسم کا کوئی اعتبار نہ ہوگا)

اَلْبَیِّنَةُ اَوْ حَدٌّ یا اَوْ حَدٌّ۔ گواہی لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی۔

اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ۔ یا اللہ سچی بات کھول دے۔ (یعنی اصل حقیقت کو کیونکہ شریعت تو ظاہر پر حکم دیگی)

بَیَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو امر سے جدا کیا (اس کا امر قدیم ہے اور خلق حادث ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

.... لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ فِیْهَا۔ ایک بات منہ سے بک دیتا ہے سوچتا نہیں (اس کا انجام کیا ہوگا)

اِنْ صَدَقَا وَ بَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا۔ اگر بائع اور مشتری دونوں سچ بولیں گے جو کچھ اصل حال ہے وہ بیان کر دیں گے تب تو ان کی سوداگری میں برکت ہوگی۔

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ۔ آپس میں ملاپ کرا دینا

بیٌّ ، کمینہ پاجی

حَیَّاكَ اللّٰهُ وَ بَیَّاكَ۔ حضرت آدم کے بیٹے ہابیل جب مارے گئے تو سو برس تک انہوں نے سب چیزیں (عیش وعشرت کی) اپنے اوپر حرام کرلیں (ہنسنے تک نہیں) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اُن کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے تم کو سلام کہلا بھیجا ہے تو بَیَّاكَ - تابع ہے حَیَّاكَ کا بعضوں نے کہا بَیَّاكَ کے معنی اللہ تم کو سلامت رکھے۔ بعضوں نے کہا یہ اصل میں بَوَّاكَ یعنے تم کو بہشت میں جگہ دے)

تَبْیِیٌّ اور تَبْیِیَةٌ۔ بیان کرنا واضح کرنا

هَیُّ بْنُ بَیٍّ معلوم نہیں وہ کون ہے۔

هَیَّانُ بْنُ بَیَّانٍ کے بھی یہی معنی ہیں۔

باب الباء المفردة

لَعَلَّكَ بِذَالِكَ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا بِذَالِكَ۔ شاید تو خود ہی اس واقعہ میں مبتلا ہوا ہے اس نے کہا جی ہاں میں ہی خود اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں

مَنْ بَاتَ۔ تجھ سے کس مرد نے جماع کیا۔
آنَا بِهَا۔ میں نے یہ کام کیا ہے۔
فَبِهَا وَ نِعِمَتْ۔ جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کر لیا تو اس نے رخصت پر عمل کیا (کیونکہ سنت غسل ہے) اور یہ اچھی بات ہے یعنی رخصت پر عمل کرنا۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر۔
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔
اَكْثَرَ عَلَيْكُمْ بِالسُّؤَالِ وَهُوَ يَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمَّا نَزَلَ اَسْجُدُ بِهَا۔ (ان تینوں حدیثوں میں "بے" بمعنی "فی" ہے)
كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِيْ۔ میں اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ لگا رہتا یہاں "بے" بمعنی "من اجل" کے ہے
مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ لَكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ دونوں میں با زائد ہے۔
عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اور اَرْغَمَ اللّٰهُ بِكَ میں بھی با زائدہ ہے۔
وَبِيَ الْمَوْتُ۔ مجھ پر موت آپڑی ہے۔
اَجِدُ بِيْ قُوَّةً۔ میں اپنے میں طاقت پاتا ہوں (ایک روایت میں اَجِدُ نِيْ قُوَّةً ہے یعنی میں اپنے تئیں طاقتور پاتا ہوں محیط میں ہے کہ بائے زائدہ چھ مقاموں میں آتی ہے فاعل میں وجوبًا جیسے اسمع بہم وابصر اور جوازًا فاعل کفی میں جیسے کفی باللہ شہیدا اور ضرورت شعری میں دوسرے مفعول میں جیسے ولاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور مبتدا میں جیسے بحسبک درہم اور خبر منفی میں جیسے لیس زید بقائم اور حال منفی میں یعنی جسکا عامل منفی ہو اور تاکید میں جیسے جاء زید بنفسہ یا بعینہ

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21-2-2011

